وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ اور اس واقعہ کو یاد کرو جب کہ فرشتوں نے کہا ۔ یٰمَرْيَمُ ؛ اے مریم ! اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ بے شک اللہ نے تم کو انتخاب کیا، چُن لیا، برگزیدہ کیا ۔ صاف اور اچھی چیز کے چُن لینے کو اِصْطِفَاءُ کہتے ہیں ۔ وَطَهَّرَكِ ؛ اور تم کو پاک کیا، اور تم کو طہارت عطا کی اور یہودیوں کی جھوٹی تہمتوں سے پاک و صاف رکھا ۔ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ؛ اور اس زمانہ کی تمام عورتوں پر فضیلت دی ۔ ہم نے اس سے پہلے بیان کر دیا ہے کہ الف لام کی ایک قسم حضوری بھی ہوتی ہے ۔ مثلاً اَلْيَوْمَ ؛ یہ دن، آج ۔ اَلْاٰنَ ۔ اس آن ۔ اب ، اسی طرح نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۔ سے مراد اس زمانہ کی عورتیں ہیں ۔

ترجمہ :- اور (اس واقعہ کو یاد کرو) جب کہ فرشتوں نے کہا ۔ اے مریم ! خدا نے تم کو انتخاب کیا اور پاک رکھا اور اس زمانے کی تمام عورتوں پر فضیلت دی ۔

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

يٰمَرْيَمُ ؛ اے مریم ! اُقْنُتِيْ ؛ ادب سے خاموش کھڑی رہو، قیام کرو ۔ لِرَبِّكِ ؛ تیرے رب کے لئے ، تیرے پروردگار کے لئے ۔ وَاسْجُدِيْ ؛ اور سجدہ کرو ۔ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ؛ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو، نمازیوں کے ساتھ تم بھی نماز پڑھو ۔ یہاں جزو کہہ کر کل مراد لیا گیا ہے ۔

ترجمہ :- اے مریم ! خدا کے سامنے ادب سے کھڑی رہو اور سجدہ کرو اور نمازیوں کے ساتھ نماز ادا کرو ۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

ذٰلِكَ ۔ وہ ، یہ ۔ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ ؛ نَبَأٌ ؛ خبر ۔ اَنْبَاءُ جمع ۔ غَيْبٌ ؛ جو چیز غائب ہو، آنکھوں کے سامنے نہ ہو ۔ یہ غیب کی خبریں ہیں ذٰلِكَ کی خبر ہے ۔ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؛ ہم تم کو اس کی وحی کرتے ہیں، اس کا الہام کرتے ہیں ۔

وحی کے اصل معنی اشارہ کرنے کے ہیں ۔ قرآن شریف میں یہ لفظ اصطلاحی وحی کے معنی میں بھی آتا ہے جو پیغمبروں کو ہوتی ہے اور بعض دفعہ غیر پیغمبر کے لئے بھی یہ لفظ آتا ہے جیسے وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ ؛ اور شہد کی مکھی کو الہام کیا

کسی بھی لفظ کے اصطلاحی اور لغوی معنٰی میں فرق کرنا چاہئے

تیرے رب نے، مگر بعض مغالطہ باز، وحیِ اصطلاحی اور لغوی میں فرق نہیں کرتے۔ ایک دفعہ لغوی معنٰی لیتے ہیں اور دوسری دفعہ اصطلاحی معنٰی لیتے ہیں جو پیغمبروں کے ساتھ خاص ہے۔ اسی طرح نبی کے لغوی معنٰی ہیں خبر دینے والا کیونکہ وہ نَبَاءٌ سے ماخوذ ہے اور پھر پیغمبر کے معنٰی میں استعمال کرتے ہیں۔ غرض کہ ایک لفظ کے دو معنٰی ہوتے ہیں۔ اوّل لغوی معنٰی لئے جاتے ہیں اور پھر اصطلاحی معنٰی ثابت کئے جاتے ہیں۔ ان کا دارومدار فریب کاری پر ہے۔ کہاں پیغمبرِ معصوم اور کہاں معمولی خبر دینے والا جو جھوٹ سچ دونوں سے متعلق ہوتا ہے۔ وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ ؛ اور تم ان کے پاس نہ تھے۔ اِذْ یُلْقُوْنَ ؛ جب کہ وہ ڈال رہے تھے اَقْلَامَهُمْ ؛ اپنے قلموں کو، اپنے پانسوں کو، اپنے قرعوں کو۔ اَیُّهُمْ ؛ ان میں کا کون۔ پورا جملہ حال ہے اَیْ یَقْتَرِعُوْنَ۔ یَکْفُلُ مَرْیَمَ ؛ مریم کا کفیل ہوگا، سرپرست ہوگا، خبر گیر ہوگا، ذمہ دار ہوگا۔ وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ ؛ اور تم ان کے پاس نہ تھے۔ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ؛ جب کہ وہ خصومت اور جھگڑا کر رہے تھے۔ اہلِ کتاب کی عادت تھی کہ حضرتؐ سے ایسی باتیں امتحاناً پوچھتے تھے جن سے اہلِ کتاب کے سوائے دوسرے واقف نہ تھے مگر جس کا معلّم خدا ہو اس سے کون سی چیز چھپ سکتی ہے۔

ترجمہ:- یہ غیب کی باتیں ہیں۔ ہم تم کو ان کا الہام کرتے ہیں اور تم تو ان کے پاس نہ تھے جب کہ وہ قرعہ ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کا کفیل ہوگا۔ اور تم تو ان کے پاس نہ تھے جب کہ وہ خصومت (اور جھگڑا) کر رہے تھے۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِکَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ ؛ اس واقعہ کو بھی یاد رکھو جب کہ فرشتوں نے کہا۔ پہلے اِذْ سے بدل ہے۔ یٰمَرْیَمُ ؛ اے مریم! اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ ؛ بے شک اللہ تجھے بشارت دیتا ہے، خوشخبری دیتا ہے، مژدہ دیتا ہے۔ بِکَلِمَةٍ مِّنْهُ ؛ اپنے پاس کے ایک کلمہ کی۔ مِنْهُ کلمہ کی صفت ہے۔ جناب عیسٰیؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے اس واسطے ان کا پیدا ہونا صرف کلمہ کُنْ سے ہوا۔ اِسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ؛ ان کا نام مسیح عیسٰی ابنِ مریم ہے۔ مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مسیح البرکت تھے یعنی ان پر برکت کا ہاتھ پھرا تھا اور دجال کو مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ممسوح العین ہے یعنی اس کی ایک آنکھ نہیں ہے۔ وَجِیْهًا ؛ وجاہت دار، رُودار، باآبرو، عزت مند۔ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا اور آخرت میں۔

بعض نادانوں کا خیال ہے کہ خدا کے سامنے پیغمبروں کی کوئی وجاہت نہیں۔ خدائے تعالٰے اس آیت سے ان کی تردید فرماتا ہے کہ وہ دنیا میں باوجاہت تھے اور آخرت میں بھی۔

وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ؛ اور مقربین میں سے ہیں۔

ان کی وجاہت کیوں تھی؟ خدا کی قربت کی وجہ سے۔ سورۂ احزاب میں ہے۔ وَکَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا ؛ اور وہ اللہ

کے پاس باعزت ہیں ۔

ترجمہ :- (اس واقعہ کو یاد کرو) جب کہ فرشتوں نے کہا ۔ اے مریم ! تم کو اللہ اپنے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے
ان کا نام مسیح عیسٰی ابنِ مریم ہے وہ دنیا و آخرت میں با وجاہت ہوں گے اور خدا کے مقربین
میں سے ہوں گے ۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ ؛ اور لوگوں سے بات چیت کریں گے ۔ فِي الْمَهْدِ ؛ گہوارے میں ، جھولے میں یا ماں کی گود میں ۔ حال ہے ضمیر وَيُكَلِّمُ سے ۔ وَكَهْلًا ؛ اور اُدھیڑ عمر میں ۔ كَهْلٌ ؛ دو مویہ جس کے سیاہ بالوں میں سفید بال آ گئے ہوں ۔ وَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ وَجِيْهًا سے مِنَ الصّٰلِحِيْنَ تک سب حال ہیں یعنی بحالیکہ جناب عیسٰی صالحین سے ہیں ۔

ترجمہ :- اور عیسٰی لوگوں سے بات چیت کریں گے بحالیکہ وہ جھولے میں ہوں گے اور اُدھیڑ عمر میں بھی
وہ صالحین (اور اچھے لوگوں میں سے) ہوں گے ۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ
قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

قَالَتْ ؛ بی بی مریم نے کہا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اَنّٰى ؛ کیونکر ، کہاں سے ۔ يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ ؛ مجھے بچہ ہوسکتا ہے وَلَدٌ کا لفظ بیٹا بیٹی دونوں پر بولا جاسکتا ہے ۔ وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؛ اور مجھے کسی آدمی نے ہاتھ تک نہیں لگایا ، چھوا تک نہیں قَالَ ؛ اللہ تعالٰی نے فرمایا ۔ كَذٰلِكِ ؛ ایسے ہی ، یوں ہی ، بغیر ظاہری اسباب کے ۔ اَللّٰهُ يَخْلُقُ ؛ اللہ پیدا کرتا ہے ۔ مَا يَشَآءُ ؛ جو چاہتا ہے ۔ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا ؛ جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرماتا ہے ، جب اس کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے ۔ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ ؛ تو اس کو فرما دیتا ہے ، اس کے عینِ ثابتہ کو حکم دیتا ہے ۔ كُنْ ؛ ہوجا ۔ فَيَكُوْنُ ؛ تو وہ ہوجاتا ہے ، پیدا ہوجاتا ہے ۔

كُنْ کا مخاطب کون ہے ؟ کُن کا امر کس کو کیا گیا ؟ واضح ہو کہ اللہ تعالٰی سب چیزوں کو پیدا کرنے سے پیشتر جانتا تھا ۔ اس کا علم قدیم ہے ورنہ جہلِ حق لازم آتا ہے ۔ معلوماتِ الٰہی کو جو پیدا کرنے سے پہلے تھے حقائقِ اشیاء اور اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں ۔ خدائے تعالٰی کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کے عینِ ثابتہ ، اس کی حقیقت پر اپنے صفاتِ کاملہ کا پرتو ڈالتا ہے اور موجودِ خارجی ہونے کے لئے کُن کا حکم دیتا ہے اور وہ چیز خارج میں موجود ہوجاتی ہے ۔

ہمارے پاس علم و قدرتِ الٰہی کا مجموعہ موجودِ خارجی ہے علمِ الٰہی یعنی عینِ ثابتہ اور تجلّیِ اسمائے الٰہی دونوں قدیم ہیں ۔ مگر

ان دونوں کا مجموعہ یعنی موجودِ خارجی حادث ہے۔

ترجمہ:- (مریم نے) کہا: اے میرے رب! مجھے اولاد کس طرح ہوگی؟ حالانکہ کسی آدمی نے مجھے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ فرمایا: اللہ یوں ہی جس کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب (خدا) کسی کام (یا چیز) کو کرنا (یا پیدا کرنا) چاہتا ہے تو اس کو حکم دیتا ہے۔ ہوجا! تو وہ چیز ہوجاتی ہے۔

صاحبو! ایک بات یاد رکھو کہ خدائے تعالیٰ بندوں کو فعل اور عمل کا حکم دیتا ہے۔ بعض اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور بعض نہیں کرتے۔ اگر اس کے عینِ ثابتہ اور حقیقت کا اقتضاء ہوتا ہے تو پھر اس کے عمل کو بھی کُــــن کا حکم دیا جاتا ہے اور جب تک عمل کو حکم نہ دیا جائے کبھی وہ موجود فی الخارج نہیں ہوسکتا۔ جب یہ ٹھہری کہ حسبِ اقتضاءِ عینِ ثابتہ چیزیں موجود اور نمایاں ہوتی ہیں اور خلافِ اقتضاء کوئی چیز موجود نہیں ہوتی تو جس کی فطرت میں نافرمانی ہے اس کو امر کرنے سے فائدہ؟ اس کا فائدہ یہ ہے کہ ساری دنیا کو معلوم ہوجائے کہ یہ فطرتاً نافرمان ہے، اس کی حقیقت کبھی ہدایت قبول نہیں کرسکتی۔ بہرحال دو حکم دیئے جاتے ہیں ایک کا مخاطب شخص ہوتا ہے اور دوسرے کا مخاطب فعل۔ جب تک عمل کو حکم نہ دیا جائے وہ فعل اس شخص سے ظاہر نہیں ہوسکتا۔

دیتا ہے ہر اک کو حکیم   جس کی جیسی فطرت ہے   (حسرت صدیقی)

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾

وَيُعَلِّمُهُ ؛ اور اللہ عیسٰی کو تعلیم دیتا ہے۔ اَلْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ؛ کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل کی۔

ترجمہ:- اور اللہ ان کو تعلیم دیتا ہے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل کی۔

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ

مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾

جب تک خدا بندہ کے فعل کو حکم نہ کرے وہ ظاہر نہیں ہوتا

وَرَسُوْلًا ؛ اور پیغمبر بنا کر بھیجے جائیں گے اس بات کے پہنچانے کے لئے ۔ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ بنی اسرائیل کی طرف ۔ یعقوب علیہ السلام کے خاندان کے لوگوں کی طرف ۔ اَنِّیْ قَدْجِئْتُکُمْ ؛ کہ میں تمہارے پاس آیا ہوں ۔ بِاٰیَۃٍ ؛ ایک آیت کو لے کر ، ایک نشانی کو لے کر ۔ مِنْ رَّبِّکُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ وہ آیت کیا ہے ؟ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ ؛ کہ میں بناتا ہوں تمہارے لئے ، میں پیدا کرتا ہوں ۔ میں مناسب اندازے کے ساتھ نمایاں کرتا ہوں ۔ مِنَ الطِّیْنِ ؛ کیچڑ سے ، مٹی سے ۔ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ ؛ پرندے کی صورت شکل کا ۔ فَاَنْفُخُ فِیْہِ ؛ پھر اس میں پھونکتا ہوں ۔ فَیَکُوْنُ طَیْرًا ؛ پھر وہ پرندہ ہوجاتا ہے ، پھر وہ اُڑنے لگتا ہے ۔ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؛ خدا کے حکم سے ۔ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ ؛ اور اچھا کردیتا ہوں مادرزاد اندھے کو ۔ وَالْاَبْرَصَ ؛ اور برص والے کو ، کوڑھی کو ۔ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی ؛ اور مُردوں کو زندہ کرتا ہوں ۔ مَوْتٰی جمع مَیِّتٌ ۔ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؛ بحکمِ خدا ۔ وَاُنَبِّئُکُمْ ؛ اور میں تم کو خبر دیتا ہوں ۔ بِمَاتَاْکُلُوْنَ ؛ اس چیز کی جسے تم کھاتے ہو ۔ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ؛ اور اس چیز کی جس کا تم ذخیرہ بناتے ہو ، جس کو اُٹھا رکھتے ہو ۔ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ؛ تمہارے گھروں میں ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ ؛ بے شک تمہارے لئے اس میں نشانی ہے ۔ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ؛ اگر تم ایماندار ہو ۔

ترجمہ :- اور بنی اسرائیل کی طرف یہ پیغام پہنچانے کے لئے کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کے پاس سے ایک نشانی لایا ہوں کہ میں پرندہ کی صورت شکل کا مٹی سے ایک پُتلا بناؤں گا اور اس میں پھونک دوں گا پھر وہ بحکمِ خدا پرندہ بن جائے گا (اور اُڑنے لگے گا) اور اچھا کردوں گا مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اور مُردوں کو (بھی) زندہ کروں گا بحکمِ خدا اور تم کو بتلا دوں گا جو تم کھاتے ہو اور گھروں میں ذخیرہ بنا کر رکھتے ہو ۔ اس میں تمہارے لئے (قدرتِ الٰہی کی) بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو ۔

صاحبو ! یہ سب جناب عیسٰی علیہ السلام کے معجزے ہیں ۔ ان میں چون و چرا کی گنجائش نہیں ۔ بات بات پر مسلمانوں کو مشرک کہنے والوں کے لئے تنبیہ ہے کہ بِـاِذْنِ الـلّٰـہِ کہنے کے بعد وہ کام ، وہ فعل بالعرض ہوجاتا ہے اور مجاز میں داخل ہوجاتا ہے ۔ نسبتِ مجازی سے نہ کفر ہوتا ہے نہ شرک ۔ مٹی سے چڑیا کو پیدا کرنا ، اس کا خالق ہونا اور مُردوں کو زندہ کرنا جب شرک نہیں تو دوسری نسبتیں کیوں کر شرک ہوسکتی ہیں ۔

یہ بات یاد رکھو ! کہ بِـاِذْنِ الـلّٰـہِ سمجھنے والا کبھی مشرک نہیں ہوسکتا ۔ مشرک کہو گے تو اس کا ردِّعمل ہوگا اور فَـقَـدْ بَـــآءَ اَحَدُھُمَا کے فرمان نبوی کی رو سے تم خود شرک میں گرفتار ہوجاؤ گے ۔ یہ بات بھی یاد رکھو جو قید عام طور سے معلوم ہے اس کو بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں ۔ ایک بار بِاِذْنِ اللّٰہِ کہہ دینا ہر دفعہ بِـاِذْنِ الـلّٰہِ کہنے کی ضرورت سے مستغنی کردیتا ہے ۔ یہ تو معمولی بلاغت کی کتابوں میں بھی لکھا ہے ، مسلمان کا اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ الْبَقْلَ یعنی بہار نے سبزی اُگائی کہنا اسنادِ مجازی ہے کیونکہ اس کا کہنے والا خدا پرست ہے اور مادہ پرست کا اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ الْبَقْلَ کہنا اسنادِ حقیقی ہے ۔ ع

ببیں تفاوتِ رہ از کجا است تا بہ کجا

نسبت مجازی سے نہ کفر ہوتا ہے اور نہ شرک

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۵۰﴾

وَمُصَدِّقًا ؛ اور بحالیکہ میں تصدیق کرتا ہوں ۔ لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ ؛ ان کتابوں کی جو میرے سامنے ہیں ۔ مِنَ التَّوْرٰةِ ؛ تورات سے ۔ تورات عہدِ قدیم کی کتابوں کا نام ہے جس میں علاوہ اس کتاب کے جو موسٰی علیہ السلام پر اُتری ہے دوسرے پیغمبروں کے صحیفے بھی ہیں ۔ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ ؛ تاکہ میں حل کروں تمہارے لئے ۔ بعض احکام تورات میں بنی اسرائیل کی سختی کی وجہ سے دیئے گئے تھے ۔ خدائے تعالیٰ کو ان پر رحم کرنا منظور ہوا تو ان میں سے بعض احکام میں نرمی پیدا کردی اور سہولت دی گئی ۔ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ؛ وہ بعض چیزیں جو تم پر حرام کردی گئی تھیں ۔ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ ؛ اور میں تمہارے پاس نشانی لایا ہوں ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس کی ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۔ لہٰذا اللہ سے ڈرو اور متقی بنو اور میری اطاعت کرو ۔

ترجمہ :- اور بحالیکہ میں تصدیق کرتا ہوں اس (کتاب کی اور ان احکام) کی جو میرے سامنے ہیں تورات کے اور میں تمہارے لئے حلال کردیتا ہوں بعض ایسی چیزیں جو تم پر حرام کردی گئی تھیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لے کر آیا ہوں ۔ پس تم (تقویٰ اختیار کرو اور) اللہ سے ڈرو (اور متقی بنو) اور میری اطاعت کرو ۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۵۱﴾

اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ ؛ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی ۔ فَاعْبُدُوْهُ ؛ پس تم اس کی عبادت کرو ، اس کی بندگی کرو ۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۔ یہ سیدھا راستہ ہے ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ میرا رب ہے اور تمہارا بھی ۔ پس تم اس کی عبادت کرو ۔ یہی سیدھا راستہ ہے ۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى ؛ پھر جب کہ عیسیٰؑ نے احساس کیا ، محسوس کیا ، سمجھا ، معلوم کیا ۔ مِنْهُمُ الْكُفْرَ ؛ ان سے کفر کو ۔ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؛ کہا کون ہے میرا مددگار خدا کی طرف کا ۔ اَنْصَار جمع نَصِيْرٌ ؛ مددگار ، نصرت دینے والا ۔

اَنْصَارِ رَسُوْل ؛ مدینہ کے رہنے والے پیغمبر کے یار و مددگار اور مُھَاجِرِیْنَ مکہ کے رہنے والے جنھوں نے ہجرت کی ۔ اِلَی اللّٰہِ ؛ کے معنی ہیں بحالیکہ میں خدا کی پناہ لیتا ہوں ، یا خدا کے واسطے ۔ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ ؛ حواریوں نے کہا ۔ حَوَارِی ۔ حَوْرٌ سے مشتق ہے جس کے معنی گردش کرنا ، واپس آنا اور سپید ہونا یا سپیدی ہیں ۔ حواری ، دھوبی کو بھی کہتے ہیں ۔ جناب عیسیٰؑ کے حواری یا تو اس واسطے حواری کہلائے کہ وہ پاک صاف تھے یا اس لئے کہ وہ قصّار یا گاذر یا دھوبی کا پیشہ کرتے تھے ۔ اسی سے مِحْوَرْ ہے ۔ دھرَا ۔ حور جمع حَوْراء وہ عورت جس کی آنکھ کی پتلی خوب سیاہ اور دیدہ بہت سفید ہو ۔ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ؛ ہم اللہ کے انصار اور یار و مددگار ہیں ۔ جب کسی چیز کا اثر عام ہوتا ہے اور خیرِ کثیر پر مشتمل ہوتا ہے تو اس کو خدائے تعالیٰ کی طرف نسبت کردیتے ہیں جیسے کَعْبَةُ اللّٰہِ ۔ بَیْتُ اللّٰہِ ؛ اسی طرح اَنْصَارُ اللّٰہ ؛ بھی ہے ۔ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ؛ ہم خدا پر ایمان لائے ۔ وَاشْھَدْ ؛ اور شاہد رہئے ، گواہ رہئے ، دیکھ لیجئے ۔ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ؛ کہ ہم مسلمان ہیں ۔

ترجمہ :- پھر جب عیسیٰ نے ان سے کفر کو محسوس کیا تو کہا ۔ اللہ کے واسطے کوئی میرا یار و مددگار ہے ؟ حواریوں نے کہا : ہم اللہ کے یار و مددگار ہیں (اس کے انصار ہیں) ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں (اور مشاہدہ کرلیجئے) اور دیکھ لیجئے کہ ہم مسلمان ہیں ۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ع۱۳ ۵ ۱۴

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ۔ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ ؛ ہم ایمان لائے ان احکام پر کہ تو نے اُتارے ہیں ۔ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ ؛ اور ہم نے پیغمبر کی اتباع کی ۔ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِيْنَ ؛ پس ہم کو لکھ لے ان لوگوں کے ساتھ جو حاضر ہیں ، دینِ حق کی شہادت دینے والوں میں ، حق بینوں میں ۔ وَمَكَرُوْا ؛ اور انھوں نے اللہ سے مکاری کی ۔ وَمَكَرَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ نے ان کی مکاری کی سزا دی یا اللہ نے ان کی بربادی کی خفیہ تدبیر فرمائی ۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ؛ اور اللہ ان مکاروں کو خوب سزا دینے والا ہے یا اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے کیونکہ مکر کے اصلی معنے خفیہ تدبیر کرنے کے ہیں ۔

واضح ہو کہ ہم نے اس سے پہلے بیان کیا ہے کہ عربی زبان میں مشاکلہ بکثرت مستعمل ہے یعنی ایک معنٰی کو قریب تر استعمال کئے ہوئے لفظ سے ادا کرنا ۔ اسی مشاکلہ پر مبنی ہے ۔ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ اور وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ وغیرہ ۔

ترجمہ :- اے ہمارے رب ! ہم ایمان لائے ان احکام پر جن کو تو نے اُتارا اور ہم نے پیغمبر کی (پیروی و اتباع کی لہذا ہمارا نام حق بینوں میں لکھ لے ۔ ان لوگوں نے (اللہ سے) مکاری کی اور اللہ نے ان کے مکر کے لائق سزا دی اور اللہ تو ان مکاروں کو خوب سزا دینے والا (اور ان کی تدبیروں کو

اُلٹانے والا) ہے ۔

صاحبو! حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حسبِ ذیل بارہ حواری ہیں :-

(۱) شمعون یا پطرس (۲) ازوریاس برادر شمعون (۳) یعقوب بن زبدی (۴) یوحنا (۵) فیلبوس برادر یوحنا (۶) برتھولما (۷) تھوما (۸) متی (۹) یعقوب بن حلفی (۱۰) بہی یار تہدی یا تدی (۱۱) شمعون کنانی (۱۲) یہودا اسکریوتی جس نے حضرت مسیحؑ کو پکڑوا بھی دیا تھا ۔

ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیحؑ نے انھیں حکم دیا تھا کہ '' غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آ گئی ہے''۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب تبلیغی نہیں ہے بلکہ بنی اسرائیل کے ساتھ خاص ہے ۔ ان کا کام یہ تھا کہ '' بیماروں کو اچھا کرنا ، مُردوں کو جلانا ، کوڑھیوں کو پاک و صاف کرنا ، بد روحوں کو نکالنا''۔ نیز یہ کہ اپنے پاس کچھ نہ رکھیں ۔'' نہ سونا اپنے کمر بند میں رکھنا ، نہ چاندی نہ پیسے ، راستے کے لئے نہ جھولی لینا ، نہ دو دو کرتے ، نہ جوتیاں نہ لاٹھی''۔

لیکن ان بارہ کی ایمانی حالت کے متعلق جو کچھ عیسائیوں کے پاس لکھا گیا ہے وہ بڑے ہی سخت الفاظ ہیں ، ان سے یہ تسلیم کرنا مشکل نظر آتا ہے کہ واقعی ان کی حالت ایسی ہو ۔ کہیں ان کو کم اعتقاد کہا گیا ہے ، کہیں بے اعتقاد اور کج رو قوم اور کہیں ان کو '' رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان'' سے محروم قرار دیا گیا ہے ۔ کہیں پطرس کو جو ان سب کا سردار ہے شیطان کے نام سے پکارا گیا ہے ۔ ان میں سے ایک یہوداا سکریوتی آخر صرف تیس روپے لے کر حضرت مسیحؑ کو پکڑوا دیتا ہے اور بارہ کے گیارہ رہ جاتے ہیں مگر الفاظ کو پورا کرنے کے لئے پیچھے پولوس کو داخل کر کے بارہ کی تعداد پھر بنائی جاتی ہے ۔ مگر باقی کی کمزوری کا بھی یہ حال ہے کہ پطرس جس پر مسیحؑ نے کلیسا کی بنیاد رکھی تھی تین دفعہ مسیح کا انکار کرتا ہے اور جب لوگ کہتے ہیں کہ یہ اس کے ساتھ تھا تو جھوٹ بول کر جان چھڑاتا ہے کہ میں نہیں تھا اور باقی حواری حضرت مسیحؑ کی گرفتاری کے وقت بھاگ جاتے ہیں ۔ حالانکہ ان کے ساتھ جو وعدے کئے گئے تھے وہ بڑے عظیم الشان تھے ۔ چنانچہ پطرس کو کہا ۔'' میں آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں تجھے دوں گا اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ بندھے گا ۔ اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھلے گا''۔ اور بارہ حواریوں کے لئے یہ وعدہ تھا ۔'' میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا تو تم بھی جو میرے پیچھے ہولئے ہوں گے بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے''۔

قرآنِ کریم نے ان حواریوں کا ذکر بہ تفصیل نہیں کیا ۔ صرف ان کی خوبیوں کا ذکر کیا ہے ۔ یہ ان کی خدمت اور نصرت کی عزت ہے ۔ یہ قرآن شریف کا احسان عیسائیوں پر ہے کہ ان کے رسول کے ساتھ ان کے اصحاب کی بھی خوبیوں کا ذکر کیا کمزوریوں کا نام تک نہ لیا مگر اس احسان فراموش قوم نے سارا زور اس محسن کی عیب شماری پر لگا دیا اور وہ بھی سب جھوٹ ۔

کہتے ہیں کہ یہودا نے حضرت عیسٰیؑ کی حکام سے شکایتیں کر کے پلاطوس حاکم کو ان کے قتل پر آمادہ کیا ۔

قرآن میں حواریوں کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں اس کے برعکس عیسائیوں نے ان کی عیب شماری کی

جاسوس دوڑائے گئے ۔ حضرت مسیحؑ کو ایک جگہ سے گرفتار کر کے لائے اور طرح طرح کی اذیتیں دینی شروع کیں اور بہت کچھ مکر و فریب ان کے قتل کے لئے کیا مگر خدا کا انتقام سب پر غالب ہے ۔ اللہ نے ان ہی یہودیوں میں سے ایک کو حضرت مسیحؑ کی صورت میں تبدیل کردیا اور مسیح علیہ السلام کو ملائکہ آسمان پر لے گئے ۔ یہودیوں نے اس شخص کو مسیح سمجھ کر سولی دے دی اور بڑی اذیت سے مارا ۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ
ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾

اِذْقَالَ اللّٰهُ ؛ اس واقعہ کو یاد کرو جب کہ اللہ نے فرمایا ۔ يٰعِيْسٰى ۔ اے عیسیٰ ؛ اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ ؛ میں تمہاری مدت پوری کروں گا یعنی تمہاری عمر بڑی ہوگی اور یہودی تم کو قتل نہ کرسکیں گے ۔ بعض لوگ اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ کے معنی بتاتے ہیں ۔ میں تم کو موت دینے والا ہوں ، مارنے والا ہوں مگر اس میں بھی مدت کی تعیین نہیں ہے کہ کب اور کس عمر میں ؟ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ ؛ اور تم کو اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں ۔ یا ۔ تم کو رفعت و سربلندی دینے والا ہوں ۔ یا ۔ جسمانی طور سے آسمان پر اُٹھانے والا ہوں وَمُطَهِّرُكَ ؛ اور تم کو پاک کرنے والا ہوں مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ ان لوگوں کے جھوٹے الزامات سے جنھوں نے کفر کیا یعنی یہودیوں کے جھوٹے اِتہامات اور الزامات سے تم کو بَری کردوں گا ۔ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ ؛ اور کردینے والا ہوں میں ان لوگوں کو جنھوں نے تمہاری اتباع کی ، پیروی کی ، یا ان لوگوں کو جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ۔ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اوپر ان لوگوں کے کہ کفر کیا ۔ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت تک ۔ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ ؛ پھر میری طرف تمہارا رجوع ہے ، پھر کر آنا ہے ۔ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؛ پھر میں تم میں حکمِ قطعی دینے والا ہوں ، تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والا ہوں ۔ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ؛ جن مسائل میں تم اختلاف کرتے ہو ۔

ترجمہ :- (اس وقت کو یاد کرو) جب کہ اللہ (تعالیٰ) نے فرمایا اے عیسیٰ ! میں تمہاری عمر پوری کروں گا اور اپنی طرف اُٹھا لوں گا اور تم کو پاک کروں گا ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا اور تمہارے متبعین (اور بعد آنے والوں کو) کفر کرنے والوں سے بلند پایہ کردوں گا قیامت تک ۔ پھر تم سب کی بازگشت میری طرف ہے ۔ پھر جن مسائل میں تم اختلاف کررہے ہو ان میں فیصلہ کروں گا ۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ

وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ پھر جن لوگوں نے کفر کیا۔ فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؛ میں ان کو عذاب دوں گا سخت عذاب۔ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا اور آخرت میں بھی۔ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ؛ اور نہیں ہے ان کے لئے نصرت و مدد دینے والوں میں سے کوئی۔

ترجمہ :- مگر جن لوگوں نے کفر کیا میں ان کو دنیا و آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور ان کے لئے کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور لیکن جو لوگ ایمان لائے۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کئے۔ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؛ پھر اللہ ان کو پورا پورا اَجر دے گا، کافی وافی ثواب دے گا۔ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا، محبوب نہیں رکھتا۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو ان کو اللہ پُورا پُورا اَجر دے گا اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ ؛ یہ وہ ہے جس کو ہم تم کو سناتے ہیں۔ وہ کیا ہیں؟ مِنَ الْاٰيٰتِ ؛ آیات ہیں، نشانیاں ہیں۔ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ؛ اور پر حکمت تذکرہ ہے، یاد دہانی ہے۔

ترجمہ :- یہ وہ ہے جس کو ہم تم کو سناتے ہیں۔ (وہ کیا ہیں؟) آیتیں ہیں اور پر حکمت تذکرہ ہے۔

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى ؛ بے شک عیسیٰؑ کی مثال اور ان کی صفت۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ خدا کے پاس۔ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؛ آدم کی صفت کے جیسی ہے۔ اگر عیسیٰؑ بے باپ کے پیدا ہوئے ہیں تو خدا کے لئے کونسی مشکل ہے جب کہ آدمؑ بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ؛ آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔ ثُمَّ قَالَ لَهٗ ؛ پھر حقیقتِ آدم اور ان کے عینِ ثابتہ کو کہا۔ كُنْ ؛ تم پیدا ہوجاؤ۔ فَيَكُوْنُ ؛ پھر وہ پیدا ہوجاتے ہیں، پیدا ہوگئے۔

ترجمہ :- بے شک عیسیٰؑ کی مثال خدا کے پاس آدم کی مثال کی سی ہے ۔ ان کو مٹی سے پیدا کیا پھر ان سے فرمایا ہو جاؤ ۔ پھر وہ ہو گئے ۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝۶۰

اَلْحَقُّ مِنْ رَبِّکَ ؛ حق تو وہی ہے جو اے مخاطب ! تیرے رب کے پاس سے ہے ۔ فَلَا تَکُنْ ؛ پس تو نہ ہو ۔ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ؛ شک کرنے والوں میں سے ۔ اِمْتَرَی الشَّیْءَ ؛ اِسْتَخْرَجَهٗ اس کو نکالا ۔ وَامْتَریٰ فِی الشَّیْءِ ؛ شَکَّ فِیْهِ ۔ اس میں شک کیا ۔

ترجمہ :- حق تو وہی ہے جو تمہارے رب کے پاس سے (پہنچا) ہے ۔ پس تم شک کرنے والوں سے نہ ہو جاؤ ۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝۶۱

فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْهِ ؛ پھر جو تم سے حجت کرے اس مسئلے میں ، پھر جو اس بارے میں کٹ حجتی کرے ۔ مِنْ بَعْدِ مَاجَآءَکَ ؛ بعد اس کے کہ تمہارے پاس آیا ۔ مِنَ الْعِلْمِ ؛ علم سے یعنی بعد اس علم کے جو تمہارے پاس پہنچا ۔ مِنَ الْعِلْمِ مَا کا بیان ہے ۔ فَقُلْ تَعَالَوْا ؛ تو تم کہہ دو آؤ ۔ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَکُمْ ؛ بُلائیں ہم اپنے بچوں اور تمہارے بچوں کو ۔ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ ؛ اور ہماری عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو ۔ وَاَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَکُمْ ؛ اور ہمارے لوگوں کو اور تمہارے لوگوں کو ۔ ثُمَّ نَبْتَهِلْ ؛ پھر گڑگڑائیں اور عاجزی سے دُعا کریں ۔ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ ؛ پھر اللہ کی لعنت کریں ، خدا کی مار طلب کریں ، خدا کی پھٹکار مانگیں ۔ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۔ جھوٹوں پر ۔

ترجمہ :- پھر جو تم سے کٹ حجتی کریں اس (مسئلہ زیر بحث) میں تمہارے پاس علم آجانے کے بعد تو تم کہہ دو آؤ ، بُلائیں ہمارے بچوں اور تمہارے بچوں کو اور ہماری عورتوں اور تمہاری عورتوں کو ، ہمارے آدمیوں کو اور تمہارے آدمیوں کو پھر تضرع و زاری سے دُعا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں ۔

صاحبو ! اَبْنَآءَنَا وَ نِسَآءَنَا اور اَنْفُسَنَا ؛ یہ سب جمع کے صیغے ہیں ۔ اس مباہلہ میں تمام مسلمان جمع ہو گئے تھے ۔ مگر جس وقت حضرت رسولِ خدا ﷺ اپنے مکان سے برآمد ہوئے ہیں تو حضرتؐ کے ساتھ گھر میں سے پنجتن پاک نکلے یعنی آنحضرتؐ ، حضرت علی ، حضرت بی بی فاطمہ اور حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین اور راستہ میں دوسرے لوگ مل گئے ۔ چنانچہ مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور ان کے صاحبزادے ، حضرت عمرؓ اور ان کے صاحبزادے ، حضرت عثمانؓ اور ان کے صاحبزادے

بھی نکلے تھے۔

مباہلہ کیا ہے؟ اتمامِ حجت کے لئے اور اپنے سچے ہونے کے یقین سے تضرع و زاری سے جھوٹوں پر لعنت کرنا۔
بزرگانِ دین نے آنحضرت ﷺ کے بعد بھی مباہلہ کیا ہے۔ حضرتؐ کا مباہلہ کن سے ہوا تھا؟ نجران کے یہودیوں سے۔ مگر
انھوں نے مباہلہ نہیں کیا اور جزیہ دینا قبول کرلیا۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾

اِنَّ هٰذَا ؛ بے شک یہ۔ لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ؛ بے شک حق قصہ ہے، سچا بیان ہے۔ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؛ اور اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی مستحقِ عبادت نہیں۔ مِنْ زائد ہے اس سے تاکید حاصل ہوتی ہے۔ اصل میں وَمَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ
ہے وَاِنَّ اللّٰهَ ؛ اور بے شک اللہ۔ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ البتہ وہی ہے عزت وحکمت والا۔

ترجمہ:- بے شک یہ حق اور درست واقعہ ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بے شک اللہ ہی
عزیز وحکیم ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ ع ۶ ۱۴

فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر پیٹھ پھیریں، روگردانی کریں، نہ مانیں۔ فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ ؛ تو اللہ مفسدوں کو خوب
جانتا ہے، فسادیوں کا پورا پورا علم رکھتا ہے۔

ترجمہ:- پس اگر وہ اعراض کریں تو بے شک اللہ مفسدین کا پورا پورا علم رکھتا ہے (ان کو خوب جانتا ہے)۔

اہلِ کتاب کے عقائدِ فاسدہ کا ابطال کردیا۔ اب انھیں کے مسلمات سے ان کی تردید کی جاتی ہے لہٰذا فرماتا ہے:-

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا
وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾

قُلْ ؛ تم کہو۔ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب! اے کتاب والو! اے یہودیو! نصرانیو! تَعَالَوْا ؛ آؤ۔ اِلٰى كَلِمَةٍ ؛
ایک بات کی طرف، ایک اُصولی کلمہ کی طرف۔ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؛ جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان۔ یعنی
دونوں کا مسلمہ ہے اور اس سے نہ ہم کو اعراض کرنا چاہئے اور نہ تم کو۔ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ ؛ کہ نہ عبادت کریں مگر اللہ کی۔ وَلَا
نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا ؛ اور نہ شریک بنائیں ہم اللہ کا کسی کو۔ وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا ؛ اور نہ بنائیں ہمارے بعض بعض کو، اور
نہ سمجھیں کوئی کسی کو۔ اَرْبَابًا ؛ مالک، آقا، پالنے والا، رب۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوا۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر نہ مانیں،

اعراض اور روگردانی کریں ۔ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا ؛ تو کہہ دو کہ تم شاہد رہو، تم گواہ رہو ۔ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ؛ کہ ہم تو صاحبِ اسلام ہیں ، ہم نے اپنے آپ کو خدا کے حوالے کردیا ، اس کے سامنے گردنِ تسلیم جھکادی ہے یعنی اگر تمہاری مخالفت محض تعصب و نفسیات کی وجہ سے نہیں ہے اور دین وحق پرستی کی کچھ بھی طلب ہے تو آؤ ۔ سارے اختلافات کو چھوڑ کر توحید و خدا پرستی کی ، ہماری اور تمہاری ، مسلمہ بنیادی صداقتوں پر متفق ہوجائیں ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو اہلِ کتاب ! ہمارے تمہارے درمیان جو ایک سیدھا سچا کلمہ ہے اس کی طرف آجاؤ (اور اس کو قبول کرو) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا کسی کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو ، خدا کو چھوڑ کر ، اپنا رب نہ بنالے ۔ پھر اگر وہ روگردانی کریں (اور تمہاری بات نہ مانیں) تو تم (اور تمہارے متبعین) کہہ دیں کہ تم شاہد رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں (خدا پرست ہیں اور صاحبِ اسلام ہیں) ۔

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! لِمَ تُحَآجُّوْنَ ؛ کیوں کٹ حجتی کرتے ہو ، کیوں جھوٹے جھگڑے نکالتے ہو ۔ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیمؑ کے متعلق ، ان کے بارے میں ۔ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ ؛ حالانکہ تورات و انجیل نہیں اُتارے گئے ، نازل نہیں کئے گئے ہیں ۔ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؛ مگر ابراہیمؑ کے بعد ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم عقل نہیں رکھتے ؟ کیا تم سمجھتے بوجھتے نہیں ؟

ترجمہ :- اے اہلِ کتاب ! تم ابراہیم کے متعلق کیوں کٹ حجتی کرتے ہو حالانکہ تورات و انجیل ان کے بعد ہی نازل ہوئی ہیں ۔ کیا تم کو اتنی بھی عقل نہیں ہے ؟

ابراہیمؑ تو سب کے مسلّم امام و رہنما ہیں ۔ ان کی تعلیمات کے متعلق تو جھگڑا نہ کرنا چاہئے ۔ تورات و انجیل تو بعد کے ہیں اور اصل تعلیم ابراہیمؑ کی ہے ۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ ؛ تم تو وہی لوگ ہو ۔ حَاجَجْتُمْ ؛ جنھوں نے حجت کی ۔ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؛ ان مسائل میں جن کا تمہیں کچھ علم تھا بھی ۔ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ ؛ پھر کیوں کٹ حجتی کرتے ہو؟ کیوں بحث مباحثہ کرتے ہو؟ فِيْمَا ؛ ان مسائل میں لَيْسَ لَكُمْ ؛ تم کو نہیں ۔ بِهٖ عِلْمٌ ؛ ان کا علم ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اور حالانکہ اللہ جانتا ہے ،علم رکھتا ہے ۔ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ اور تم نہیں جانتے ،تم کو علم نہیں ۔

ترجمہ :- تم تو وہ لوگ ہو کہ ان (مسائل) میں جن کو تم کچھ جانتے بھی ہو حجت ہی کرتے ہو ۔ پھر ان مسائل میں تو حجت نہ کرنی چاہئے جن کا تم کو کچھ بھی علم نہیں حالانکہ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (اس کو سب کچھ علم ہے اور تم کو کچھ بھی نہیں) ۔

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا ؛ ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی ۔ وَلٰكِنْ كَانَ ؛مگر وہ تھے ۔ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا یک رخی ، یک طرفہ مسلمان یا سیدھا مستقیم ، بے شک وشبہ شرک وبُت پرستی سے پاک صاف ۔ حَنَفَ الشَّیْءُ ۔ يَحْنِفُ حَنَفًا ؛ مائل ہونا ، جھکنا ۔ وَحَنَفَ الرَّجُلُ ۔ يَحْنِفُ ۔ حَنَفًا ؛ سیدھا ہونا ۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور نہ تھے ابراہیمؑ شرک کرنے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی مگر وہ تو تھے سیدھے مستقیم مسلمان ۔ وہ مشرکین میں سے ہرگز نہ تھے ۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ ؛ بے شک لوگوں میں زیادہ اولیٰ اور نسبت خصوصیت کے مستحق تر ۔ بِاِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم کے ساتھ ۔ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ ؛ البتہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ابراہیمؑ کی اتباع کی ، ان کے قدم بہ قدم چلے ، ان کی پیروی کی ۔ وَهٰذَا النَّبِيُّ ؛ اور یہ نبی یعنی حضرت محمد ﷺ ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ۔ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور اللہ ایمانداروں کا حامی اور یار و مددگار ہے ۔

ترجمہ :- بے شک سب سے زیادہ ابراہیم کے ساتھ خصوصیت رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کے متبع تھے اور یہ نبی (حضرت محمد ﷺ) اور دوسرے ایماندار ۔ اور اللہ ایمانداروں کا حامی ہے (والی ہے) ۔

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾

وَدَّتْ طَـآئِفَةٌ ؛ ایک گروہ ایک جماعت چاہتی ہے ، آرزو کرتی ہے مِنَ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؛ اہلِ کتاب میں سے ۔ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؛ کہ اگر وہ تم کو گمراہ کر سکیں تو کیا خوب ہو ۔ وَمَا يُضِلُّوْنَ ؛ اور حالانکہ وہ گمراہ نہیں کرتے ۔ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ ؛ مگر اپنے آپ کو ۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؛ اور ان کو اس کا شعور نہیں ، وہ اس کو نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- ایک گروہ اہلِ کتاب کا چاہتا ہے کہ اگر وہ تم کو گمراہ کرے تو کیا اچھا ہو ۔ حالانکہ وہ (اس غلط آرزو میں) اپنے آپ ہی کو گمراہ کرتے ہیں ۔ مگر ان کو اس کا شعور نہیں ۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾

يٰـاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ۔ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ تم اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو ، کیوں کفر کرتے ہو ۔ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ؛ حالانکہ تمہارا دل اس کی گواہی دیتا ہے ، مانتا ہے ، اور تم اس کے قائل ہو ۔

ترجمہ :- اے اہلِ کتاب ! تم اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو ؟ حالانکہ تمہارا دل اس کی گواہی دیتا ہے ۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع ۷/۸ ۱۵

يٰـاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ۔ لِمَ تَلْبِسُوْنَ ؛ کیوں پوشیدہ رکھتے ہو ، کیوں التباس پیدا کرتے ہو ۔ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ ؛ حق کو باطل کے ساتھ ۔ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ ؛ اور حق کو چھپاتے ہو ، کتمانِ حق کرتے ہو ۔ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اور جانتے بوجھتے ، حالانکہ تم علم رکھتے ہو اور تم کو اپنے اہلِ علم ہونے کا دعویٰ بھی ہے ۔

ترجمہ :- اے اہلِ کتاب ! تم کیوں حق و باطل کو ملاتے ہو اور کیوں اہلِ علم ہو کر (جانتے بوجھتے) حق کو چھپاتے ہو ۔

اس سے پہلے تمام انبیاء کے مسلّم پیشوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آیا اور یہ کہ اسلام یہودیوں اور نصرانیوں سے

خاص نہیں اور وہ صرف خدا کی اطاعت اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کردینے کا نام ہے ۔ اب ان یہودیوں اور نصرانیوں کے مکر اور اسلام کے خلاف ان کی سازشی کارروائیوں کو بیان فرماتا ہے :-

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ : اور کہا ایک طائفہ اور جماعت نے ، ایک گروہ نے ۔ طَائِفَةٌ ۔ طَوْف سے ماخوذ ہے بمعنی گھومنا یہ لفظ جب انسانوں پر بولا جائے تو اس سے مراد جماعت ہے ۔ کسی چیز کے حصے اور ٹکڑے کو بھی طَائِفَة کہتے ہیں ۔ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ : اہلِ کتاب سے ۔ اٰمِنُوْا : ایمان لاؤ ، اظہار ایمان کرو ۔ بِالَّذِيْ اُنْزِلَ : اس چیز پر جو اُتاری گئی ۔ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔ ان لوگوں پر جو ایمان لائے ۔ یعنی مسلمانوں پر ۔ وَجْهَ النَّهَارِ : اوّلِ روز ، اُجالے منہ ، صبح سویرے ۔ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ : اور انکار کردو آخرِ روز یعنی چند روز بظاہر مسلمان بنو اور پھر مرتد ہوجاؤ ، دین سے پلٹ جاؤ ۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۔ شاید وہ پلٹ جائیں ، ان اہلِ کتاب کی عادت تھی کہ لوگوں کو سکھاتے ، صبح سویرے مسلمانوں کے سامنے اسلام ظاہر کرو اور آخر روز اس سے پلٹ جاؤ تاکہ نادان لوگ یہ سمجھ کر کہ دینِ اسلام میں ضرور کچھ برائی ہے ، لوگ اس کو چھوڑ رہے ہیں خود بھی پلٹ جائیں ۔

ترجمہ :- اہلِ کتاب کی ایک جماعت نے کہا کہ اس (دین) پر جو مسلمانوں پر اُتارا گیا ہے ابتدائے روز میں ایمان لے آؤ اور آخر میں اس سے پلٹ جاؤ شاید کہ (مسلمانوں میں کے نادان ان پلٹنے والوں کے دیکھا دیکھی) وہ بھی (اسلام سے) پلٹ جائیں ۔

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

وَلَا تُؤْمِنُوْا : اور نہ مانو ۔ اِلَّا لِمَنْ : مگر اُن لوگوں کی جو ۔ تَبِعَ دِيْنَكُمْ : تمہارے دین کے تابع ہیں ۔ یعنی یہودی اور نصرانی مذہب کو ہرگز نہ چھوڑو اور ہرگز اسلام نہ لاؤ ۔ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى : تم کہہ دو بے شک ہدایت ۔ هُدَى اللّٰهِ : اللہ ہی کی ہدایت ہے ۔ کچھ یہودیوں اور نصرانیوں سے خاص نہیں ۔ اللہ کی ہدایت تو اب صرف اسلام میں ہے لہٰذا اس کی اتباع

ضروری ہے ۔ اَنْ یُّؤْتٰٓی اَحَدٌ ؛ کہ دیا جائے کوئی ایک ۔ مِثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ ؛ جس طرح تم کو دیا گیا ہے ، جو کچھ تم کو دیا گیا ہے ۔ یعنی یہ بات بھی نہ مانو کہ جیسا کچھ دین تمہیں دیا گیا ہے ویسا کسی دوسرے انسان کو ملا ہے ۔ اَوْ یُحَآجُّوْکُمْ ؛ یا تم سے حجت کریں یا تم کو الزام دیں ۔ عِنْدَ رَبِّکُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس یعنی تمہارے پروردگار کے متعلق تمہارے خلاف کسی کی حجت چل سکتی ہے اس کو بھی نہ مانو ۔ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ؛ تم کہہ دو فضل و کرم تو اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے ۔ وَاللّٰہُ ؛ اور اللہ تو ۔ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ؛ بڑی وسعت و گنجائش اور علم والا ہے ۔

ترجمہ :- (اہلِ کتاب نے یہ بھی کہا کہ) تم نہ مانو مگر ان لوگوں کی جو تمہارے دین کے تابع ہیں (یا محمد !) تم کہہ دو ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے (وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ تم اس کو بھی نہ مانو) کہ تم کو جیسا دین دیا گیا ہے کسی اور کو بھی دیا گیا ہو یا کوئی خدائے تعالیٰ کے متعلق تم پر حجت اور دلیل میں غالب آ سکتا ہے (یا محمد !) تم کہہ دو فضل و کرم خدا کے ہاتھ میں ہے اسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تو بڑی وسعت و گنجائش اور علم والا ہے (اللہ کے دامنِ رحمت میں مسلمانوں کی بھی گنجائش ہے اور کون مستحق ہے اس کو اللہ خوب جانتا ہے) ۔

یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

یَخْتَصُّ ؛ اللہ خاص کرلیتا ہے ۔ بِرَحْمَتِہٖ ؛ اپنی رحمت سے ۔ مَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ وَاللّٰہُ ؛ اور اللہ ۔ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؛ صاحب فضلِ عظیم ہے ، بڑا ہی فضل و کرم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- (اللہ) جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کرلیتا ہے اور وہ بڑا ہی فضل و کرم کرنے والا ہے ۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

وَمِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ ؛ اور بعض اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں ۔ مَنْ اِنْ تَاْمَنْہُ ؛ کہ اگر تم ان پر اطمینان کرو ، امین سمجھو ۔ بِقِنْطَارٍ ؛ ایک ڈھیر پر ۔ یُؤَدِّہٖٓ اِلَیْکَ ؛ وہ تم کو ادا کردے گا ، دے دے گا ۔ وَمِنْھُمْ ؛ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں ۔ مَنْ اِنْ تَاْمَنْہُ بِدِیْنَارٍ ؛ اگر تم ان کو قابلِ اطمینان سمجھو ۔ امانت دار سمجھو ، اعتبار کے قابل سمجھو ایک دینار پر ۔ لَایُؤَدِّہٖٓ اِلَیْکَ ؛ وہ تم کو ادا نہ کرے گا ، پہنچا نہ دے گا ۔ اِلَّا مَادُمْتَ عَلَیْہِ قَآئِمًا ؛ مگر جب تک کہ تم اس کے پاس کھڑے ہو ، اس کے سر پر

سوار ہو۔ سامنے سے ہٹے اور دینار غائب۔ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ ؛ یہ اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے۔ قَالُوْا ؛ کہا۔ لَیْسَ عَلَیْنَا ؛ نہیں ہے ہمارے خلاف میں، ہمارے نقصان کے لئے فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ ؛ اَن پڑھ، جاہلوں میں، راہِ اعتراض، کوئی گناہ، کوئی باز پرس۔ وَیَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں۔ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ ؛ خدا پر جھوٹ۔ کِذْب ؛ خلافِ واقعہ۔ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ؛ اور وہ جانتے بوجھتے ہیں، صاحبِ علم ہونے کے مدّعی ہیں۔

ترجمہ:- اور بعض اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں کہ اگر تم ان کو (روپیوں کے) ایک ڈھیر پر امین سمجھو تو وہ تم کو ادا کریں گے اور بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر ایک دینار پر بھی ان کو امین سمجھو (ان کا اعتبار کرو) تو وہ تم کو ہرگز ادا نہ کریں گے مگر جب تک ان کے سر پر کھڑے نہ رہو۔ ان کا یہ خیال اس بات پر مبنی ہے کہ انہوں نے کہا (ان کا مقولہ ہے) ہم پر ان جاہلوں کو نقصان پہنچانے میں کوئی گناہ نہیں، وہ خدا پر جھوٹ کہتے ہیں۔ حالانکہ خوب جانتے ہیں (کہ جھوٹ بولنا گناہ ہے اور بدعہدی گناہ ہے)۔

بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝

بَلٰی ؛ ہاں کیوں نہیں۔ مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِهٖ ؛ جس نے اپنے عہد کو پورا کیا، جس نے ایفائے عہد کیا، جو اپنے قول و قرار پر قائم رہے۔ وَاتَّقٰی ؛ اور تقویٰ اختیار کرے، اور پرہیز گار رہے۔ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ؛ پس بے شک اللہ متقیوں کو محبوب رکھتا ہے، خدا کے غضب سے بچنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

ترجمہ:- کیوں نہیں (اس جھوٹ کی اس نقصان رسانی اور بدعہدی کی باز پرس ہوگی) جو اپنا ایفائے عہد کرتا ہے اور تقویٰ اختیار کرتا ہے تو بے شک اللہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۷۷

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ ؛ بے شک جو لوگ خریدتے ہیں۔ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ؛ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں سے یعنی جھوٹی قسمیں کھا کر خدا سے بدعہدی کر کے کیا حاصل کیا؟ تھوڑا سا مال۔ ان قسموں کی کیا قیمت ہوگی؟ بہت ہی کم۔ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؛ تھوڑی قیمت۔ ثَمَنْ، مشتری اور بائع کے درمیان ہوتا ہے اور قیمۃ بازار کے نرخ کو کہتے ہیں۔ اُولٰٓئِکَ ؛ یہ لوگ لَاخَلَاقَ لَھُمْ ؛ ان کو کوئی حصّہ نہیں، خیر کا کچھ حصّہ نہیں۔ اس لفظ کے مادّہ میں پیدا کرنا، درست کرنا اور معطر کرنے کے معنی پائے جاتے ہیں اور خلاق کے معنٰی ہیں بھلائی میں کچھ حصّہ۔ فِی الْاٰخِرَۃِ ؛ آخرت میں۔ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ ؛ اور اللہ ان سے

کلام نہ فرمائے گا، اللہ ان سے بات نہ کرے گا۔ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ ؛ اور ان کو نگاہ اُٹھا کر نہ دیکھے گا۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن۔ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ؛ اور نہ ان کی بے گناہی کو قبول کرے گا، اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا، اور نہ ان کی صفائی مانی جائے گی اور نہ ان کے گناہوں کو معاف کر کے گندگی سے پاک کرے گا۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اور ان کے لئے عذاب الیم ہے، دردناک سزا ہے۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ خدا کے عہد کو اور اپنی قسموں کو بیچ کر تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں یہ لوگ تو وہ ہیں جن کو آخرت میں کچھ حصّہ نہیں۔ نہ قیامت کے دن خدا ان سے بات کرے گا اور نہ ان کو آنکھ اُٹھا کر دیکھے گا اور نہ ان کو پاک و صاف کرے گا اور ان ہی کے لئے عذابِ الیم ہے۔

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا ؛ اور ان میں البتہ ایک فریق ایسا بھی ہے۔ يَلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ ؛ اپنی زبانوں کو توڑ مروڑ کر، بات کو چبا چبا کر یعنی جھوٹ اُلٹ پھیر کر کے۔ اَلْسِنَةٌ لِسَانٌ کی جمع ہے۔ يَلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ کے معنٰی ہیں يُحَرِّفُوْنَهٗ ؛ یعنی کتاب کی تحریف کرتے ہیں۔ لَوٌّ کے اصل معنی فَتْلُ الْحَبْلِ یعنی رسی کا بٹنا ہیں۔ اور لَوٰى لِسَانَهٗ بِكَذَا کے معنی جھوٹ کہنے کے ہیں۔ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتَابِ ؛ کہ تم اسے کتاب سے سمجھو۔ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ؛ حالانکہ وہ کتاب سے نہیں ہے یعنی غیرِ کتاب کو، بات چبا کر، اس طرح ادا کرتے ہیں کہ گویا وہ کتاب سے ہے۔ حالانکہ وہ حقیقتاً کتاب سے نہیں ہے۔ وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں۔ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ وہ اللہ کے پاس سے ہے۔ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ حالانکہ وہ اللہ کے پاس سے نہیں ہے۔ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؛ اور خدا پر جھوٹ بولتے ہیں۔ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ؛ حالانکہ ان کو علم ہے کہ کتاب اللہ سے نہیں، جانتے بوجھتے، علم رکھتے ہوئے بھی، عالم ہونے کے اِدّعا کے ساتھ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے ایک فریق ایسا بھی ہے جو اپنی زبانوں کو توڑ مروڑ کر کتاب کو (اس طرح) پڑھتا ہے کہ تم اس (غیرِ کتاب کو) کتاب سے سمجھو حالانکہ وہ کتاب سے نہیں۔ اور کہتے ہیں یہ تو خدا کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور جانتے بوجھتے خدا پر جھوٹ بولتے ہیں۔

چبا چبا کر باتیں کرنا، غیرِ کتاب اللہ کو کتاب اللہ کہنا، متبعین انبیاء کا کام نہیں۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾

مَا كَانَ لِبَشَرٍ ؛ کسی بشر کو، کسی آدمی کو حق نہیں ۔ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ ؛ کہ خدا اس کو دے ۔ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ؛ کتاب اور حکم اور نبوت ۔ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ ؛ پھر وہ لوگوں سے یہ کہے ۔ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ ؛ کہ تم میرے بندے بن جاؤ ۔ میرے عبد بنو، میری خدائی کو مانو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا ؛ مگر ہو جاؤ، مگر وہ یہی کہے گا کہ تم بن جاؤ ۔ رَبّٰنِيّٖنَ ؛ رب کو ماننے والے، خدا پرست ۔ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ ؛ اس وجہ سے کہ تم کتاب اللہ کی تعلیم دیتے ہو اور اس کو پڑھاتے ہو ۔ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ؛ اور اس وجہ سے کہ تم خود بھی پڑھتے ہو اور اس کا درس حاصل کرتے ہو ۔

ترجمہ :- کسی آدمی کو کیا حق ہے کہ خدا اس کو کتاب، حکم اور نبوت دے اور پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بنو ۔ مگر (وہ تو کہے گا) تم خدا پرست بنو اس وجہ سے کہ تم کتاب اللہ کو پڑھاتے بھی ہو اور پڑھتے بھی ہو ۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ
اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع ۸ و ۱۶

وَلَا يَاْمُرَكُمْ ؛ اور نبی اور صاحب حکم و کتاب کبھی حکم نہ دے سکے گا ۔ اَنْ تَتَّخِذُوْا ؛ کہ بنا لو ۔ الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ ؛ ملائکہ اور نبیوں کو ۔ اَرْبَابًا ؛ خدا، جمع ہے رَبّ کی ۔ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ ؛ کیا وہ تم کو کفر کا حکم دے گا ۔ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو، اسلام لا چکے ہو ۔

ترجمہ :- اور وہ تم کو ہرگز حکم نہ دے گا کہ ملائکہ اور پیغمبروں کو خدا بنا لو اور کیا وہ تم کو کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم اسلام لا چکے ہو ۔

اس آیت میں جناب عزیر علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھنے اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھنے کی تردید کی گئی ہے اور یہ کہ یہ تعلیم ہرگز کسی پیغمبر کی نہیں ہوسکتی کہ خود کو یا کسی اور کو خدا سمجھو ۔

یاد رکھو ! خدا کا وجود بالذات ہے اور ماسوا اللہ کا وجود بالعرض ۔ بالعرض وجود والا کبھی خدا نہیں ہوسکتا ۔ چاہے وہ اللہ کا پیغمبر ہو یا اس کا محبوب، مگر ہے اللہ کا بندہ ۔ بلکہ جو جتنا بڑا ہوگا اتنا ہی خدا کو بڑا سمجھے گا ۔ اس کو اپنے موجود بالعرض ہونے کا زیادہ یقین ہوگا ۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ؀

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ ؛ اور جب کہ اللہ نے لیا ۔ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ ؛ تمام نبیوں کا عہدِ واثق ،قول وقرار ۔ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ ؛ لَمَا میں لام ابتدائی ہے اور مَا موصولہ ہے ۔ البتہ میں نے جو کچھ تم کو دیا ہے ۔ مِنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ؛ مِنْ بیان مَا ہے کتاب اور حکمت سے ۔ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ ؛ پھر تمہارے پاس ایک پیغمبر آئے ۔ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ ؛ تصدیق کرتا ہے اس دین کی جو تمہارے پاس ہے ۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ ؛ تو ضرور تم اس پر ایمان لاؤ گے ۔ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؛ اور ضرور اس کی مدد ونصرت کرو گے ۔ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا ۔ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؛ اور قبول کرلیا تم نے اس بات پر میرا عہد ۔ اِصْرٌ ؛ بوجھ اور گناہ کے معنی میں بھی آتا ہے ۔ یعنی تم نے اس عہد کے بوجھ کو اُٹھا لیا ،قبول کرلیا ۔ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؛ سب نے کہا: ہم نے اقرار کیا ۔ قَالَ فَاشْهَدُوْا ؛ اللہ تعالیٰ نے کہا: تم گواہ رہو ۔ وَاَنَا مَعَكُمْ ؛ اور میں تمہارے ساتھ ۔ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ؛ گواہوں میں سے ہوں ۔

ترجمہ :- اور (اس واقعہ کو یاد کرو) جب اللہ نے نبیوں سے عہدِ واثق لیا تھا کہ جب میں تم کو کتاب اللہ اور حکمت سے سرفراز کروں پھر تمہارے پاس ایک ایسا رسول آئے جو تمہارے دین (اور رسول ہونے) کی تصدیق کرتا ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی نصرت کرو گے ۔ (اللہ نے) فرمایا ۔ کیا تم نے اقرار کرلیا ؟ اور ہمارے اس عہد کو قبول کرلیا ؟ (اور اس بوجھ کو اُٹھا لیا) سب نے عرض کیا : ہم نے اقرار کرلیا ۔ فرمایا : تم شاہد رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہدوں میں ہوں ۔

واضح ہو کہ جس دنیا میں ہم ہیں اس کا نام عالمِ شہادت ہے ۔ عالمِ ملک ہے ، عالمِ ناسوت ہے ۔ اس عالم سے اوپر عالمِ مثال ہے ۔ وہاں سب کی روحیں جمع ہوتی ہیں ۔ چونکہ یہ عالم تحتِ زمانہ نہیں اس لئے اگلے پچھلے سب اس عالم میں جمع ہوتے ہیں ۔ اسی عالمِ مثال میں اللہ تعالےٰ نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب محمد رسول اللہ ﷺ کے ظہور کا زمانہ آئے اور تم اس زمانے کو پاؤ تو تم سیّد الانبیاء کی تعظیم کرو ۔ ان پر ایمان لاؤ ۔ ان کی ہر طرح سے مدد کرو ۔ تمام انبیاء نے اس کا اقرار کیا ۔ جب پیغمبروں نے اس سیّد الانبیاء کی برتری کا اقرار کرلیا اور ان پر ایمان اور ان کی نصرت کا عہد کرلیا تو ان کے متبعین کو

پیغمبروں کا عہد و میثاق

چاہیئے تھا کہ ان کے پیغمبروں کی پیشینگوئیوں کے مطابق سید الانبیاء کی نبوت کا اقرار کرتے ، ان کی اطاعت کرتے ، ان کے احکام مانتے ۔ پس محمد رسول اللہ ﷺ کو نہ ماننا اور ان کی نافرمانی تمام پیغمبروں کی نافرمانی ہے ۔

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

فَمَنْ تَوَلّٰى ؛ پھر جس نے روگردانی کی ، اعراض کیا ، پیٹھ پھیر لی ۔ بَعْدَ ذٰلِکَ ؛ اس کے بعد ۔ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؛ پس وہی ہیں فاسق ، نافرمان ، گناہگار ، گناہِ کبیرہ کے مرتکب ۔

ترجمہ :- پھر اس کے بعد جو کوئی پھر جائے تو وہی ہیں فاسق ، بدکار ، نافرمان ۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ ؛ کیا خدا کے دین کے سوا کسی اور دین کو ۔ يَبْغُوْنَ ؛ چاہتے ہیں ، طلب کرتے ہیں ۔ وَلَهٗ اَسْلَمَ ؛ اور اس کو تسلیم کرلیا ، مان لیا ، اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کردیا ۔ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ۔ طَوْعًا ؛ خوشی سے ۔ وَكَرْهًا ؛ اور کراہت و ناخوشی سے ۔ طَوْعًا وَّكَرْهًا ؛ چار و ناچار ، چاہے مانیں چاہے نہ مانیں ۔ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ؛ اور اسی کی طرف رجوع کیے جاتے ہیں ، وہی سب کا مرجع و مآب ہے ۔

خدا کے ماننے والے بالارادہ بھی ہیں اور بغیر ارادہ بھی ۔ ان کی حقیقت ، ان کی احتیاجِ ذاتی ، ان کا امکانِ ذاتی خدا کو منواتا ہے ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ خدا کے دین (اسلام اور توحید) کے سوائے کوئی اور دین کی تلاش میں ہیں ؟ حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو جو ہیں سب چار و ناچار اس کی (خدا کی) اطاعت کرتے ہیں (اور اس کے زیر تصرف ہیں) اور سب کا مرجع و مآب وہی ہے ۔

بے ارادہ پیدا ہوئے ، بے ارادہ بڑھے ، بے ارادہ جوان ہوئے ، بے ارادہ بوڑھے ہوئے ، بے ارادہ ختم ہوگئے ۔ ان سب پر حکومت اور تصرف کرنے والے کو چاہے مانو چاہے نہ مانو وہ ہے اور ضرور ہے ۔ جس طرح سے ابتداء ہوئی ہے اسی پر انتہا بھی ہوگی ۔ جو مبتدا تھا وہی منتہٰی بھی ہے ۔

لے لے کے مختلف نام تجھ کو پکارتے ہیں سرگرمِ جستجو ہیں سارے جہان والے (حسرت)

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝۸۴

قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ؛ ہم اللہ پر ایمان لائے ۔ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا ؛ اور جو ہم پر اُتارا گیا یعنی قرآنِ شریف ۔ وَمَآ اُنْزِلَ ؛ اور جو اُتارا گیا ۔ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ ؛ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اُن کی اولاد اور پوتوں پر ۔

ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام ہیں ۔ اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں حضرت رسولِ خدا ﷺ ہیں اور اسحٰق علیہ السلام کے صاحبزادے یعقوب علیہ السلام ہیں ۔ یعقوب علیہ السلام کو اسرائیل کہتے ہیں ۔ اور ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں ۔ یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں یوسف علیہ السلام ، موسٰی علیہ السلام اور زکریا علیہ السلام اور دیگر انبیاء ہیں ۔ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى ؛ اور موسٰی و عیسٰی علیہما السلام کو جو کچھ دیا گیا ۔ وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ اور دیگر انبیاء کو ان کے خدا کے پاس سے ۔ لَا نُفَرِّقُ ؛ ہم فرق نہیں کرتے ۔ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے کسی میں ۔ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ؛ اور ہم اس کے سامنے گردنِ تسلیم جھکاتے ہیں ، ہم اس کے فرماں بردار ہیں ، ہم نے اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا ہے ۔

ترجمہ :- کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے ۔ اور جو ہم پر اُتارا گیا ہے (قرآن پر) ۔ اور اس تمام (کلام و احکامِ خدا) پر جو ابراہیم ، اسمٰعیل ، اسحاق ، یعقوب اور ان کے لوگوں پر اُتارا گیا ۔ اور جو (علی الخصوص) موسٰی و عیسٰی اور نبیوں کو ان کے خدا کے پاس سے دیا گیا (یعنی ہم محمد رسول اللہ ﷺ اور تمام انبیاء پر جو کلام اور احکام اُتارے گئے ہیں اس پر ایمان لاتے ہیں اور نفس تبلیغ کے لحاظ سے) ہم ان انبیاء میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے ۔ ہم تو خدا پرست ہیں (مسلمان ہیں ۔ خدا کے فرماں بردار ہیں) ۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ

وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۸۵

وَمَنْ يَّبْتَغِ ؛ اور جو اختیار کرتا ہے ۔ چاہتا ہے ، بنا لیتا ہے ۔ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا ؛ غیرِ اسلام کو اپنا دین ۔ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ؛ تو وہ دین و مذہب کبھی قبول نہیں کیا جائے گا اس سے ۔ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ اور وہ آخرت میں ۔ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؛ خسارہ اُٹھانے والے ۔ نقصان پانے والے ناکاموں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- اور جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اختیار کرے گا وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ (شخص) آخرت میں خسارہ (اور نقصان) اُٹھانے والوں میں رہے گا۔

صاحبو! آج کل بین الاقوامی مسلمانوں کا ایک فرقہ نکلا ہے جو ہندو، مسلمان، بدھ اور پارسی مذہب والے سب کو سچا سمجھتا ہے اور درحقیقت وہ کسی کو سچا نہیں سمجھتا۔ مختلف احکام میں سے بعد کے حکم کو حق سمجھنا ضروری ہے۔ ان کے پاس عقائد کی چنداں عزت نہیں۔ وہ کہتے ہیں کھاؤ پیو، کسی کو تکلیف نہ دو، جھوٹ نہ بولو، چوری اور زنا کاری نہ کرو۔ چاہے خدا کو برائے نام مانو۔ کئی خدا مانتے ہو تو بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔

اس سے پیشتر اسلام کو غیرِ اسلام سے ملانے کی بہت سی کوششیں کی گئیں۔ سکھ اور کبیر پنتھی۔ بابی اور دروزی ان کی یادگار ہے۔ مگر یاد رکھو! جب تک محمد رسول اللہ ﷺ کو دل سے قبول نہ کروگے، ان کے مذہب کو نہ مانو گے اور اس وقت حق کو دینِ محمدی میں منحصر نہ مانو گے تو خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ہوجاؤ گے۔ خدا عقلِ سلیم دیتا، حق و باطل میں تمیز عطا فرماتا تو غیر اسلام کی طرف ہرگز رُخ نہ کرتے۔

ہم تو مسلمان ہیں صاحبِ ایمان ہیں (حسرت)

عَلَیْهَا نَحْیَا وَعَلَیْهَا نَمُوْتُ وَعَلَیْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ۔

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۸۶

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ ؛ کیسے ہدایت کرے گا اللہ۔ قَوْمًا كَفَرُوْا ؛ اس قوم کو جس نے کفر کیا۔ بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ؛ ان کے ایمان کے بعد، وہ ایمان لاکر۔ وَشَهِدُوْٓا ؛ اور شہادت دی، گواہی دی، اقرار کیا۔ اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ ؛ کہ رسول حق ہیں۔ وَجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؛ اور ان کے پاس اللہ کی کھلی نشانیاں آئیں، واضح دلائل پہنچے۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالم قوم کو۔ کیونکہ ہدایت ان کی فطرت، ان کی حقیقت کے خلاف ہے۔ یہاں ہدایت سے مراد اِيْصَالَ اِلَى الْمَطْلُوْبِ ہے۔ یعنی مقصود کو پہنچا دینا ہے۔

ترجمہ :- خدا ایسی قوم کو کس طرح ہدایت دے گا جنھوں نے ایمان لاکر کفر کیا۔ اور انھوں نے اس بات کا اقرار کیا تھا کہ رسول حق ہے اور ان کے پاس (واضح دلائل اور) کھلی نشانیاں پہنچ چکیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۸۷

اُولٰٓئِکَ جَزَآءُ ھُمْ ؛ ان لوگوں کی جزا سزا کیا ہے؟ یہی ہے۔ اَنَّ عَلَیْھِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ؛ کہ ان پر خدا کی لعنت ،فرشتوں کی پھٹکار اور سب لوگوں کی تھوتھو۔

ترجمہ :- ان لوگوں کی جزا و سزا (کیا ہے؟ یہی ہے کہ) ان پر خدا کی لعنت ،فرشتوں کی پھٹکار اور سب کی لعنت ہے۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؛ یہ لوگ لعنت میں ہمیشہ پھنسے رہیں گے۔ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ ؛ اور تخفیف نہ کیا جائے گا ان سے عذاب ، اور ہلکا نہ کیا جائے گا ، اور کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔ وَلَاھُمْ یُنْظَرُوْنَ ؛ اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے۔

عذاب ،نتیجہ جہل کا ہے اور علم موجب ِ ثواب ہے۔ ان کو کبھی علم ِصحیح آیا ہی نہیں ۔منٹ دو منٹ ، ساعت دو ساعت علم ِصحیح آتا ،جہل دور ہوتا تو تخفیفِ عذاب ہوتی ۔ وَاِلَّا فَلَا ۔

ترجمہ :- یہ لوگ ہمیشہ اس (لعنت) میں (پھنسے) رہیں گے ۔ نہ ان سے عذاب تخفیف کیا جائے گا نہ ان کو کچھ مہلت دی جائے گی ۔

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا ؛ مگر جن لوگوں نے توبہ کی ، خدا کی طرف پلٹے ۔مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ ؛ اس کفر و انکار کے بعد ۔ وَاَصْلَحُوْا ؛ اور اپنی اصلاح کی ۔ اپنے اعتقاد اور اعمال کو درست کیا ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ تو بے شک اللہ غفور و رحیم بھی ہے۔

ترجمہ :- مگر جنھوں نے اس کے بعد توبہ کرلی اور (اپنی) اصلاح کرلی تو بے شک اللہ غفور و رحیم بھی ہے (خطا پوش ہے ، دامنِ رحمت میں چھپا لینے والا بھی ہے) ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ، انکار کیا ۔ بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ ؛ اپنے ایمان لانے کے بعد ۔ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا ؛ پھر زیادہ ہی ہوتے رہے کفر میں ، اور ان کا انکار بڑھتا ہی رہا ۔ لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ ؛ تو ان کی توبہ بھی قبول

نہ ہوگی ۔ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ؛ اور یہی لوگ ہیں گمراہ ، ضلالت مآب ۔

ترجمہ :- البتہ جو لوگ ایمان لاکر پھر کافر ہو گئے اور کفر میں بڑھتے ہی رہے تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی ہیں گمراہ ۔

کیوں کہ انھوں نے حقیقتاً زبان سے توبہ کی ہے ۔ دل سے توبہ نہیں کی ۔ ان کی گمراہی کو اللہ خوب جانتا ہے ۔

صاحبو ! توبہ کیا ہے ؟ گزشتہ پر نادم ہونا ، آئندہ کے لئے عزم بالجزم کرنا کہ عقائد اور اعمال میں خدا کی مخالفت نہ کروں گا ۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو تو وہ توبہ ہے نہ راہ یابی ۔ ع

''غفور است ایزد تو ساغر بنوش''

کوئی کام آنے والی بات نہیں ، دنیا کے کاموں میں چست و چالاک ۔ گناہوں پر بے باک ۔ عملِ صالح کے لئے اور اعتقادِ صحیح کے لئے خدا غفور رحیم ہے ؟ رزق اور دنیوی اسباب کے لئے خدا پر عدم اعتماد ! یہ کیا ایمان ہے ؟ جو غفور رحیم ہے وہ رزاق بھی تو ہے ۔ ایک بات کے لئے خدا کو ماننا یہ کونسا اعتماد علی اللہ ہے ۔ یاد رکھو ! ہمیشہ توبۃ النصوح کام آتی ہے ۔ الفاظِ بے معنی کام نہیں آتے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا
وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع ۹ / ۱۱ / ۱۷

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ، انکار کیا ۔ وَمَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ ؛ اور مر گئے اس حال میں کہ وہ کافر تھے ، اپنے کفر پر قائم تھے ۔ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ ؛ تو ان میں سے کسی ایک سے قبول نہ کیا جائے گا ۔ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا زمین بھر کر سونا ۔ وَلَوِ افْتَدٰی بِهٖ ؛ اور اگر چہ اس سونے کو فدیہ کے طور پر پیش کرے ، اتنا تاوان دے ۔ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ ؛ انھیں لوگوں کے لئے ہے ۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ دردناک عذاب ۔ وَمَا لَهُمْ مِنْ نّٰصِرِیْنَ ؛ اور نہیں ہے ان کے لئے نصرت اور مدد دینے والوں میں سے کوئی ۔

ترجمہ :- بے شک جنھوں نے کفر کیا اور کفر ہی کی حالت میں مرے تو ان میں سے کسی ایک سے بھی زمین بھر سونا قبول نہ کیا جائے گا ۔ اگر چہ کہ فدیہ کے طور پر پیش کریں ۔ ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ اور نہ ان کا کوئی یار و مددگار ہے (اور نہ امداد و نصرت دینے والا) ۔

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

٤

لن تنالوا

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد دکن

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ۛ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۹۲﴾

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ ؛ نَالَ ۔ يَنَالُ ۔ نَيْلًا ؛ حاصل کرنا، پانا ۔ نَالَ ۔ يَنُوْلُ ۔ نَوْلًا ؛ دینا ۔ بِرٌّ ؛ خیر، نیکی، وہ بھلائی جس کا اثر دوسروں پر پڑے ۔ تم بھلائی کو ہرگز حاصل نہ کروگے ۔ حَتّٰى تُنْفِقُوْا ؛ یہاں تک کہ خرچ کرو ۔ مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؛ اُس چیز سے جس کو تم پسند کرتے ہو ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ ؛ اور جو تم خرچ کرتے ہو کسی چیز سے، جو چیز تم صرف کرتے ہو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ پس بے شک اللہ ۔ بِهٖ عَلِيْمٌ ؛ اس کو خوب جانتا ہے، اس کا خوب علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- (لوگو!) تمہیں ہرگز نیکی نہ ملے گی (خیر حاصل نہ ہوگا) جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز میں سے کچھ خرچ نہ کروگے ۔ اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو، تو بے شک اللہ کو اس کا خوب علم ہے ۔

صاحبو! جلی ہوئی روٹی، باسی کھانا غریبوں کو دینے میں کتنی نیکی ہے؟ دعوت ہوتی ہے تو امیروں کے لئے اچھے سے اچھا کھانا حاضر کیا جاتا ہے ۔ محلہ کے غریب اس اُمید پر حاضر ہوتے ہیں کہ اس خوانِ نعمت سے ان کو بھی کچھ مل جائے گا ۔ مگر وہ دھکے دے کر نکال دیئے جاتے ہیں اور بیچارے ع ''پا بہ دستِ دگرے دست بدستِ دگرے'' واپس روانہ کردیے جاتے ہیں ۔ بزرگانِ دین کا عرس ہوتا ہے تو قورمہ، روٹی، پلاؤ، زردہ اُن ہی خوشحال لوگوں کے حصہ میں آتا ہے، جن کو اکثر پُر خوری سے سوءِ ہضم کی شکایت رہتی ہے ۔ غریبوں کو نہ امیروں کے دستر خوان سے کچھ ملتا ہے اور نہ مشائخوں کے غریب مریدوں کو ۔ اگر کچھ مل گیا تو خشکہ دال یا کھچڑی کھٹا ۔ غرض کہ غریبوں کا کوئی پرسانِ حال نہیں ۔ سب کا میلان مالداروں کی طرف ہے ۔ شادی ہوئی، فاتحہ ہوئی، دیگیں کھنکیں، کفگیر کا باجا بجا مگر غریبوں کے خالی معدوں کو کسی نے نہ پوچھا ۔

ایک بات یاد رکھو! پہلے زمانہ میں لوگوں کو بزرگوں سے عقیدت تھی اور یہ ان کی خدمت کرتے تھے، وہ خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے ۔ اُس زمانے میں یتیم خانے نہ تھے ۔ مشائخ کے گھر ہی میں غریب بیوائیں، یتیم بچے پرورش پاتے ۔ وہیں پڑھتے، ان کے شادی بیاہ بھی وہیں ہوتے ۔ اب نہ اگلی سی عقیدت ہے نہ بزرگوں کی خدمت ۔ آج کل لیڈرانِ قوم، پیشوایانِ مِلّت کے پاس چندوں کا زور ہے، قومی کاموں کا ہر طرف شور و پکار ہے ۔ قول بہت قوی ہے اور عمل بہت ضعیف، جلسوں اور رضا کاروں کا انتظام اتنے بڑے پیمانے پر ہوتا ہے کہ غریبوں کی امداد کے لئے کچھ بھی باقی نہیں رہتا ۔ میرے خیال میں اب مشائخوں کی شکایت ایک حد تک بے جا ہے ۔ جب ان کو کوئی نہیں دیتا تو وہ کسی کو کیا دے سکتے ہیں ۔ ہماری آنکھوں کے سامنے سے خوش اعتقادوں کا زمانہ بھی گزر گیا اور لیڈرانِ قوم کا دور بھی گزرتا جارہا ہے ۔ میرے خیال میں کوئی انقلابِ عظیم پیدا ہونا چاہیے، جو ان خفتہ دلوں کو بیدار کردے اور صحیح راستے کی ہدایت کرے ۔ ممکن ہے کہ یہ جنگِ عظیم ہی ان سب کو راہِ راست پر لائے اور ہر ایک اپنے اپنے مناسب مقام پر آ کھڑا ہو ۔

شادی ہوئی مگر غریبوں کو کسی نے نہ پوچھا

اسلامی شعار ترک کیا جا رہا ہے

آج کل مشائخ زادوں نے زمانے کے رنگ اور اپنی کسمپرسی کو دیکھا اور اب وہ بیدار ہو رہے ہیں تو اس طرح کہ ڈاڑھیاں مونڈھوالیں، فیلٹ اور گاندھی کیپ، بوٹ اور چپل پہن لی، انگریزی مدارس میں داخل ہوگئے اور خود بھی لیڈروں کی کش مکش میں شریک ہوگئے۔ اب قدیم عمامہ اور جبّہ رسمِ سجادگی میں بادلِ ناخواستہ ایک دو دن کے لئے پہن لیا جاتا ہے۔ اس کی صریح مخالفت کی جرأت نہیں، کیونکہ معاش سے محرومی کا ڈر لگا ہوا ہے۔ چونکہ کبھی کبھی مشائخی، انانیت آجاتی ہے، لہذا لیڈروں میں ان کے لئے کامیابی دشوار ہوجاتی ہے۔ وہ واپس آنا چاہتے ہیں مگر کوئی ان کو قبول کرنے کو تیار نہیں

''ازیں سوراندہ و ازاں سود ماندہ''۔

اس سے پہلے بیان کیا گیا کہ ہر مسلمان تمام انبیاءؑ اور ملائکہ پر ایمان رکھتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان بعض ان احکام کو جو بنی اسرائیل کو دیئے گئے تھے، نہیں مانتے۔ مثلاً اونٹ کا گوشت بنی اسرائیل پر حرام تھا۔ اور بنی اسرائیل بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے مگر مسلمان اونٹ کا گوشت کھاتے ہیں اور بیت المقدس کو چھوڑ کر کعبۃ اللہ شریف کی طرف نماز پڑھتے ہیں۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾

تورات اُترنے سے قبل اونٹ کا گوشت کھانا اسرائیل نے اپنے آپ پر حرام کر لیا تھا

كُلُّ الطَّعَامِ ؛ ہر قسم کا کھانا۔ یعنی ہر قسم کے کھانے کی چیزیں۔ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ بنی اسرائیل کے لئے حلال تھا۔ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ ؛ مگر وہ جو اسرائیل نے حرام کرلیا۔ عَلٰی نَفْسِهٖ ؛ اپنے آپ پر، صرف اپنی ذات پر۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؛ قبل اس کے کہ اُتاری جائے تورات۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں اُونٹ کا گوشت کھانا اور دوسری چیزوں کا استعمال جائز تھا۔ تو جس طرح ابراہیمؑ کے حکم کے خلاف اسرائیل یعنی یعقوب علیہ السلام نے کیا تو ان کی اتباع میں ان کی اولاد یعنی بنی اسرائیل نے چھوڑ دیا تھا تو اسی طرح ابراہیمی مِلّت پر چلنے والے مسلمان بھی باتباعِ حکمِ رسول اللہ ﷺ پھر ابراہیمی مذہب کے مطابق اُونٹ کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ ؛ آپ فرما دیجئے، ذرا تورات تو لاؤ۔ فَاتْلُوْهَا ؛ اور اس کو پڑھو، اس کی تلاوت کرو اور بتاؤ کہ اس میں کہاں لکھا ہے کہ ابراہیمؑ نے بھی اُونٹ کا گوشت کھانے کو حرام کیا تھا۔ یا خود یعقوب علیہ السلام نے دوسروں کی مخالفت کی تھی۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؛ اگر تم سچے ہو۔

ترجمہ:- ہر قسم کا کھانا بنی اسرائیل کے لئے حلال تھا۔ مگر وہ جو خود اسرائیل نے (یعنی یعقوب نے) اپنے آپ پر حرام کرلیا تھا (وہ بھی) تورات نازل ہونے سے پہلے۔ (اے نبی!) آپ فرما دیجئے: تورات کو لاؤ اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو (اور بتاؤ کہ اس میں اس کے خلاف کہاں لکھا ہے)۔

وقف جبرئیل

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾

فَمَنِ افْتَرٰى ؛ پھر جو افترا کرے ۔ یا جس نے افترا کیا، جھوٹ باندھے، لگائے ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا پر ۔ اَلْكَذِبَ ؛ جھوٹ کو ۔ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؛ اس کے بعد یعنی تورات میں اُونٹ کا گوشت کھانے کی حرمت نہ ہونے کے بعد بھی ۔ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ پس وہی ہیں ظالم، نا انصاف، اپنے آپ پر ظلم اور اپنا نقصان کرنے والے ۔

ترجمہ :- پھر جو کوئی اس کے بعد بھی خدا پر افترا بازی کرے تو وہی ہیں (بے انصاف) ظالم ۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾

شرک فی الحکم کی وضاحت

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ؛ آپ فرما دیجئے : اللہ نے سچ فرمایا، وہ صادق القول ہے ۔ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ ؛ پس اتباع کرو ملتِ ابراہیم کی، ابراہیم کے طریقے پر چلو ۔ حَنِيْفًا ؛ مستقیم ہوکر ۔ مضبوطی سے یک رُخ، یک طرفہ ہوکر ۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور نہ تھے ابراہیمؑ مشرکین میں سے، شرک کرنے والوں میں سے ۔ نہ وہ شرک فی الذّات کرتے تھے اور نہ شرک فی الالوہیت ۔ اور نہ شرک فی الحکم جس کا حکم خدا نے نہیں دیا اس کو خدا کے حکم یا اس کے برابر سمجھنا شرک فی الحکم ہے ۔ چنانچہ فرماتا ہے ۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؛ اللہ کے سوا کسی کو حکم کرنے کا حق نہیں ۔ (یوسف ۔ ۴۰) پیغمبر و انبیاءؑ سب تشریح و تفسیر اور استنباط کرنے والے ہیں، نہ کہ حاکم ۔

ترجمہ :- آپ فرما دیجئے : " اللہ نے سچ فرمایا، پس تم مِلّتِ ابراہیم کی استقامت و مضبوطی سے اتباع کرو اور وہ (ابراہیم) ہرگز مشرکین میں سے نہ تھے ۔

اب اسی سلسلہ کے دوسرے مسئلے یعنی کعبۃ اللہ شریف کے قبلہ بنانے کی توجیہ فرماتا ہے :

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾

اَنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ ؛ بے شک سب سے پہلا گھر ۔ وُّضِعَ لِلنَّاسِ ؛ جو لوگوں کے لئے رکھا گیا، جو لوگوں کی عبادت گاہ بنایا گیا ۔ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ ؛ البتہ وہ ہے جو مکہ میں ہے ۔ مُبٰرَكًا ؛ بحالیکہ وہ مبارک گھر ہے، بابرکت عبادت گاہ ہے ۔ وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ؛ بحالیکہ وہ تمام عالموں کے لئے، سارے جہاں کے لئے سراپا ہدایت اور رہنما ہے ۔

ترجمہ :- بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے (عبادت گاہ) بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے، بحالیکہ وہ بابرکت ہے اور سارے جہاں کے لئے ہدایت ہے ۔

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۗ وَلِلّٰهِ

عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٩٧﴾

حج کی فرضیت

فِيهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ ؛ اس میں چند کھلی نشانیاں ہیں ۔ مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ؛ منجملہ ان کے مقامِ ابراہیم ہے، ان کے کھڑے رہنے کی جگہ ہے ۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ ؛ اور جو اس میں داخل ہو ۔ كَانَ اٰمِنًا ؛ ہوگا امن والا ۔ یعنی شہر مکہ اور اس کے حدودِ حرم میں جو داخل ہو تو اس کو امن ہے ۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ ؛ اور خدا کی طرف سے لوگوں پر واجب ہے، فرض ہے ۔ حِجُّ الْبَيْتِ ؛ بیت اللہ شریف کا حج کرنا ۔ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؛ جس کو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت ہو، جس کو حج کرنے کی راہ ممکن ہو، زادِ سفر ہو، صحتِ بدن ہو، امنِ طریق ہو (راستہ میں امن ہو) اور دوسرے شرائط ہوں ۔ وَمَنْ كَفَرَ ؛ اور جس نے کفر کیا اور نافرمانی کی ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ؛ پس بے شک اللہ تمام جہانوں سے غنی ہے، اس کو کسی کی پرواہ نہیں ۔ وہ جس چیز کا حکم دیتا ہے تمہارے ہی فائدے کے لئے ہے ۔ اس میں تمہارے دین کا بھی فائدہ ہے اور دنیا کا بھی ۔

ترجمہ :- اس میں چند ظاہر نشانیاں ہیں ۔ (منجملہ ان کے) مقامِ ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہو امن میں ہے ۔ اور لوگوں پر خدا کی طرف سے حجِ بیت (اللہ) فرض ہے (کن پر؟) اس پر جو اس کی طرف راستہ کی استطاعت رکھتا ہو ۔ اور جو (اس سے) انکار کرے پس بے شک اللہ تمام جہانوں سے مستغنی ہے (بے پروا ہے، بے نیاز ہے) ۔

صاحبو ! ان مسلمانوں پر افسوس کرو جن کو لندن اور پیرس جانے کے لئے روپیہ پیسہ ہے، بدن میں قوت ہے، صحت ہے ۔ مگر انھیں جدّہ سے جو لندن کے راستے میں پڑتا ہے مکہ شریف جانے کی توفیق نہیں ۔ حالانکہ بذریعہ موٹر صرف دو گھنٹہ کا راستہ ہے ۔ ان کی قسمت میں حج کی نعمت نہیں ۔

بعض لوگ بغیر حج کئے لندن پہونچے اور واپسی میں ان کی روح تو وہیں رہ گئی اور بے روح جسد کا تابوت حیدرآباد پہونچا دیا گیا ۔ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے کسی کی ضرورت نہیں ۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۝ (جو اچھے کام کرتا ہے اُس کا فائدہ اُسی کو پہنچتا ہے ۔ حٰمٓ السجدہ ۔ ۴۶) ۔

افسوس ! لاکھوں مسلمان حج کی استطاعت رکھتے ہیں، لکھ پتی، کروڑ پتی ہیں، اپنے ساتھ بیسیوں، سینکڑوں اور ہزاروں آدمیوں کو حج کراسکتے ہیں مگر حج کا خیال تک ان کے دل میں نہیں آتا ۔ نہ کوئی مانع ہے نہ مزاحم، نہ بے امنی ہے، نہ کسی قسم کی تکلیف ۔ مگر حج کرے کون؟

حج سے نماز آسان ہے ۔ وہ جب نماز ہی نہیں پڑھتے تو حج کیا کریں گے؟ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ! اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۔

اہلِ کتاب کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ۔

اب ان کے تاویلاتِ بے جا پر تنقید کی جاتی ہے ۔ فرماتا ہے :

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ آپ فرما دیجئے : اے اہلِ کتاب ! لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ تم اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو ۔ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اور اللہ مشاہدہ فرماتا ہے ان اعمال کا جو تم کرتے ہو ۔ اور تمہارے اعمال کا وہ شاہد حال ہے اور ان سے وہ واقف ہے ۔

ترجمہ :- آپ فرما دیجئے : اے اہلِ کتاب ! تم خدائے تعالیٰ کی آیتوں کا کیوں انکار کر رہے ہو حالانکہ اللہ تمہارے تمام کاموں سے باخبر ہے ۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ آپ فرما دیجئے اے اہلِ کتاب ! لِمَ تَصُدُّوْنَ ؛ کیوں روکتے ہو ۔ صَدَّ ۔ يَصُدُّ ۔ صَدًّا ؛ روکنا ، مانع و مزاحم ہونا ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ مَنْ اٰمَنَ ؛ اُس شخص کو جو ایمان لایا ۔ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؛ چاہتے ہو کہ اس راستہ میں کجی پیدا کردو ۔ ممکن ہے کہ عِوَجًا ؛ حال ہو ۔ یعنی بحالیکہ تم کج رو ہو ۔ وَاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؛ حالانکہ تم باخبر ہو ، واقف ہو کہ اسلام ہی راہِ راست ہے ۔ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ ؛ (بآ زائد ہے) خبر ہے اور اللہ تعالیٰ غافل نہیں ہے ، بے خبر نہیں ہے ۔ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؛ ان اعمال سے کہ تم کرتے ہو ۔

ترجمہ :- آپ فرما دیجئے : اے اہلِ کتاب ! تم راہِ خدا سے ایمانداروں کو (کیوں بھٹکاتے ہو) کیوں روکتے ہو (اور) راہِ خدا میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہو ، حالانکہ تم باخبر ہو (کہ اسلام ہی راہِ راست ہے) ۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ؛ اے ایمان والو ! اِنْ تُطِيْعُوْا ؛ اگر تم اطاعت کرو ۔ کہا مان لو ۔ فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ ایک فریق کی ، جماعت کی ان لوگوں میں سے جو کتاب دیے گئے ہیں ۔ ان لوگوں میں سے جن کو کتاب دی گئی ہے ،

اہلِ کتاب میں سے ۔ یَرُدُّوْکُمْ ؛تم کو پلٹا دیں گے ۔تم کو مردود بنا دیں گے ۔ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ ؛تمہارے ایمان کے بعد کٰفِرِیْنَ ؛ کافر بنا کر ، بحالیکہ تم کافر ہو ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اگر تم اہلِ کتاب میں سے ایک فریق کی اطاعت کرو گے (ایک جماعت کا کہا سنو گے مان لوگے) تو وہ تم کو تمہارے ایمان سے پلٹا کر کافر بنا دیں گے ۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞ ؏

ربع

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ ؛ اور کس طرح تم کافر ہوجاتے ہو ۔ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ ؛ اور تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ۔ اٰيٰتُ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتیں ۔ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؛ اور تم میں اس کا رسول بھی ہے ۔ اور تم میں رسولِ خدا بھی ہیں ۔ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ ؛ اور جو مضبوطی سے خدا کا دامن گرفتہ ہو ۔ فَقَدْ هُدِيَ ؛ تو بے شک وہ ہدایت دیا گیا ، اس کو ہدایت مل گئی ۔ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ سیدھے راستے کی طرف ۔

ترجمہ :- اور تم کیوں کر کافر ہوجاتے ہو ، حالانکہ تم کو خدا کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ۔ اور تم میں اس کا رسول بھی ہے (رسولِ خدا بھی ہے) اور جو مضبوطی سے خدا کا دامن پکڑ لے تو بے شک اس کو سیدھا راستہ مل گیا ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۞

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛اے ایمان والو ! اِتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اللہ سے ڈرو ۔ غضبِ الٰہی سے بچو ۔ حَقَّ تُقٰتِهٖ ۔ تقاہ اصل میں وقیۃ تھا ۔ جیسے تُجٰة ؛ اصل میں وُجٰہ تھا ۔ یعنی خدا سے ڈرو جتنا ڈرنا چاہیئے ۔ اور اتنا تقویٰ اختیار کرو جتنا تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے ۔

تقویٰ کے درجات

تقوے کے درجات ہیں :- محرمات سے بچنا ، فرائض ادا کرنا ۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ حکمِ خدا کو اپنا فرض سمجھ کر ادا کرنا نہ کہ ثواب اور بدلہ کے لئے ۔ اور بعض نے فرمایا ہے کہ کمالِ تقویٰ ، ماسوا اللہ سے اعراض کرنا ہے ۔ یہاں تک کہ اپنی طرف بھی توجہ نہ کرنا بلکہ کسی طرف بھی کسی قسم کی توجہ ہی باقی نہ رہنا ۔

وَلَا تَمُوْتُنَّ ؛ اور تم ہرگز نہ مرو ۔ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؛مگر بحالیکہ تم مسلمان ہو ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہیئے اور مرو تو مسلمان ہی مرو ۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

وَاعْتَصِمُوْا ؛ اور اپنا بچاؤ کرو ۔ خوب مضبوط پکڑلو ۔ عَصَمَ ۔ یَعْصِمُ ۔ عِصْمَۃً ؛ بچانا ۔ عِصْمَۃٌ ؛ بچاؤ ۔ پیغمبر کا وحی کی وجہ سے گناہوں سے بچے رہنا ۔ پیغمبر کے لئے عصمت کہی جاتی ہے اور اولیاء کے لئے حفاظت ۔ اِعْتِصَامٌ ؛ کسی چیز کو پکڑ کر اپنا بچاؤ کرنا مثلاً ڈوبنے والے کے لئے ہاتھ میں رسّی کا آنا اور اس کی مدد سے اپنے آپ کو بچا لینا ۔ بِحَبْلِ اللّٰہِ ؛ اللہ کی رسّی کو ۔ جَمِیْعًا ؛ تم سب ۔ وَلَا تَفَرَّقُوْا ؛ اصل میں لَا تَتَفَرَّقُوْا تھا تخفیفاً ایک تا کم ہوگئی ۔ الگ الگ نہ ہوجاؤ ، فریق فریق نہ بنو ، فرقہ بندی میں مبتلا نہ ہوجاؤ ۔ وَاذْکُرُوْا ؛ اور یاد کرو ۔ نِعْمَتَ اللّٰہِ ؛ اللہ کی نعمتوں اور احسان کو ۔ عَلَیْکُمْ ؛ جو تم پر ہے ۔ اِذْکُنْتُمْ اَعْدَآءً ؛ جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے ، تم میں باہمی عداوت تھی ۔ فَاَلَّفَ ؛ پھر اُلفت اور محبت ڈال دی ۔ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ ؛ تمہارے دلوں میں ۔ فَاَصْبَحْتُمْ ؛ پھر تم ہوگئے ، تم نے صبح کی ، ظلمتِ کفر اور شرک سے نکل کر روشنیِ ایمان وتقویٰ میں آگئے ۔ بِنِعْمَتِہٖ ؛ اس کی نعمت اور فضل کی وجہ سے ۔ اِخْوَانًا ؛ بھائی بھائی ۔ وَکُنْتُمْ ؛ اور تم تھے ۔ عَلٰی شَفَاحُفْرَۃٍ ؛ گڑھے کے کنارے پر ۔ شفا کا تثنیہ شَفَوانِ ہے ۔ کنارہ ۔ حُفْرَۃٌ کی جمع حُفَرٌ ہے ، گڑھا ۔ مِنَ النَّارِ ؛ آگ سے ، جہنم سے ۔ فَاَنْقَذَکُمْ مِنْھَا ؛ پھر تم کو اس آگ سے یا گڑھے سے نکال لیا ، بچا لیا ، اس میں گرنے نہ دیا ۔ کَذٰلِکَ ؛ اسی طرح ۔ ایسے ہی ۔ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ ؛ اللہ تم سے بیان کرتا ہے ، اللہ تمہارے فائدے کے لئے واضح طور سے ظاہر کرتا ہے ۔ اٰیٰتِہٖ ؛ اپنی آیتوں کو ، اپنی نشانیوں کو ۔ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ؛ تاکہ تم کو ہدایت کا راستہ مل جائے تاکہ تم ہدایت پر قائم رہو جیسے : یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا ؛ اے ایمان والو ! ایمان پر ثابت قدم رہو ، یا تم ہدایت کے درجات میں ترقی کرو

ترجمہ :- اور تم سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑ لو ۔ اور (پھوٹ میں نہ پڑو) فرقہ بندی میں مبتلا نہ ہو اور اللہ کے تم پر احسان ونعمت کو یاد کرو ۔ جب کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے ، پھر تمہارے دِلوں میں اُلفت اور محبت ڈال دی اور تم اس کے فضل وکرم سے بھائی بھائی بن گئے اور تم دوزخ کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے تو اُس نے (اللہ نے) تم کو اس سے (یعنی کفر وشرک سے جس کا نتیجہ دوزخ ہے) بچا لیا ۔ ایسے ہی اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے ۔ (اپنی نشانیاں کھول کھول کر تمہیں دکھاتا ہے) تاکہ تم ہدایت پر رہو ۔

اسلام کی نعمتیں اور نوازشیں

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۴

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ ؛ اور چاہیے کہ ہو تم میں سے ۔ اُمَّةٌ ؛ جماعت ۔ اَمَّ ۔ يَؤُمُّ ۔ اَمًّا ؛ قصد کرنا ۔ اِمَامَةً ؛ پیشوا بننا ۔ امام بننا ۔ اَلْاُمَّةُ ؛ جماعت، نہایت نیک آدمی، امام، دین، نعمت، طریقہ ۔ اس کے مادّے میں قصد کے معنے ملحوظ ہیں ۔ يَدْعُوْنَ ؛ بلائے، بُلاتے ہیں ۔ اِلَى الْخَيْرِ ؛ خیر کی طرف ۔ وَيَاْمُرُوْنَ ؛ اور حکم دیتے ہیں ۔ اَمر کرتے ہیں ۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ اچھی بات کا ۔ مَعْرُوْف ؛ دستور، رسم، نیک بات جس کو سب جانتے ہیں، مشہور و معروف بات اور شخص ۔ وَيَنْهَوْنَ ؛ اور نہی کرتے، منع کرتے ہیں ۔ عَنِ الْمُنْكَرِ ؛ بری اور قابلِ انکار بات سے ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ اور وہی لوگ ہیں فلاح پانے والے، کامیاب ۔

ترجمہ :- اور چاہیئے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہو جو خیر کی طرف بُلائے اور اچھی بات کا حکم کرے اور بری بات سے منع کرے اور وہی (ایسا کرنے والے ہی) کامیاب ہونے والے ہیں ۔

صاحبو ! جب سے مسلمانوں میں سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے روکنا بند ہوگیا، موقوف ہوگیا مسلمان تباہی کے گڑھے میں گرنے لگے ۔ ایک کشتی میں چند لوگ بیٹھے ہوئے ہوں اور ان میں سے ایک شخص سوراخ کر رہا ہو تو سب کا فرض ہے کہ اس کو روکیں ۔ نہ روکیں گے تو سب ڈوب جائیں گے ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر پیغمبر کا دار و مدار ہے ۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جتنے باطل مذہب والے ہیں، وہ اپنے مذہب اور خیالات کی تبلیغ کر رہے ہیں اور مسلمان باوجود حق پر رہنے کے تبلیغ سے بے خبر ہیں ۔ اس کا نتیجہ دیکھ رہے ہیں کہ بدمذہب لوگوں کا زور بڑھتا جارہا ہے، روز ایک نیا مذہب ایجاد ہو رہا ہے اور چند بے وقوف اس کے پیرو بن رہے ہیں ۔ دنیا میں رسّہ کشی ہو رہی ہے، جو ہمت ہارے گا وہ دوسرے کی طرف کھنچ کر چلا جائے گا ۔ اللہ مسلمانوں کو نیک توفیق دے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کی توفیق عطا کرے ۔ آمین ۔

مسلمان کا فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۰۵ ۙ

وَلَا تَكُوْنُوْا ؛ اور نہ ہو جاؤ تم ۔ كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا ؛ مثل ان لوگوں کے جو متفرق ہوگئے ۔ جنھوں نے فرقہ بندیاں کرلیں ۔ وَاخْتَلَفُوْا ؛ اور اختلاف کیا، مختلف ہوگئے ۔ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمْ ؛ بعد اس کے کہ ان کے پاس آگئے تھے ۔

اَلْبَيِّنٰتُ ؛ واضح دلائل ، نشانیاں ۔ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ اور ان ہی کے لئے ہے بڑا عذاب ، سخت تکلیفیں ۔

ترجمہ :- اور تم ان جیسے نہ ہو جاؤ جو متفرق اور مختلف ہو گئے بعد اس کے کہ ان کے پاس واضح دلائل (آیتیں ، نشانیاں) پہنچ چکی تھیں اور انھیں لوگوں کے لئے ہے بڑا عذاب ۔

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ ؛ کا نصب کس سے متعلق ہے ؟ بعض کہتے ہیں لَهُمْ سے اور بعض کہتے ہیں کہ اُذْكُرُوْا مقدر کا ظرف ہے ۔ یعنی اس دن کو یاد کرو جب بعض چہرے نورِ ایمان کی وجہ سے تاباں ، درخشاں ہوں گے اور خوشی سے چمکتے ہوں گے ۔ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ؛ اور بعض چہرے ظلمتِ کفر وفسق سے سیاہ ہوں گے اور رنج وغم سے تاریک ہوں گے ۔

بھلا ہیزلینوں میں کیونکر چھپیں گی ÷ جو چہروں سے ظاہر سیہ کاریاں ہیں (حسرت صدیقی)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ ؛ پھر جو لوگ ۔ اِسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ؛ سیاہ ہوگئے ان کے چہرے (يُقَالُ لَهُمْ ؛ ان سے کہا جائے گا) ۔ اَكَفَرْتُمْ ؛ کیا تم نے کفر کیا ، انکار کیا ۔ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؛ تمہارے ایمان لانے کے بعد ، اس کے بعد کہ تم مسلمان ہو ۔ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؛ جب تم ایمان پر باقی نہیں رہے تو عذابِ جہنم کا مزہ چکھو ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ؛ بہ سبب اس کے کہ تم کفر کرتے ، انکار کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اس دن (کو یاد کرو کہ) جب بعض چہرے تو روشن ہوں گے اور بعض چہرے تاریک اور سیاہ ، تو جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا ؟ لو ! اب عذابِ (جہنم) کا مزہ چکھو تمہارے کفر (و بے ایمانی) کی وجہ سے ۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ؛ اور جو لوگ ۔ اِبْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ ؛ ان کے چہرے روشن ہیں ، جن کے چہروں سے نورِ ایمان تاباں ہے فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؛ پھر وہ تو اللہ کی رحمت میں ہیں ، اس رحمت کے مقام یعنی جنت میں ہیں ۔ یہاں رحمت سے محلِّ رحمت مراد لیا گیا ہے ۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ وہ ہمیشہ رحمت اور جنت ہی میں رہیں گے ۔ رحمت کے بعد کبھی غضبِ الٰہی نہ آئے گا ۔

ترجمہ :- اور (لیکن) جن کے چہرے روشن ہوں گے وہ تو اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور وہ ہمیشہ اُسی میں (رحمت ہی میں) رہیں گے ۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ ؛ یہ خدا کی آیتیں ہیں ۔ نَتْلُوْھَا عَلَیْکَ ؛جنھیں ہم تم کو پڑھ کر سناتے ہیں ۔ بِالْحَقِّ ؛ یہ آیتیں برحق ہیں ۔ ان آیتوں کو ہم تم کو حق حق سناتے ہیں ۔ ٹھیک ٹھیک ، جوں کا توں ، بلاکم و کاست سناتے ہیں ۔ وَمَا اللّٰہُ یُرِیْدُ ؛ اور اللہ اِرادہ نہیں کرتا ، اللہ نہیں چاہتا ۔ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ ؛تمام جہان کے لوگوں پر ظلم و ستم کرنا ۔

ترجمہ :- یہ اللہ کی نشانیاں ہیں ،جنھیں ہم تم کو حق حق سناتے ہیں اور اللہ جہان کے لوگوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع ۱۱

وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ؛ اور تمام کاموں کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے ۔ پھر خدا کے ہاتھ سے بھاگ کر کہاں جائیں گے ، سب کا مالک وہی ہے ، سب کا مرجع وہی ہے ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے ۔ اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کا رجوع (اور بازگشت) ہے ۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ ؛ تم اچھی جماعت تھے ۔ یہاں کُنْتُمْ بمعنی '' تم تھے'' مگر اس سے مراد '' ہوتم'' ہے یا اس کے معنے یہ ہیں کہ تم ہمارے علم میں تھے ، اور ہم پہلے ہی سے جانتے تھے کہ تم بہترین جماعت ہو ۔ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ؛ نکالی گئی لوگوں کے لئے ، انتخاب کی گئی ، دوسروں سے ممتاز بنائی گئی ۔ کیسی جماعت ؟ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ اچھی بات کا حکم کرتے ہو وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ؛ اور بری بات سے منع کرتے ہو ۔ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ؛ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو ۔ اس میں دو باتیں ہیں ۔ پیش از پیش اُمتِ محمدی کا حال بیان کیا گیا ہے اور وہ اس کے موافق نکلی بھی یعنی اس میں پیش گوئی ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اُمتِ محمدی کسی غلطی اور باطل دینی بات پر متفق نہ ہوگی اور اس میں اجماع کا شرعی ہونا نکلتا ہے ۔ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتٰبِ ؛ اور اگر اہلِ کتاب بھی اس طرح ایمان لاتے ۔ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ ؛ تو البتہ یہ ان کے لئے بہتر ہوتا ۔ مگر مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ ان میں چند تو ایمان دار ہیں ۔ وَاَکْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؛ اور ان کے اکثر تو فاسق ہی ہیں ، بدکار ہیں ، اطاعتِ الٰہی سے باہر ہیں ۔

اُمتِ محمدی کا اچھا ہونا اور اجماع کا شرعی ہونا

ترجمہ :- (مسلمانو !) تم اچھی جماعت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے ۔ اچھی باتوں کا حکم کرتے اور بری باتوں سے منع کرتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو ۔ اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا (مگر نہیں) ان میں سے بعض تو ایمان دار ہیں اور اکثر فاسق (اور بدکار) ہیں ۔

صاحبو ! تمہاری صفت اللہ تعالےٰ نے کیا بیان کی ۔ ؟ اچھی بات کا حکم کرنا ، بری بات سے روکنا ۔ اب وہ صفت تم میں کہاں رہی ؟ تم میں چاپلوسی آ گئی ہے اور حق بات کہنے سے ڈر پیدا ہو گیا ہے ۔ بے اصل مذہب والے ، صریح بدکاری کرنے والے ، اپنے خیالات کی تبلیغ کرتے ہیں ۔ اور تمہارے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ۔ جھوٹے پروپیگنڈوں سے دشمن تمہارے مذہب پر حملہ کر رہے ہیں مگر تمہاری غیرت میں حرکت پیدا نہیں ہوتی ۔ تم بے حمیتی کو رواداری سمجھتے ہو اور تمہارے دشمن روز بروز اپنے باطل پر جری ہوتے جا رہے ہیں ۔ تم ان کے باطل کو سنتے ہو اور وہ تمہارے حق کو نہیں سنتے ۔ جرأت سے اور بار بار کہنے سے اثر ہو ہی جاتا ہے ۔ جب کسی بری بات کو عام طور سے ہوتا دیکھتے ہیں تو اس کے برے ہونے کا احساس باقی نہیں رہتا ، نفس عادی ہو جاتا ہے ، غیرت چلی جاتی ہے ۔ مذہب کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں اور وہ مضبوط اعتقاد باقی نہیں رہتا جو ہونا چاہئیے ۔ اس کا انجام آپ جانتے ہیں کہ کیا ہے ؟ کفر ، شرک ، فسق ، فجور ۔ قرآن تم کو جھنجوڑتا ہے ، تمہارے منہ پر پانی مارتا ہے کہ بیدار ہو جاؤ ۔ مگر تم کچھ ایسے سوئے ہو کہ خدا ہی تم کو اُٹھائے تو اُٹھو ۔

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۟ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ ؛ وہ تم کو ہرگز ضرر نہ پہنچا سکیں گے ۔ اِلَّآ اَذًى ؛ مگر تھوڑی سی ایذا رسانی ، بدگوئی ، طعن ، تشنیع ، دھمکیاں ضررِ خفیف کو اَذًى کہتے ہیں ۔ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ ؛ اور اگر وہ تم سے جنگ کریں ، مقابلہ کریں ، لڑیں ۔ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ؛ وہ تمہارے سامنے سے اپنی پیٹھ پھرا کر بھاگیں گے ۔ اَدْبَار جمع دُبُرٌ ؛ جسم کا آخری حصہ ، پیٹھ ، سرین ۔ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ؛ پھر اُن کو فتح و نصرت نصیب نہ ہوگی ، نصرت نہ دی جائے گی ۔

ترجمہ :- وہ دھمکیوں کے سوا تم کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے ۔ پھر ان کو ہرگز فتح و نصرت نہ دی جائے گی ۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

اللہ کی بتائی ہوئی صفات پر مسلمان قائم ہوجائیں تو تمام برائیاں ختم ہوجائیں

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ ؛ ان پر ذلّت ڈالی گئی ، ان پر ذِلّت کا ڈیرہ لگایا گیا ۔ اَيْنَ مَاثُقِفُوْٓا ؛ جہاں کہیں وہ پائے جائیں ۔ ثقف ۔ یثقف ۔ ثقفا ؛ کامیاب ہونا ، پانا ، پکڑنا ۔ اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ ؛ مگر اللہ کی رسّی اور اس سے ربط رکھنے سے ۔ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ ؛ اور لوگوں کی رسّی اور ان سے تعلقات کی وجہ سے یعنی ان کو کہیں امن نہ ملے گا ، مگر خدا اور مسلمانوں سے ربط رکھنے کی وجہ سے ۔ ہوسکتا ہے کہ یہاں حَبْلٌ یعنی رسّی سے مراد عہد و پیمان ہوں اور قدیم آسمانی کتابوں سے جو کچھ ان کے پاس باقی ہو ۔ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؛ بَاءَ يَبُوْءُ بَوْاً ؛ رجوع کرنا ، موافق ہونا ، مستحق ہونا ، برابر والا ہونا ، برداشت کرنا ، اعتراف کرنا ۔ وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہوگئے ۔ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؛ اور اُن پر مفلسی ، مسکینی ، ناداری ڈالی گئی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ ؛ یہ کیوں ہوا ہے ۔ اس وجہ سے کہ وہ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں کا کفر کرتے تھے ، اس کی نشانیوں کو نہ مانتے تھے ۔ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ ؛ اور انبیاء کو قتل کرتے ۔ انبیاء کے قاتلوں کو ماننا ، ان کے شریک ہونے سے کیا کم ہے ۔ بِغَيْرِ حَقٍّ ؛ ناحق ، ناروا ، بے وجہ ۔ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا ؛ یہ ذِلّت وخواری ان پر کیوں پڑی ؟ ان کی نافرمانی سے ۔ ان کے عصیان کی وجہ سے ۔ قتل انبیاء تک کیسے نوبت پہونچی ؟ عصیان اور نافرمانی کرتے کرتے کفر اور قتل انبیاء تک نوبت پہونچ گئی ۔ وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ؛ اور وہ حدودِ الٰہی سے تجاوز کرتے رہتے تھے ، ظلم وتعدی اُن کی عادت تھی ۔

ترجمہ :- جہاں کہیں وہ ہوں ان پر ذِلّت ڈالی گئی (وہ ذلیل وخوار ہوگئے) مگر اللہ اور اس کے نیک بندوں سے رشتۂ اطاعت رکھنے سے (انھیں امن ملے گا) اور وہ غضبِ خدا کے مستحق ہوئے اور اُن پر مفلسی چھا گئی (ان پر ذِلّت اور مفلسی کا ڈیرا لگا دیا گیا ۔ یہ کیوں ؟) اس وجہ سے کہ وہ اللہ کی آیتوں کا کفر کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے (یہ ذِلّت وخواری ان پر کیوں پڑی) اس وجہ سے کہ وہ عصیان اور نافرمانی کرتے اور (ظلم) تعدّی کیا کرتے تھے (حدودِ الٰہی سے تجاوز کرتے رہتے تھے) ۔

یہودیوں کی ذِلّت وخواری ہمیشہ ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی

صاحبو ! یہ آیتیں یہودیوں کے لئے اُتری ہیں ۔ یہ بڑی مکار اور دغا باز قوم ہے ۔ بڑی چالاکی سے لوگوں سے روپیہ بٹورتے ہیں ۔ لکھ پتی اور کروڑ پتی بن جاتے ہیں ۔ مگر ان پر کچھ ایسی ذِلّت اور خواری ڈالی گئی ہے کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی ظالم بادشاہ اِن کو لوٹ لیتا ہے ، قید کرتا ہے ، قتلِ عام کرتا ہے ، ملک بدر کرتا ہے ۔ مگر یہ کچھ نہیں کرسکتے ۔ ان کی تاریخ اُٹھا کر دیکھیں تو ہر قدم پر اِس کا ثبوت ملے گا ۔ بخت نصر کے حال سے کون واقف نہیں ۔ اِس آخری زمانے میں ہماری آنکھوں کے سامنے کیا ہوا ؟ جرمنوں نے ان کر مار پیٹ کر ملک سے خارج کردیا ۔ نہ اُن کی چالاکی کام آئی اور نہ پیسہ ۔ یہ خدا کی ڈالی ہوئی ذِلّت اور خواری ہے جو طوق ان کے گلوں میں پڑا ہے ، وہ کبھی نکالے نہ نکلے گا ۔

لَيْسُوْا سَوَآءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

لَيْسُوْا سَوَآءً ؛ یہ اہلِ کتاب سب برابر نہیں ۔ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ ؛ اہلِ کتاب میں ایسا گروہ بھی ہے

جو سیدھا اور درست ہے ۔ (اَقَمْتُ الْعُوْدَ فَقَامَ ؛ میں نے لکڑی کو سیدھا کیا اور وہ سیدھی ہوگئی) ۔ یَتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ ؛ اللہ کی آیتوں کو پڑھتے ہیں ۔ تلاوت میں دل کا زبان کے ساتھ رہنا شرط ہے ۔ معنی نہ سمجھ کر بغیر غور وفکر کے پڑھنا تلاوت نہیں ۔ اٰنَآءَ الَّیْلِ ؛ رات کی گھڑیوں میں ، رات کے وقت ۔ اٰنَ حَانَ کے معنٰی میں ہے ۔ وقت کا پہنچنا ۔ اَلْاٰنَ ؛ اس وقت اس گھڑی اٰنَآء کا واحد اٰنٌ ہے ۔ وَھُمْ یَسْجُدُوْنَ ؛ اور وہ سربسجود رہتے ہیں ۔ سجدے کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- وہ سب برابر نہیں ۔ اہلِ کتاب کی ایک جماعت (سیدھی ، درست) حق پر قائم ہے (اور) وہ رات کے وقت اللہ کی آیتیں تلاوت کرتے اور سربسجود رہتے ہیں ۔

یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں ۔ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ اور اچھی بات کا حکم دیتے ہیں ، امر بالمعروف کرتے ہیں ۔ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ؛ اور بری بات سے روکتے ہیں ۔ وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ ؛ اور خیر کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں ، سرعت سے ٹھیک کام کرتے ہیں ۔ وَاُولٰٓئِکَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ؛ اور یہی لوگ نیکوں میں سے ہیں ، صالحین میں سے ہیں ، خوش کردار ہیں ۔

ترجمہ :- اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ، دوسروں کو اچھی بات بتاتے ہیں اور بری بات سے روکتے ہیں (منع کرتے ہیں) نیک کاموں (یا خیر کے کاموں) میں سرعت کرتے ہیں ۔ اور یہی لوگ صالحین سے ہیں (نیک ہیں) ۔

وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾

وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ ؛ اور جو کچھ خیر کا کام کرتے ہیں ۔ فَلَنْ یُّکْفَرُوْہُ ؛ اس کا انکار نہ کیا جائے گا ، ان کی ناقدری اور ناشکری نہ کی جائے گی ۔ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ ؛ اور اللہ متقی اور پرہیزگاروں کا خوب علم رکھتا ہے ، خدا ترسوں کو خوب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ جو کچھ خیر کا کام کرتے ہیں اس کی ناقدری اور ناشکری نہ کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ متقیوں کا خوب علم رکھتا ہے ۔

صاحبو! آں حضرت ﷺ کے زمانے میں بعض اہلِ کتاب خدا ترس اور متقی بھی تھے۔ جیسے عبداللہ بن سلامؓ، ابی بن کعبؓ۔ ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی تصدیق کی، آپؐ کا دینِ اسلام اختیار کیا۔ ان لوگوں کو دوہرا ثواب ملے گا۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ نیک بندوں کا قدردان کون ہے؟

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ جن لوگوں نے کفر کیا، حق سے انکار کیا۔ لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ ؛ ان کے کام نہ آئے گا۔ ان کو نفع نہ دے گا۔ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؛ نہ ان کے مال نہ ان کی اولاد۔ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا ؛ اللہ کے مقابلے میں کچھ۔ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ اور یہ لوگ دوزخی ہیں، جہنم میں رہنے والے ہیں۔ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ یہ لوگ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے خلود کے معنے ہیشگی کے بھی ہیں اور طویل مدت کے بھی۔

ترجمہ:- بے شک جو لوگ کافر ہیں اللہ کے مقابلے میں نہ اُن کا مال کام آئے گا اور نہ اُن کی اولاد (اللہ کے ہاتھ سے ان کو کوئی نہیں بچا سکتا)۔ یہ لوگ دوزخی ہیں اور ہمیشہ اس میں (دوزخ میں) رہنے والے ہیں

صاحبو! کافروں کے ہمیشہ دوزخ میں رہنے کے متعلق علماء میں اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ احقاب یعنی بہت زمانہ گزرنے کے بعد شجرۃ الجرجیر یعنی ٹھیکری کی بھاجی اُگے گی۔ عذاب ایک قسم کی راحت میں مبدل ہوجائے گا۔ جنت میں تو داخل نہ ہوں گے مگر عذاب میں تخفیف ہوجائے گی۔ ان کا خیال ہے کہ حُبِ ذاتی غضبِ عارضی پر غالب آئے گا۔ زحمت، رحمت بن جائے گی۔ رحمت، جہنم کو پامال کردے گی اور جہنم قط۔ قط کہہ کر شکستہ ہوجائے گی۔ اور ان کے مقابل علماء کا خیال ہے کہ جہل موجبِ عذاب ہے اور علمِ صحیح موجبِ ثواب۔ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے۔ (یعنی آخرت کی کھیتی) مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی، یہاں کا اندھا وہاں کا اندھا۔ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا۔ ایک تکلیف دہ حالت ختم ہوگی تو دوسری تکلیف دہ حالت پیدا ہوجائے گی) غرض کہ جس کو ایمان نہیں اس کو امان نہیں۔

کافروں کے دوزخ میں ہمیشہ رہنے میں علماء کا اختلاف ہے

مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾

مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ ؛ مثال اس مال کی جس کو وہ صرف کرتے ہیں۔ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؛ اس دنیا کی زندگی میں،

کافروں کے خرچ کی مثال اور اس کا نتیجہ

حیاتِ دنیوی میں ۔ کَمَثَلِ رِيْحٍ ؛ اس کی مثال ایک ایسی ہوا کی ہے ۔ فِيْهَا صِرٌّ ؛ اس میں پالا ہے یا سخت لو ہے ۔ صِرٌّ یا صِرَّةٌ ؛ سردی کی شدت کا نام ہے ۔ اس کے اصل معنی شَدٌّ یعنی کس کر باندھنا ہیں اور اسی سے اصرار ہے ۔ اور صَرِيْرٌ قلم کی آواز ۔ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ؛ وہ ہوا پہونچتی ہے ایک قوم کی کھیتی کو ۔ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ؛ جنھوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ، اپنا برا کیا ۔ فَاَهْلَكَتْهُ ؛ پھر ہوا نے اس کھیتی کو تباہ کردیا ، برباد کردیا ، ہلاک کردیا ۔ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ ؛ اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا ۔ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؛ اور لیکن وہ اپنے آپ پر ، اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں ، نقصان پہونچاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اُس مال کی مثال جس کو وہ خرچ کرتے ہیں اس (مادی) دنیا کی زندگی (کے کاموں) میں ایک ہوا کی سی ہے جس میں پالا یا لُو ہے ۔ وہ (ہوا) ایک ایسی قوم کی کھیتی کو لگی جو خود اپنے آپ پر ظلم کررہے تھے ۔ اس (ہوا) نے اس (کھیتی) کو تباہ کردیا اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا مگر وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

غیر مسلموں کو راز دار نہ بناؤ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ، اے ایمان والو ۔ لَا تَتَّخِذُوْا ؛ نہ بنالو ۔ بِطَانَةً ؛ بھیدی ، رازدار بطن سے ماخوذ ہے ۔ اس کے معنی ہیں چھپانا ۔ اسی سے باطن ہے ظاہر کے مقابل ۔ اسی سے بطن بمعنی شکم ہے ۔ اسی سے بطانہ بمعنٰی استر بمقابلہ ابرہ ہے ۔ مِنْ دُوْنِكُمْ ؛ اپنے غیروں سے ۔ غیر مسلموں سے ۔ دُوْن کا نقیض ہے اسفل کے معنی میں ۔ سامنے اور پیچھے کے معنٰی میں ، کم یا زیادہ کے معنٰی میں اور نزدیک کے معنٰی میں بھی آتا ہے ۔ لَا يَاْلُوْنَكُمْ ؛ تم سے کوتاہی نہیں کرتے ۔ خَبَالًا ؛ خَبْلٌ سے خبالاً ہے ۔ خرابی ، فساد ، خصوصاً عقلی فساد ۔ وَدُّوْا ؛ انھوں نے چاہا ، وہ چاہتے ہیں ۔ وَدَّ ۔ يَوَدُّ ۔ وُدًّا ؛ چاہنا ، محبت کرنا ۔ وَدُوْدٌ ؛ بہت محبت کرنے والا ۔ مَا عَنِتُّمْ ؛ جو تم کو نقصان پہنچائے ، جو تم پر آفت لائے ۔ قَدْبَدَتْ ؛ ظاہر ہوچکی ہے ۔ اَلْبَغْضَاءُ ؛ عداوت ، بغض ۔ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؛ ان کے مونھوں سے ۔ وَمَا تُخْفِيْ ؛ اور جو چھپاتے ہیں ، مخفی رکھتے ہیں ۔ صُدُوْرُهُمْ ؛ ان کے سینے ۔ اَكْبَرُ ؛ زیادہ بڑا ہے یعنی وہ جو منہ سے کہتے ہیں اس سے بہت زیادہ دل میں عداوت رکھتے ہیں ۔ قَدْبَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؛ ہم نے تمہارے سامنے کھلی نشانیاں اور دلائل بیان کردیے ہیں ۔ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ؛ اگر تم عقل رکھتے تو اس بات کو سمجھتے ، ان کی منافقت اور دشمنی کو دریافت کرتے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! کسی غیر کو اپنا رازدار نہ بناؤ ۔ یہ تمہاری خرابی میں کچھ کوتاہی نہیں کرتے ۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم پر کچھ نہ کچھ آفت آئے ۔ عداوت ان کے منہ سے بھی ظاہر ہو رہی ہے اور سینوں اور دلوں میں جو چھپا رکھا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے ۔ ہم نے تم سے ساری نشانیاں ظاہر کر دیں اگر تم کو عقل ہوتی تو کچھ سمجھتے ۔

هَاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ

قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۱۱۹

هَاَنْتُمْ اُولَآءِ ؛ ایک تم ہو ۔ تُحِبُّوْنَهُمْ ؛ کہ ان سے محبت رکھتے ہو ۔ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ ؛ اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے وَتُؤْمِنُوْنَ ؛ اور تم ایمان رکھتے ہو ۔ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ؛ ہر ایک کتاب پر ، پوری کتاب پر ، تمام کتابوں پر ۔ وَاِذَا لَقُوْكُمْ ؛ اور وہ جب تم سے ملتے ہیں ، ملاقات کرتے ہیں ۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ؛ کہتے ہیں ہم ایمان لائے ۔ وَاِذَا خَلَوْا ؛ اور جب اکیلے ہوتے ہیں ، جب خلوت میں رہتے ہیں ۔ عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ ؛ تم پر اپنی انگلیاں کترتے ہیں ، انگلیوں کے پور چباتے ہیں ۔ اَنَامِلُ جمع اَنْمِلَةٌ ؛ انگلیوں کے پور ۔ مِنَ الْغَيْظِ ؛ غصہ سے ۔ یعنی سخت غصہ کے مارے اپنی انگلیاں کتر رہے ہیں ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ مُوْتُوْا ؛ مرجاؤ ۔ بِغَيْظِكُمْ ؛ اپنے غصہ میں یعنی تم کہو تم اپنے غصہ میں آپ مرو ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ (تمہارے) سینوں اور دِلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- (دیکھو) تم تو ان سے محبت رکھتے ہو ۔ اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے ۔ اور تم تو تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (خدا کے تمام فرشتوں کو مانتے ہو) یہ (منافق) جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور جب خلوت میں رہتے ہیں (مسلمانوں سے جدا رہتے ہیں) تو تم پر غصہ کے مارے اپنی انگلیاں آپ چباتے ہیں ۔ تم کہہ دو : تم اپنے غصہ میں آپ مرو ۔ یقیناً اللہ (سب کے) سینوں کا علم رکھتا ہے ۔

صاحبو! اس زمانے کے کافروں اور اپنے پر غور کرو ۔ تم ہو کہ ان میں محبت سے گھسے جاتے ہو ۔ وہ تم سے ہرگز محبت

نہیں کرتے ۔ جب موقع ملتا ہے تو تم کو نقصان پہونچا دیتے ہیں ۔ آخر تمہاری جھوٹی رواداری کب تک ؟ دشمنانِ خدا کو اپنا دوست نہ سمجھو ۔ کفر اور اسلام نہ کبھی ملے ہیں اور نہ کبھی ملیں گے ۔ تم ان سے ملنے کی لاکھ کوشش کرو ۔ تیل پانی سے ہرگز نہ ملے گا ۔ اپنے پیروں پر آپ کھڑے رہو ۔ بَل میں بَل اپنا بَل ۔ خود اعتمادی سیکھو ۔ کب تک دوسروں کی دُم پکڑے رہو گے ۔

یہ بے دین ، بے دین تم ہو تو مانیں ÷ عبث پھر منانے کی تیاریاں ہیں (حسرت صدیقی)

دیکھو ان کا بس نہیں چلتا تو اپنی بوٹیاں آپ نوچتے ہیں ، اپنی اُنگلیاں آپ کترتے ہیں ۔ ان کی دِلی عداوت کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ۔ اس کا خوب علم رکھتا ہے ۔

إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢٠﴾

ع ۱۲ / ۲

اِنْ تَمْسَسْكُمْ ؛ اگر تم کو چھو جائے ، اگر تم کو پہونچے ۔ حَسَنَةٌ ؛ بھلائی ، خوش حالی ۔ تَسُؤْهُمْ ؛ ان کو بری لگتی ہے ۔ ان کو رنج ہوتا ہے ۔ وَاِنْ تُصِبْكُمْ ؛ اور اگر تم کو پہونچے ۔ سَيِّئَةٌ ؛ برائی ، تکلیف ، سختی ۔ يَفْرَحُوْا بِهَا ؛ اس سے ان کو فرحت ہوتی ہے ، خوشیاں مناتے ہیں ۔ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا ؛ اور اگر تم صبر و استقلال پر ثابت قدم رہو اور تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرو ۔ لَا يَضُرُّكُمْ ؛ تم کو ضرر نہ پہنچائے گا ۔ تم کو نقصان نہ پہونچائے گا ۔ كَيْدُهُمْ ؛ ان کا مکر ، ان کا کید ، ان کی بری تدبیریں ۔ شَيْئًا ؛ کچھ ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ؛ بے شک اللہ ان کے اعمال کو احاطہ کئے ہوئے ہے یعنی کوئی چیز اس کے قبضہ سے باہر نہیں ، سب اس کے بس میں ہے ۔

ترجمہ :- اگر تم کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ان کو رنج ہوتا ہے اور اگر تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اس سے ان کو بڑی فرحت (اور خوشی) ہوتی ہے ۔ اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کی بری تدبیروں (اور بدخواہی) سے تم کو نقصان نہ پہنچے گا ۔ بے شک اللہ (ان کے اعمال سے واقف ہے) ان کے اعمال کو پورا پورا احاطہ کیا ہوا ہے (سب اس کے بس میں ہے) ۔

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٢١﴾

کافرین اور مخالفین کی دشمنی کو بیان کرنے کے بعد اب جنگِ بدر اور جنگِ اُحد کا واقعہ بیان فرماتا ہے اور یاد دلاتا ہے کہ کس طرح جنگِ بدر میں تھوڑے آدمیوں کو بہت زیادہ آدمیوں یا ساز و سامان والوں پر اللہ نے فتح دی ، اور کس طرح پیغمبرؐ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے جنگِ اُحد میں مسلمانوں کو فتح حاصل نہ ہوئی ۔

وَاِذْ غَدَوْتَ ؛ اور یاد کرو جب کہ تم صبح سویرے نکلے ۔ مِنْ اَهْلِكَ ؛ اپنے متعلقین کے پاس سے ۔ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ بٹھاتے ہو، جائے گیر کرتے ہو مسلمانوں کو ۔ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؛ مورچوں پر، جنگ کے لئے بیٹھنے کے مقام پر، جنگی نشستوں پر ۔ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے، تمہاری گفتگو سنتا ہے، تمہارے حال سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- اور (یاد کیجئے) جب کہ آپ اپنے (گھر دار اور) متعلقین کے پاس سے سویرے نکلے، مسلمانوں کو جنگ کے مورچوں پر بٹھاتے رہے اور (آپ جو کچھ کہہ رہے تھے اور آپ کا جو حال تھا اس کو) اللہ سنتا ہے جانتا ہے ۔

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اِذْهَمَّتْ ؛ جب کہ ارادہ کیا ۔ هَمٌّ آئندہ کی فکر ۔ غَمٌّ گذشتہ کا رنج ۔ طَآئِفَتٰنِ ؛ دو گروہ، دو جماعتیں ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ اَنْ تَفْشَلَا ؛ کہ ہول پیدا ہو جائے، بزدل ہو جائیں، ہمت ہار دیں ۔ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؛ اور اللہ ان دونوں کا والی اور مددگار تھا ۔ وَعَلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی پر ۔ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ پس چاہئے کہ ایمان دار توکل کریں، مسلمان بھروسہ رکھیں ۔

ترجمہ :- جب تم میں سے دو گرہوں نے ہمت ہار دینے کا ارادہ کیا (مگر نہیں! وہ سنبھل گئے) حالانکہ اللہ ان کا والی (یار و مددگار تھا) اور ایمان داروں کو اللہ پر توکل کرنا چاہیئے ۔ (ظاہری اسباب استعمال کریں جو نظامِ اسباب کا تقاضا ہے مگر اعتماد خدا پر رکھیں ۔ کامیابی، ناکامی سب اُسی کے ہاتھ میں ہے) ۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ ؛ اور بے شک اللہ نے تم کو فتح و نصرت دی ۔ تمہاری مدد کی ۔ بِبَدْرٍ ؛ مقامِ بدر میں ۔ وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ؛ اور حالانکہ تم کمزور تھے، ذلیل و عاجز تھے، بے ساز و سامان تھے ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ پس اللہ کے غضب سے بچو ۔ پرہیزگاری اور تقویٰ اختیار کرو ۔ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ شاید کہ تم شکر اختیار کرو ۔ تمہارا تقویٰ، تمہاری پرہیزگاری تم کو شکر اور اللہ کے احسانات کی قدردانی تک پہونچادے ۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ نے تم کو بدر میں فتح و نصرت عطا کی، حالانکہ تم کمزور تھے، لہذا اللہ سے ڈرو کہ اس کا انجام شکر گزاری پر ہو ۔

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَٰثَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُنزَلِينَ ﴿١٢٤﴾

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ جب کہ آپ ایمان داروں سے کہتے ہو ۔ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ ؛ کیا تم کو کافی نہیں ۔ اَنْ يُّمِدَّكُمْ ؛ کہ تمہاری امداد کرے ۔ رَبُّكُمْ ؛ تمہارا پروردگار ۔ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ ؛ تین ہزار سے ۔ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ؛ فرشتوں سے ۔ مُنْزَلِيْنَ ؛ آسمان سے اُتارے ہوئے ۔

ترجمہ :- جب کہ آپ مسلمانوں سے کہتے تھے کیا تمہیں کافی نہیں کہ تمھارا رب آسمان سے اُتارے ہوئے تین ہزار فرشتوں سے تمھاری امداد کرے ۔

بَلَىٰٓ ۚ إِن تَصْبِرُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿١٢٥﴾

بَلٰى ؛ کیوں نہیں ۔ اِنْ تَصْبِرُوْا ؛ اگر تم صبر کرو ، ثابت قدم رہو ، جمے ، ڈٹے ہوئے رہو ۔ وَتَتَّقُوْا ؛ اور تقویٰ اختیار کرو ، اور پرہیز گار رہو ۔ وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ ؛ اور تمھارے دشمن ، تمہارے پاس ، فی الفور اپنے جوش میں تمہارے پاس آئیں اور تم پر دفعتہً حملہ کریں ۔ هٰذَا ؛ اے لو ۔ يُمْدِدْكُمْ ؛ تمہاری امداد کرتا ہے ، تمہاری تائید کرتا ہے ۔ رَبُّكُمْ ؛ تمہارا پروردگار ، تمہارا رب ۔ بِخَمْسَةِ اٰلَافٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ؛ پانچ ہزار فرشتوں سے ۔ مُسَوِّمِيْنَ ؛ سَوْمٌ سے مشتق ہے ۔ جس کے معنی کسی چیز کی تلاش میں جانے کے ہیں ۔ اب شِعار کے معنٰی میں مستعمل ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- کیوں نہیں ! اگر تم صبر اور تقویٰ پر قائم رہو اور تمہارے دشمن تم پر دفعتہً حملہ کریں تو اے لوگو ! تمہارا رب پانچ ہزار عذاب دینے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا ۔

صاحبو ! یہ واقعاتِ عالمِ مثال ہیں ، جہاں معانی اور اعمال صورت لیتے ہیں ۔ اور بعض دفعہ نیک لوگوں کو فرشتے نظر بھی آجاتے ہیں ۔ ان باتوں کو مادیات کے بندے نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے ۔ کم فہم لوگوں کے انکار سے ، روحانیات سے نابلد لوگوں کے نہ ماننے سے ہمارا کیا بگڑتا ہے ۔ ان کا انکار ، ان کی بے خبری اور جہالت پر دلالت کرتا ہے ۔ اَلنَّاسُ اَعْدَآءُ لِمَا جَهِلُوْا ۔

ان آیتوں میں جنگِ بدؔر اور جنگِ اُحدؔ کی طرف اشارہ ہے ۔ جنگِ بدر میں کیا ہوا ؟ اور کیوں ہوا ؟ قریش کے کافروں

جنگ بدر کے اسباب

نے مدینہ کے اطراف سے چوپایوں کو ہانک لیا تھا۔ ابوجہل نے سعدؓ بن عبادہ سے کہا تھا کہ تم محمدؐ کو مدینہ سے نکال دو ورنہ ہم تم کو حج نہ کرنے دیں گے۔ سعدؓ بن عبادہ نے کہا کہ اگر تم ہم کو حج سے روکو گے تو ہم بھی تم کو اپنی زمین میں قدم نہ دھرنے دیں گے۔ کافروں نے تصفیہ کرلیا تھا کہ اس دفعہ تجارتی قافلے سے جو کچھ نفع حاصل ہوگا وہ سب مسلمانوں سے لڑنے میں صرف کیا جائے گا۔ اس کی اطلاع مسلمانوں کو ہوگئی۔ اور مسلمانوں نے بھی ارادہ کرلیا کہ کافروں کے قافلے کو اپنی سرزمین میں سے گذرنے نہ دیں گے۔ قافلے کے سردار ابوسفیان تھے۔ انھوں نے نہایت چالاکی سے چکّر کاٹ کر قافلے کو بچالیا۔ اور کفارِ قریش کے ایک ہزار باساز و سامان سپاہیوں کا اور تین سو تیرہ (۳۱۳) بے ساز و سامان مسلمان سپاہیوں کا مقابلہ ہوگیا۔ سردارانِ قریش نے مبارز طلبی کی اور مسلمانوں کو ٹوکا۔ انصار میں سے جانثارانِ نبوی ﷺ دوڑ پڑے۔ کفارِ قریش نے کہا کہ تم ہمارے برابر والے اور کفو نہیں ہو۔ ہم سے لڑنے کے لئے ہمارے برابر والوں کو بھیجو۔ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: کہاں ہیں حمزہ بن عبدالمطلب۔ ابوعبیدۃ بن حارث بن عبدالمطلب۔ کہاں ہیں علی بن ابی طالب۔ جاؤ اور ان سے لڑو۔ لڑائی ماہرین جنگ سے تھی۔ مگر مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت دی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو قتل کردیا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید بن مغیرہ کو۔ شیبہ نے حضرت ابوعبیدۃ بن حارث کے سر میں نیزہ مارا اور وہ گھوڑے سے زمین پر آگئے اور رسول اللہ ﷺ کے زانوے مبارک پر سر رکھ کر جاں بحق ہوئے۔ حضرت حمزہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے شیبہ کا کام تمام کیا۔ اس لڑائی میں دو لڑکوں نے ابوجہل کو مار کر پھینک دیا۔ اسی بات کو خدائے تعالیٰ یاد دلاتا ہے۔ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔ (O اسی سورہ کی آیت ۱۲۳)۔

جنگ احد

جنگِ بدر کے بعد کفارِ قریش نے تین ہزار جرار فوج سے مدینہ پر حملہ کیا۔ حضرت رسولِ خدا ﷺ اور چند لوگوں کی رائے تھی کہ شہر بند ہوکر لڑیں اور تیر اندازی سے کام لیں۔ مگر دوسرے بہت سے لوگوں کی رائے ہوئی کہ میدان میں نکل کر لڑیں۔ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے غلبۂ آراء کی وجہ سے میدان میں نکل کر لڑنے کو اختیار فرمایا۔ عبداللہ بن اُبی بن سلول اور بعض دوسرے منافقین نے وقت پر دغا دی اور اپنے ساتھ والوں کو لے کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ لڑائی کی ابتداء میں مسلمان غالب رہے۔ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے ایک گھاٹی پر عبداللہ بن جبیرؓ کے زیرِ نگرانی پچاس تیر اندازوں کو قائم کیا تھا اور قطعی حکم دے دیا تھا کہ چاہے فتح ہوجائے مگر تم اپنی جگہ سے نہ ہٹو اور اس گھاٹی کی حفاظت میں سرگرم رہو۔ چالیس نادان مسلمانوں نے مالِ غنیمت کے خیال سے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ اس زمانہ میں خالد بن ولید مسلمان نہ تھے۔ ریلہ کرکے دس تیر اندازوں کو شہید کردیا۔ غفلت میں پشت کی طرف سے جو حملہ ہوا تو اسلامی لشکر تتر بتر ہوگیا۔ ایک شخص وحشی نامی نے پتھر کے پیچھے سے چھپ کر چھوٹا بھالا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر پھینکا اور آپ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ اس حالت میں کسی شیطان نے پکار دیا کہ حضرت رسولِ خدا ﷺ شہید ہوگئے۔ اسلامی لشکر میں بڑی افراتفری پڑگئی اور خود حضرت رسولِ خدا ﷺ زخمی ہوئے دندانِ مبارک شہید ہوئے۔ لڑائی کا کچھ ایسا رنگ ہوا کہ مسلمانوں کو کافی نقصان پہونچا اور کافروں کو بھی۔ کافر بھی اس قابل نہیں رہے تھے کہ مدینہ پر حملہ کریں اور اس کو فتح کرلیں۔ غرض کہ اسی ناتمام حالت میں لڑائی تمام ہوئی۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۱۲۶﴾

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ ؛ اور نہیں کیا اس کو اللہ نے ۔ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ ؛ مگر خوش خبری اور بشارت تمہارے لئے ۔ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؛ اور تا کہ تمہارے دلوں کو اطمینان اور سکون ہو ۔ یعنی فرشتوں کو بھیجنا صرف تمہاری خوشی کی خاطر سے تھا ۔ وَمَا النَّصْرُ ؛ حالانکہ نہیں ہے فتح و نصرت ۔ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ مگر خدا کے پاس سے ۔ اَلْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ؛ جو عزت اور حکمت والا ہے ، زبردست ہے ، دانا ہے ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے یہ صرف تمہاری خوشی کی خاطر اور تمہارے دل کے اطمینان کے لئے کیا تھا ورنہ فتح و نصرت تو اللہ کے پاس سے ملتی ہے جو عزت و حکمت والا ہے ۔

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

لِيَقْطَعَ طَرَفًا ؛ تا کہ ایک حصہ کو ہلاک کرے ، یا کافروں کو کچھ کم کرے ۔ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ؛ ان لوگوں میں سے جنھوں نے کفر کیا ۔ اَوْيَكْبِتَهُمْ ؛ یا ذلیل و خوار کرے ان کو ۔ كَبْتٌ ؛ پھیر دینا ۔ ذلیل کرنا ، منہ کے بل گرا دینا ۔ فَيَنْقَلِبُوْا ؛ پھر وہ واپس ہو جائیں ، لوٹ جائیں ۔ خَآئِبِيْنَ ؛ ناکام ، بغیر حصولِ مقصد کے ، خائب و خاسر ۔

ترجمہ :- یہ اس لئے کہ خدا کافروں کی جماعت کو کم کر دے (ان کو ہلاک کر دے) یا ان کو ذلیل و خوار کر دے اور وہ (بے نیل و مرام) ناشاد و نامراد واپس ہو جائیں ۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ ؛ نہیں ہے اس معاملہ میں تمہارا کچھ ، تمہارے ہاتھ میں کیا ہے ۔ ہم جو چاہتے ہیں ، کرتے ہیں ۔ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؛ یا ان کو توبہ نصیب ہو ۔ اَوْيُعَذِّبَهُمْ ؛ یا ان کو عذاب دے ۔ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ؛ وہ بے شک ظالم ہیں ، ناحق پر ہیں ۔ ظلم و ستم کرتے ہیں ، وہ تو ظالم ہیں ہی ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر) اس کام میں آپ کا کیا دخل ہے ۔ خدا چاہے تو یا تو ان کی توبہ قبول کر لے یا ان کے ظلم و ستم کی وجہ سے ان کو عذاب دے ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ
یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۳ ۴ ۹

وَلِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ ؛ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے۔ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ اور جو زمین میں ہے۔ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؛ چاہے جس کے گناہ بخشے، جس کی مغفرت کرے۔ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؛ اور چاہے جس کو عذاب دے، سزا دے۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ اور اللہ غفور و رحیم ہے، مغفرت اور رحمت والا ہے، خطا پوش اور مہربان ہے۔

ترجمہ:- اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے۔ جس کو چاہتا ہے، مغفرت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور اللہ غفور و رحیم ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

اس سے پہلے حُبِ مال کی برائی اور اس کے برے نتائج بیان کئے گئے ہیں۔ اس آیت میں جمعِ مال کا اہم مسئلہ یعنی سودخواری، خصوصاً سود در سود اور اس کے برے نتائج بیان فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اے ایمان دارو، اے مسلمانو! لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا ؛ سود نہ کھاؤ۔ اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ؛ رِبٰوا سے حال ہے۔ دوگنا، چوگنا۔ بڑھا بڑھا کر۔ سود در سود۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور غضبِ خدا سے بچو، تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو۔ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛ تاکہ تم فلاح پاؤ، اپنے نیک مقاصد میں کامیاب ہو جاؤ۔

ترجمہ:- اے ایماندارو! دوگنا چوگنا تو سود نہ کھایا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم (کامیاب ہو جاؤ) فلاح پاؤ۔

صاحبو! آج کل کی حالت ملاحظہ فرمائیے۔ بعض نادان علماء نے دارالحرب میں سود لینا جائز کر دیا۔ اس کے نتائج ملاحظہ فرمائیے۔ مسلمان، مسلمان سے سود لے رہا ہے۔ خصوصاً عرب اور سرحدی لوگ ایک روپیہ کا سود، ماہانہ ایک آنہ سے چار آنہ تک وصول کرتے ہیں اور کیسی بداخلاقی سے وصول کیا جاتا ہے۔ فقہ پڑھنے سے آدمی فقیہ نہیں ہوتا۔ فقیہ وہ ہے جو زمانے کے حالات اور معاملات سے واقف ہو، سوچ سمجھے کہ مسلمانوں پر کیا تباہی آ رہی ہے، کیا بداخلاقیاں پیدا ہو گئی ہیں، کیا مظالم ٹوٹ رہے ہیں۔ سودخواری کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی طرف سے ان سودخواروں کو جنگ کا

الٹی میٹم دے دو"۔ فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا سود کو نیست و نابود کر دینا چاہتا ہے، مٹا دینا چاہتا ہے۔ یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا اس پر شاہدِ عدل ہے۔

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۱﴾

وَاتَّقُوا النَّارَ ؛ آتشِ دوزخ سے بچو۔ اَلَّتِیْٓ ؛ جو۔ اُعِدَّتْ ؛ تیار کی گئی ہے۔ لِلْكٰفِرِیْنَ ؛ کافروں کے لئے۔

ترجمہ:- اور آتشِ دوزخ سے بچو جو کافروں کے لئے (مہیا اور) تیار کی گئی ہے۔

صاحبو! کیا دوزخ مخلوق ہو چکی ہے؟ دوزخ کی حقیقت علمِ الٰہی میں ہے، عالمِ ارواح میں ہے، عالمِ مثال میں ہے، خود اس دنیا میں ہے۔ مگر کچھ ایسی صورت میں ہے کہ جس کو لوگ سمجھ نہیں سکتے۔ آئندہ عالمِ برزخ اور عالمِ آخرت میں اس کا ظہور ہوگا۔ دوزخ کن کے لئے بنائی گئی ہے؟ کافروں کے لئے، ناحق شناسوں کے لئے۔ کیا مسلمان بھی دوزخ میں جائیں گے؟ دوزخ تو ان کے لئے نہیں بنائی گئی۔ گناہ گار مسلمان دوزخ میں ہمیشہ تو نہیں رہیں گے۔ مگر ایک محدود زمانے تک رہنا کیا کم تکلیف دہ ہے؟ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَی النَّارِ ؛ آتشِ دوزخ پر اور اس میں داخل ہونے کے لئے کس قدر صبر اور برداشت کرنے والے ہیں جو گناہوں پر جری ہیں اس لئے فرماتا ہے۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ؛ اور تم اللہ تعالیٰ و رسولؐ کی اطاعت کرو۔ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؛ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

ترجمہ:- اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو (اور ان کا حکم مانو) تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

دیکھو! رحم کو اطاعتِ خدا و رسولؐ سے وابستہ کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اور رسولؐ کی اطاعت سے اعراض و روگردانی اور پھر رحم کی اُمیدواری؟ رَحْمٌ کے معنٰی مڑنے کے ہیں۔ تم نے خدا سے منہ موڑ لیا۔ خدا تمہاری طرف کیوں متوجہ ہوگا۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾

وَسَارِعُوْٓا ؛ اور دوڑو، جھپٹو، جلدی کرو۔ سُرعت کے ساتھ متوجہ ہو جاؤ۔ اِلٰی مَغْفِرَةٍ ؛ خدا کی مغفرت کی طرف، اس کی خطاپوشی کی طرف۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کی طرف سے، تمہارے پروردگار کی طرف سے۔ وَجَنَّةٍ ؛ اور دوڑو جنت کی طرف۔ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ؛ عرض کے معنٰی ہیں طول کے مقابل عرض، لمبائی کے مقابل چوڑائی۔ عرض کے معنٰی قیمت کے بھی ہیں۔ عرض کے معنٰی کشادگی کے بھی ہیں۔ یعنی وہ جنت جس کی قیمت آسمان اور زمین ہیں۔ اس کا طول کیا پوچھتے ہو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے، جس کی کشادگی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ؛ متقی اور پرہیزگاروں کے لے وہ تیار کی گئی ہے، مہیا کی گئی ہے۔

ترجمہ :- اور (اے مسلمانو !) تمہارے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی (کشادگی) وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو (متقی اور) پرہیزگار لوگوں کے لئے (مہیا کی گئی ہے) تیار کی گئی ہے

الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾

متقی کون

متقی کون ہے ؟ ہر وقت تازہ وضو کرنے سے اور بکثرت نوافل پڑھنے سے متقی نہیں بن سکتا ۔ اس کی توصیف خود خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اَلَّذِينَ يُنفِقُونَ ؛ جو خرچ کرتے ہیں، صَرف کرتے ہیں، انفاق کرتے ہیں ۔ فِي السَّرَّآءِ ؛ سرور اور خوشی کی حالت میں ۔ فراخ دستی کے زمانے میں ۔ وَالضَّرَّآءِ ؛ اور ضرر کی حالت میں، رنج وغم کی حالت میں، تنگدستی کے زمانے میں ۔ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ ؛ اور غصہ پی جانے والے، غضب کو روکنے والے ۔ کَظْمٌ کے اصلی معنے سانس روکنے کے ہیں اور کظمِ غیظ سے مراد غصہ پی جانا ہے ۔ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ؛ اور لوگوں کی خطاؤں کو عفو کرنے والے، معاف کرنے والے، درگذر کرنے والے ۔ عفو کے اصلی معنی مٹانے کے ہیں ۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ؛ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ۔

ترجمہ :- (متقی لوگ وہ ہیں) جو خوشی اور غمی میں (فراخدستی اور تنگدستی میں) راہِ خدا میں مال صَرف کرتے ہیں ۔ غصہ پی جاتے ہیں، لوگوں کی خطائیں معاف کردیتے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے (نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے) ۔

صاحبو ! ہمارا تجربہ ہے کہ جو لوگ تقویٰ اور طہارت کی نمایش کرتے ہیں ان کو ہوا پر غصہ آتا ہے بات بات پر لوگوں سے لڑتے ہیں، اپنے عیوب ان کو نظر نہیں آتے، دوسروں کی عیب جوئی میں بڑے سرگرم، غیبت کرنے میں بڑے اُستاد، اُن کو دوسروں کی آنکھوں کا تنکا تو نظر آتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا ۔ دوسروں کے گناہ معاف نہیں کرتے اور پھر اُمید رکھتے ہیں کہ خدا ہمارے گناہ معاف کردے گا ۔ اس آیت کو بار بار پڑھو اور اپنے حال پر منطبق کرو ۔ یاد رکھو کہ تقویٰ کا ملمع اُڑ جائے گا ۔ جس کو سونا سمجھتے تھے وہ پیتل نکلے گا ۔

صاحبو ! اللہ تعالیٰ اپنے اولوالعزم پیغمبروں کو یعنی موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو حکم دیتا ہے کہ فرعون جیسے کٹّے کافر سے نرمی سے بات کرو ۔ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا (طٰہٰ ۔ ۴۴) ؛ مگر متقی نما علماء نہایت سختی سے نصیحت کرتے ہیں اور ایسا سمجھتے ہیں کہ گویا وہ خدائی فوجدار ہیں اور جنت اور اللہ کی رحمت ان کے ہاتھ میں ہے ۔ خدا بخشنے والا نہیں ہے، یہ لوگ بخشنے والے ہیں ۔ خدا کی رحمت سے مایوس کردینا ان کا کام ہے ۔ خدا کے ہاتھ میں میزان ہے ۔ خیر وشر کا وہی اندازہ کرسکتا ہے ۔ اگر ایک طرف نیک

اعمال ہیں تو دوسری طرف خدا تعالیٰ اور رسولؐ سے حُسنِ عقیدت ہے ۔ کیا ظاہر ہی ظاہر ہے؟ باطن بھی کچھ ہے؟ اخلاص سے ایک دفعہ اللہ کہنا نمایاں ہوگا ۔ اور تمام گناہوں کے پلّے پر غالب آ جائے گا ۔ خوف دوا ہے، محبت غذا ہے ۔ خدا سے محبت کرو خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ کی محبت سب پر غالب آ جائے گی ۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ۖ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

وَالَّذِيْنَ ؛ اور وہ لوگ جو ۔ اِذَا فَعَلُوْا ؛ جب کرتے ہیں ۔ فَاحِشَةً ؛ ظاہر غلطی ، بے حیائی کا کام ۔ اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یا اپنے نفسوں ، اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ۔ ان کو نقصان پہونچاتے ہیں ، ان کا حق ادا نہیں کرتے ۔ ذَكَرُوا اللّٰهَ ؛ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں ۔ انھیں خدا یاد آ جاتا ہے ۔ خدا کا ذکر کرتے ہیں ۔ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ؛ تو اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں ، جب ان کو خدا یاد آ جاتا ہے تو اپنے خطاؤں کی معافی چاہتے ہیں ۔ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؛ اور کون مغفرت کرتا ہے گناہوں کی سوائے خدا کے ۔ وَلَمْ يُصِرُّوْا ؛ اور اصرار نہیں کیا ، ہٹ نہیں کی ۔ عَلٰى مَا فَعَلُوْا ؛ اس چیز پر کہ انھوں نے کیا ، اپنے برے کاموں پر اصرار نہیں کرتے ۔ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ؛ بحالیکہ وہ علم رکھتے ہیں ، جان بوجھ کر ۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ جب کوئی فاش غلطی کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اور انھیں خدا یاد آ جاتا ہے تو (فوراً) اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو خطا پوشی کرتا ہے؟ (یہ لوگ اپنی غلط کاری پر) اپنے گناہوں پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے ۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

اُولٰٓئِكَ ؛ یہ لوگ ۔ جَزَآؤُهُمْ ؛ ان کی جزا ، ان کا بدلہ ۔ مَغْفِرَةٌ ؛ خطا پوشی ، معافی ، مغفرت ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ ان لوگوں کے رب کی طرف سے ۔ ان کے پروردگار کی طرف سے ۔ وَجَنّٰتٌ ؛ اور جنتیں ہیں ۔ بہشت ہیں ۔ گھنے درخت والے باغ ہیں تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جن کے نیچے نیچے نہریں ، ندیاں بہتی ہیں ۔ یعنی یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ بحالیکہ یہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے ۔ یعنی ان نعمتوں کو زوال نہیں ۔ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ؛ اور عمل کرنے والوں کا اجر ، کام کرنے والوں کا بدلہ کیسا اچھا ہے ۔

ترجمہ :- یہی وہ لوگ ہیں جن کی جزا (اور بدلہ) ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت (اور خطا پوشی) ہے ۔

اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ یہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور (دیکھو) نیک عمل کرنے والوں کو کیسا اچھا (ثواب اور) اجر (دیا گیا) ہے ۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۳۷﴾

اس سے پہلے جنگِ اُحد کا بیان گذرا ہے ۔ مسلمانوں کو حضرتؐ کی عدول حُکمی کی وجہ سے نقصان پہونچا ۔ منافقین اس واقعہ کا ذکر کرتے اور مسلمانوں کو پست ہمت بناتے ۔ خدائے تعالیٰ صبر و استقلال کی تلقین فرماتا اور کامیابی کی اُمید دلاتا ہے ۔

قَدْخَلَتْ ؛ گزر چکے ہیں ۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ تم سے پہلے ۔ سُنَنٌ ؛ جمع سُنَّةٌ ؛ طریقہ ، واقعہ ۔ یہاں سنت سے مراد واقعات ہیں ۔ فَسِيْرُوْا ؛ پس سیر کرو ، جاؤ ، نکلو ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ فَانْظُرُوْا ؛ پھر دیکھو ، نظر کرو ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا تھا ۔ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ؛ انجام تکذیب کرنے والوں کا ، جھٹلانے والوں کا ۔

ترجمہ :- تم سے پہلے بہت سے واقعات گذر چکے ہیں ۔ پھر تم زمین میں سیر کر کے دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۱۳۸﴾

هٰذَا ؛ یہ ۔ بَيَانٌ لِّلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے بیان ، واقعات ہیں ۔ وَهُدًى ؛ اور ہدایت ہے ۔ وَمَوْعِظَةٌ ؛ اور وعظ و نصیحت ہے ۔ لِّلْمُتَّقِيْنَ ؛ متقیوں کے لئے ، پرہیزگاروں کے لئے وعظ و نصیحت ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگوں کے لئے (واقعات کا) بیان ہے اور متقیوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے ۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۹﴾

وَلَا تَهِنُوْا ؛ اور سُست نہ بنو ، ہمت نہ ہارو ، پست ہمت نہ بنو ۔ وَهَنَ يَهِنُ وَهْنًا ؛ ضعف ، سُستی ، پست ہمتی ۔ وَلَا تَحْزَنُوْا ؛ اور غم نہ کھاؤ ۔ حزن اور ملال اختیار نہ کرو ۔ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ؛ اور تم ہی اعلیٰ اور غالب رہو گے ۔ اَعْلَوْنَ کا واحد اَعْلٰی ہے اس کی اصل اَعْلَيُوْنَ ہے ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ؛ اگر تم ایمان دار رہو ۔

ترجمہ :- اور ہمت نہ ہارو ، حزن و ملال اختیار نہ کرو ۔ تم ہی اعلیٰ و غالب رہو گے اگر تم ایماندار ہو (خدا پر یقین رکھتے ہو) ۔

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ
وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۴۰﴾

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ ؛ اگر تم کو چھوئے یا لگے، پہونچے ۔ قَرْحٌ ؛ زخم ۔ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ ؛ پس تحقیق پہونچا ہے قوم کو ۔ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؛ زخم مثل اس کے ۔ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ ؛ اور یہ ایام ، یہ زمانہ ۔ نُدَاوِلُهَا ؛ ہم پھراتے ہیں اس کو ۔ دَالَ ۔ يَدُوْلُ ۔ دَوْلَةً ؛ گردش دینا ۔ پھرانا ۔ اسی سے دولت ہے ۔ کیونکہ دولت میں آج ایک کی باری ہے اور کل دوسرے کی ۔ زمانہ ایک حال پر نہیں رہتا ۔ آج وہ ، کل ہماری باری ہے ۔ بَيْنَ النَّاسِ ؛ درمیان لوگوں کے ، لوگوں میں ۔ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ ؛ اور تا کہ اللہ تعالیٰ کو علم ہو ۔ اللہ جان لے ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ، ان لوگوں کو جو ایمان پر ثابت قدم ہیں ۔ وَيَتَّخِذَ ؛ اور بنائے ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ شُهَدَآءَ ؛ جمع شَهِيْدٌ ؛ مقتول یعنی تم میں سے بعض کو شہادت کا مرتبہ عطا کرے یا تم کو دنیا کے نشیب و فراز اور تغیرات و واقعات کا شاہد حال بنائے ۔ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور اللہ ظالموں کو محبوب نہیں رکھتا

ترجمہ :- اگر تم کو زخم لگے ہیں تو ایسے ہی زخم دوسری قوم کو بھی لگے ہیں ۔ یہ زمانہ ہے ، ہم اس کو لوگوں میں گردش دیتے رہتے ہیں ۔ اور اس لئے کہ اللہ (ثابت قدم) ایمان داروں کو جان لے (ان کو ماسوا سے ممیز کر دے) اور (ان تغیرات کا) تم کو شاہدِ (حال) بنائے (اور اچھوں کو بروں سے ممیز کر دے) اور اللہ ظالموں کو محبوب نہیں رکھتا ۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ ؛ اور تا کہ اللہ پاک کرے ، اور تا کہ اللہ خالص کرے ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں کو ۔ وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ؛ اور محو کر دے ، مٹا دے کافروں کو ۔ بعض کہتے ہیں ۔ مَحْقٌ کے معنے کم کرنے اور بے برکت کرنے کے ہیں ۔

ترجمہ :- اور (یہ سب اس لئے ہوا) کہ اللہ ایمان داروں کا (امتحان لے ۔ ان) کو پاک صاف کر دے (ان کو دوسروں سے ممتاز کر دے) اور کافروں کو (گھٹا دے) مٹا دے ۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا

مِنۡكُمۡ وَيَعۡلَمَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿١٤٢﴾

اَمْ حَسِبْتُمْ ؛ (یہ اَمْ منقطعہ ہے بَلْ یعنی بلکہ کے معنی میں ہے) کیا تم گمان کرتے ہو، خیال کرتے ہو، سمجھتے ہو۔ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ ؛ کہ جنت میں داخل ہوگے۔ بہشت میں جاؤ گے۔ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ ؛ اور ابھی تک اللہ نے نہیں جانا۔ اَلَّذِيْنَ جٰهَدُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے جہاد کیا۔ راہِ خدا میں کوشش کی۔ مِنْكُمْ ؛تم میں سے۔ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ؛ اور جانچا معلوم کیا صبر کرنے والوں کو، صابروں کو۔

ترجمہ:- کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ جنت میں جاؤ گے اور ہنوز اللہ کو (یعنی اس کے خلیفہ پیغمبر کو) معلوم نہیں ہوا کہ کون تم میں سے مجاہد ہیں اور کون صابر۔

وَلَقَدۡ كُنۡتُمۡ تَمَنَّوۡنَ الۡمَوۡتَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَلۡقَوۡهُ فَقَدۡ رَاَيۡتُمُوۡهُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿١٤٣﴾ ع ۱۴ ۱۴ ۵

وَلَقَدْ كُنْتُمْ ؛ اور تم تو تھے۔ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ ؛ موت کی تمنا کرتے، راہِ خدا میں مرنے کی آرزو کرتے۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ؛ قبل اس کے کہ تم اس کو دیکھو۔ یعنی جنگ سے پہلے جہاد کے بڑے آرزو مند تھے۔ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ ؛ پس تم نے موت کو اور جنگ کو دیکھ لیا، مشاہدہ کرلیا۔ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ؛ اور تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ عین الیقین ہوگیا۔

ترجمہ:- اور تم تو جنگ سے پہلے موت (شہادت) کے بڑے آرزو مند تھے (مرنے کو تیار تھے) سو تم نے اس کو (موت کو) دیکھ لیا۔ اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

صاحبو! علمِ الٰہی تین قسم کا ہوتا ہے (۱) علمِ ذاتی (۲) علمِ فعلی (۳) علمِ انفعالی۔

جب خدائے تعالیٰ نے خود کو دیکھا تو سب کو دیکھا۔ خدا کو ذات اور علم دونوں طرح کا احاطہ ہے۔ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ؛ (حم السجدہ ۔۵۴) وہ سب کو محیط ہے۔ ایک ذرّہ بھی اس کی ذات اور اس کے علم سے باہر نہیں۔ تمام دنیا ذاتِ الٰہی کی تفصیل ہے۔ ایک شخص کا نام عبداللہ ہے، اس میں کیا چیز نہیں ہے؟ سر ہے، تن ہے۔ سر میں کیا کیا ہے؟ دو آنکھیں ہیں ان پر دو بھویں ہیں۔ دو کان ہیں۔ ایک ناک ہے۔ منہ ہے۔ منہ میں ہونٹ ہیں، دانت اور زبان بھی ہے۔ تن میں ہاتھ ہیں، گردن ہے، پیٹ ہے، پیٹھ ہے، پیر ہیں۔ غرض ایک بال بھی اس سے خارج نہیں۔ بظاہر عبداللہ ایک مفرد چیز ہے۔ مگر غور کرتے جاؤ تو اسی میں ہزاروں چیزیں نکلیں گی۔ تم بولتے بولتے تھک جاؤ گے مگر عبداللہ سے کوئی چیز نہ چھوٹے گی۔ چونکہ اس علم کا منشاء ذاتِ خداوندی سے ہے لہذا اس کو علمِ ذاتی کہتے ہیں۔ علم الہی کی قسمیں

(۲) خدائے تعالیٰ تمام چیزوں کو جان کر پیدا کرتا ہے۔ لہذا اس کے علم کا مرتبہ قدرت کے مرتبہ سے پہلے ہے، بہ نسبت علمِ ذاتی کے اس میں تفصیل ہے مگر ہنوز کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی۔ پیدا تو اس وقت ہوگی جب خدائے تعالیٰ چیزوں کو کُن کا حکم

فرمائے گا۔ اس درجہ کے علم کو اسی لئے علمِ فعلی کہتے ہیں کہ اس کے اثر سے اس کے بعد کے درجہ کا علم ہوتا ہے۔

(۳) ابھی ہم نے بیان کیا کہ سب چیزیں خلق سے پہلے علمِ الٰہی میں تھیں۔ معلومِ الٰہی کو جب کُن کا امر کیا جاتا ہے اور اسمائے الٰہی کی اس پر تجلی ہوتی ہے تو تمام چیزیں ظاہر اور خارج میں موجود ہو جاتی ہیں۔ علم کے اس مرتبہ کا نام علمِ انفعالی ہے۔ یہ مرتبہ بعدِ کُنْ ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علمِ ذاتی اور فعلی دونوں قدیم ہیں۔ مگر علمِ انفعالی متجدد اور حادث معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فلاں شئے کو پیدا کیا۔ پیدا کرنے میں دو طرف نسبت ہوئی۔ اللہ کی طرف اور اس کی پیدا کردہ چیز کی طرف۔ اس علم کو جب خدائے تعالیٰ کی طرف نسبت لگا کر دیکھو تو اس کا منشاء قدیم ہے۔ جب کسی مخلوق کی طرف نسبت کر کے دیکھو تو اس کا منشاء حادث ہے، نو پیدا ہے۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ علم، قدیم میں قدیم ہے اور حادث میں حادث۔ جس طرح وجود، قدیم میں قدیم اور حادث میں حادث۔ ان کے خیال میں قدیم ہی حوادث کی صورت میں نمودار ہو رہا ہے اور قدیم ہی حادث، بہ اعتبار اجمال و تفصیل کے کہلاتا ہے۔ جو چیز دائرۂ زمانہ سے خارج ہو اس کو جب بیان کریں گے تو حادث ہی کے لحاظ سے بیان کریں گے اوّل ہی آخر ہے، باطن ہی ظاہر ہے۔ ہر مقام کا ایک اعتبار ہے اور ہر اعتبار کا ایک حکم ہے۔ بعض لوگ فرماتے ہیں۔ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ میں اللہ نے پیغمبر کے علم کو اپنا علم فرمایا ہے اور لِيَعْلَمَ اللّٰهُ کے معنے لِيَعْلَمَ الرَّسُوْلُ وَخَلِيْفَتِیْ کے ہیں۔ جیسے کہ يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ کے معنے يَدُ النَّبِیْ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ کے معنٰی لِيَعْلَمَ النَّاسُ کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قومی کاموں کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے کیونکہ اس میں خصوصیات کو دخل نہیں۔

بہر حال خدا ''بہ حیثیتِ خدا'' کا علم قدیم ہے، حدوث کو وہاں دخل نہیں، عدم کو وہاں قدم نہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّ بَاطِنًا وَّ ظَاهِرًا۔

بعض مسلمان اُحد کی لڑائی میں مسلمانوں کی شکست اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دندانِ مبارک شہید ہونے اور آپ کے زخمی ہونے کو تعجب سے دیکھتے اور خلافِ اُمید سمجھتے ہیں۔ اس استبعاد کو اللہ تعالیٰ دور کرتا ہے اور فرماتا ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

وَمَا مُحَمَّدٌ ؛ اورنہیں ہیں محمد ۔ اِلَّا رَسُوْلٌ ؛مگر رسول یعنی ان میں بشریت بھی ہے اور بشریت کے لوازم بھی ہیں زخمی ہوجانا یہ بشریت کا تقاضہ ہے ۔ جو لوگ بہت بڑے ہوتے ہیں ، ہر چیز کو اس کا حق دیتے ہیں ، تلوار کو اس کا حق دیا جاتا ہے کہ وہ کاٹتی ہے ۔جسم کو اس کا حق دیا جاتا ہے کہ وہ کٹتا ہے ۔ اس سے پیغمبر کی پیغمبری پر کوئی اثر نہیں آتا ۔ یحیٰ علیہ السلام شہید کئے گئے ، زکریا علیہ السلام پر آرا چل گیا ۔ اس سے ان کی پیغمبری پر کیا اثر ہوا ؟ آنحضرت ﷺ بھی اگر زخمی ہوئے تو آپ کی پیغمبری پر کیا اثر آسکتا تھا ۔ قَدْخَلَتْ ؛ بے شک گذر گئے ہیں ۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ ان سے پہلے ۔ اَلرُّسُلُ ؛جمع رَسُوْلٌ ؛ پیغمبر ۔ یعنی آپ سے پہلے دوسرے بہت سے پیغمبر ہوئے ہیں ۔ ان میں سے بعض زخمی ہوئے اور بعض شہید ہوئے ۔ ان پر کیسی کیسی سختیاں نہ گزریں ۔ اَفَائِنْ مَّاتَ ؛ کیا اگر ان کی موت واقع ہو ، مرجائیں ، اَوْقُتِلَ ؛ یا قتل کئے جائیں یا شہید کردیئے جائیں ۔ اِنْقَلَبْتُمْ ؛ پھر جاؤ گے ، پلٹ جاؤ گے ، عَلٰی اَعْقَابِكُمْ ؛تمہاری ایڑیوں پر ۔ یعنی اگر حضرت ؐ کا انتقال ہوجائے یا شہید کردیئے جائیں تو کیا اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے ، مُرتد ہوجاؤ گے ، دین سے پھر جاؤ گے ۔ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ ؛ اور جو پھر جائے ، پلٹ جائے ۔ عَلٰی عَقِبَيْهِ ؛ اپنی دونوں ایڑیوں پر ، یعنی جو دین سے پھر جائے ۔ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؛ تو وہ ضرر نہ پہنچاسکے گا اللہ کو کچھ ۔ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ ؛ اور عنقریب اللہ جزا دے گا ۔ اَلشّٰكِرِيْنَ ؛شکر گذاروں کو ، یعنی ایمان کی قدر کرنے والوں کو ۔ یعنی مسلمانوں کو چاہیے کہ دین پر ثابت قدم رہیں اور ان کے پیر نہ ڈگمگا جائیں اور اُلٹے پیر نہ پھر جائیں ۔ پھر جاؤ گے تو خدا کا کیا بگاڑو گے ۔ خود اپنے آپ کو تباہ کرو گے ۔

جو لوگ ایمان کو اللہ کی نعمت سمجھتے ہیں اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور دل سے اس کی قدر کرتے ہیں اللہ بھی ان کی شکرگزاری کی جزا ان کو دے گا ۔

ترجمہ :- اور محمد (اللہ کے) رسول ہی تو ہیں ۔ ان سے پہلے رسول گذرے ہیں ۔ اگر یہ مرجائیں یا قتل کئے جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے ۔ جو اُلٹے پاؤں پھر جائے گا وہ خدا کا کیا بگاڑ سکے گا اور عنقریب اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا ۔

مسئلہ عَبدیت

بعض حضرات اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَهٗ وَعَبْدَهٗ مُحَمَّدٌ میں تمیز نہیں کرتے ۔ عَبْدُهٗ کی اہمیت سے وہ واقف ہی نہیں ۔ عَبْدُهٗ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے ۔ خود سمجھ سے کوسوں دور ہیں اور غریب حسؔرت پر موسلا دھار اعتراضات کی بارش کرتے ہیں ۔

کیوں چھیڑتے ہو حسؔرتِ دیوانہ کو دن رات ÷ عاقل کبھی دیوانہ کو چھیڑا نہیں کرتے (حسؔرت صدیقی)

سنو ! اور گوشِ حق نیوش سے سنو ! عبدیت کیا ہے؟ عبد کون ہے ؟ اَلْعَبْدُ وَمَا مَلَكَتْ يَدَاهُ لِمَوْلَاهُ ۔ ’’ کچھ بھی نہیں بندے کا جو کچھ ہے وہ آقا کا ‘‘ ۔ وجوب بالذات اور استغناء بالذات اس ذاتِ پاک کا خاصہ ہے جس کے سامنے کوسِ ’’ لِمَنِ

اَلْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ '' بجایا جاتا ہے ۔ ممکن بالذات کا لازمہ ، افتقار و احتیاجِ ذاتی ہے ۔ اس کا دوسرا نام عبدیت ہے ۔

ممکن بود امکاں کہ ہمہ عجز و نیاز است ÷ سرمایۂ دولت چہ سلاطیں چہ خدم را

سرِ خاکِ بندگی پر سب کے جھکے ہوئے ہیں ÷ عاجز ہیں تیرے آگے سب آن بان والے (حسرت صدیقی)

اللہ تعالیٰ کے افعال و صفات و ذات سب بالذات ہیں اور بندے کے افعال اور صفات اور ذات سب بالعرض ۔ اگر کسی پر یہ بات کھل جائے کہ میں بالذات کوئی کام نہیں کرسکتا جب تک کہ خدائے تعالیٰ میرے فعل کو کُــن کا حکم نہ دے اور فعل ظاہر ہی نہیں ہوسکتا تو یہ فنائے افعال ہے ، توحیدِ افعالی ہے ۔ اور جب یہ بات منکشف ہوجائے کہ میرے تمام صفات و کمالات ذاتی نہیں ، اسمائے الٰہیہ کے اظلال ہیں ۔ بدرِ کامل ، لاکھ چمک دمک دکھائے مگر ہے بذاتہ تاریک ۔ یہ خورشیدِ جہاں تاب ہی کا نور ہے جو اس میں سے تاباں ہے ۔ تو یہ فنائے صفات اور توحیدِ صفاتی ہے ۔ اور جب یہ منکشف ہوجائے کہ میری ذات بھی بالذات نہیں ، میں عدمِ وجود نما ہوں ، پیتل پکارتا ہے ، میں کہاں ہوں ۔ تانبے اور جست کی نمائش ہوں ، تو یہ فنائے ذات ہے ، یہ موت ہے بلکہ ابوالموت ۔ نہ زمین پر مکان نہ آسمان پر نشان ۔

نیستی میں ہوں نہ ہستی میں ہوں ÷ بے نشانی ہے نشانی میری

دیکھا تو کچھ نہ پایا سوچا تو بس یہ سمجھا ÷ اک نام رہ گیا ہے میرا تری گلی میں (حسرت صدیقی)

جب عالم کون و فساد کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام کھوئی ہوئی چیزیں پھر مل گئی ہیں مگر ذاتِ حقہ سے وابستہ اور اس کی نسبت سے پیوستہ ۔ دیکھو یہاں ناداری اصل سرمایہ داری ہے ۔

صاحبو ! عبدیت میں اطاعت اور فرماں برداری اور اپنی نیستی کو سمجھنا اور اس کو دریافت کرنا اصلِ عظیم ہے ، روحِ یقین ہے ، جانِ ایمان ہے ۔ اس کی ابتداء ایمان سے ہوتی ہے ۔ راستے میں تقویٰ اور وِلایت ملتے ہیں اور خاص حضرات کو شرفِ نبوت و رسالت ملتا ہے ۔ نبوت سے مراد تبلیغِ احکامِ الٰہی ہے جس کا رُخ جانبِ بندگانِ خدا ہے ۔ اور عبدیت کی نسبت کی جہتِ خاص جل جلالہ کی طرف ہے ۔ اس نسبتِ عظیمہ میں ماسوئی اللہ کی گنجائش نہیں ۔ بڑی ہی نادانی ہوگی اگر تم اپنی ناقص عبدیت کا پیغمبروں کی عبدیت سے مقابلہ کرو گے ۔ کدھر ذرۂ بے مقدار ، کدھر آفتابِ پر انوار ؟ دیکھو ! صوفیۂ صافیہ کے پاس حقیقی عبداللہ ایک ہی ایک ہے ۔ وہی محمدؐ ہے ، وہی رسول ہے ، وہی حبیب اللہ ہے ، تم کیا ، تمہاری محبت اور تمہاری اطاعت و بندگی کیا ؟ غلامِ محمد بننے کی صلاحیت تو ہے ہی نہیں ، اطاعتِ نبی سے کوسوں دُور اور چلے عبداللہ بننے اور وحی و الہام کے دعوے کرنے ۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : کُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ ۔ '' میں رسول اللہ ﷺ کا عبد تھا ، خادم تھا '' ۔ مظہر العجائب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : وَیْحَکَ اَنَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ ۔ '' تجھ پر افسوس ہے میں محمد ﷺ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں '' ۔ خود کو عبداللہ سمجھنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے ۔ سب سے وسیع دائرۂ عبدیت ، عبدیتِ محمدی کا ہے ۔ اوّل عبدیت ، درمیان میں عبدیت ، آخر عبدیت ، جانتے ہو عبدیتِ محمدی کی حقیقت کیا ہے ؟ عین الاعیان ہے

فنائے افعال ۔ فنائے صفات ۔ فنائے ذات

عبدیت کا امتیاز

حقیقۃ الحقائق ہے۔ عبدیتِ محمدیؐ کا عروج کیا ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ سے ظاہر ہے۔ عبدیتِ محمدیؐ کا مقام کیا ہے لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَّا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ؛ (ترجمہ: میرے لئے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل میری برابری نہیں کرسکتا)۔ تمہیں کچھ معلوم ہے عبدیتِ محمدیؐ کا انبساط کیاہے۔ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّھُمْ مِنْ نُّوْرِیْ۔ ترجمہ: میں اللہ کے نور سے ہوں اور وہ سب میرے نور سے ہیں۔

تقدیر بہ یک ناقہ نشانید دو محمل ÷ لیلائے حدوثِ تو وسلمائے قدم را (عرفی)

عبدیت ہی حضرتؐ کے کمالات کا کلِ سرسبد ہے۔ نیاز ہی سرمایۂ ناز ہے۔

منم آں نیاز مندے کہ بتو نیاز دارم ÷ غمِ چوں تو نازنینے بہ ہزار ناز دارم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ ۔ (ترجمہ: اے اللہ میں بے شک تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں، میری قسمت تیرے ہاتھ میں ہے)۔

اب رہ گیا عبد بمعنی مخلوقِ خدا۔ خالقیت خدا کی صفتِ خاصہ ہے۔ علویات اور سفلیات، روحانیات اور مادّیات سب اللہ کے عبد بہ معنی مخلوق ہیں۔ یہ معنے زیر بحث ہی کب ہیں۔ ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِہٖ وَرَسُوْلِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ (اٰمِیْن)۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ ؛ اور نہ تھا کسی نفس کے لئے۔ خدائے تعالیٰ کے متعلق یا کسی دائمی امر کے لئے اگر ماضی بھی کہا جاتا ہے تو وہ ماضی سے خاص نہیں رہتا۔ حال، مستقبل دونوں کو شامل رہتا ہے۔ اَنْ تَمُوْتَ ؛ یہ کہ مرے، اس کی موت واقع ہو۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ؛ مگر خدا کے حکم سے۔ اس کی اجازت سے۔ کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؛ کُتِبَ کِتٰبًا فعلِ محذوف کا مفعولِ مطلق ہے ایک معین وقت والی کتاب ہے، یہ موقت نوشتہ ہے، مرنا سب کو ہے مگر وقتِ معین پر۔ وَمَنْ یُّرِدْ ؛ اور جو ارادہ کرے، جو چاہے۔ ثَوَابَ الدُّنْیَا ؛ دنیا کا ثواب، دنیا کا بدلہ۔ ثَابَ۔ یَثُوْبُ۔ ثَوْبًا ؛ مثلِ تَابَ یعنی رجوع کرنا۔ جیسا عمل کرو گے ویسا ہی اس کا بدلہ ملے گا۔ ثُوِّبَ مقصود ہوا۔ ثَوَاب جزائے مقصود۔ ثَوْبٌ بنا ہوا کپڑا جو ہمارا مقصود تھا۔ بننے اور تارو پود، تانے بانے کے ملانے کا مقصد کپڑا ہی تو ہے۔ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؛ ہم اس شخص کو دنیا سے دیں گے۔ وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَۃِ ؛ اور جو ارادہ کرے ثوابِ آخرت کا۔ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؛ تو ہم اس شخص کو اس آخرت سے دیں گے۔ وَسَنَجْزِی الشّٰکِرِیْنَ ؛ اور ہم قدردانوں کو، شکر گزاروں کو عنقریب بدلہ دیں گے، بہت جلد جزاء دیں گے۔

ترجمہ :- (موت سے کیوں گھبراتے ہو) کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا (موت) ایک معین نوشتہ ہے (جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا) ۔ اور جو دنیوی بدلہ چاہتا ہے ہم اس کو اسی سے دیں گے اور جو آخرت کا ثواب چاہتا ہے ہم اس کو آخرت میں سے دیں گے ۔ اور ہم شکر گزاروں (اور قدر دانوں) کو بہت جلد جزائے خیر دیں گے ۔

وَكَأَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

وَكَاَيِّنْ ؛ اور کتنے ہی ۔ كَاَيِّنْ بمعنی كَمْ ہے ۔ مِنْ نَّبِيٍّ ؛ نبی سے ۔ بمعنی كَمْ مِّنْ نَّبِيٍّ ؛ یعنی کتنے ہی نبی گزرے ہیں (کہتے ہیں کہ كَاَيِّنْ کی اصل اَىٌّ تھی ۔ پہلے کاف اور آخر میں نون زیادہ کردیا گیا ہے) قٰتَلَ مَعَهٗ ؛ ان کے ساتھ ہوکر جنگ کی ۔ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ؛ بہت سے خدا پرست ، باخدا لوگ ، اللہ والے ۔ رَبِّىٌّ وَرِبِّىٌّ وَرَبَّانِىٌّ ؛ رب کی طرف منسوب ہے ۔ فَمَا وَهَنُوْا ؛ پس وہ سُست اور ضعیف نہیں ہوئے ۔ نہ سُست ہوئے نہ دل چھوڑ بیٹھے نہ ہار گئے ۔ لِمَآ اَصَابَهُمْ ؛ اس مصیبت اور تکلیف سے کہ ان کو پہونچی ۔ اَصَابَ ۔ يُصِيْبُ ۔ اِصَابَةٌ ؛ پہونچنا ، اسی سے مصیبت ہے ۔ پہونچنے والی تکلیف فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ وَمَا ضَعُفُوْا ؛ اور نہ ضعیف اور کمزور ہوگئے ۔ وَمَا اسْتَكَانُوْا ؛ اور انھوں نے عاجزی اور ذِلّت کا اظہار نہیں کیا اور نہ مخالفین سے دب گئے ۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کا مادّہ كَوْنٌ ہے اور اِسْتَكَانَ کی اصل اِسْتَكْوَنَ (باب استفعال ہے) بعض کہتے ہیں اس کا مادّہ سَكْنٌ یا سُكُوْنٌ اور اس کی اصل اِسْتَكَنَ ہے ، اشباعِ فتحہ سے (زبر کو کھینچ کر پڑھنے سے ۔ اضافہ از اکیڈمی) الف ہوگیا ہے ۔ بہر حال بالاتفاق اس کے معنی ہار جانے اور ذِلّت و خواری کا اظہار کرنے کے ہیں ۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ؛ اور اللہ صبر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ، جو تکلیف جھیل لیتے ہیں خدا ان کو پسند کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ایسے بہت سے نبی گزرے ہیں کہ ان کے ساتھ ہوکر بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی ۔ اور جو مصیبت راہِ خدا میں اُن کو پہونچی اس سے نہ وہ ہمت ہار گئے ، نہ ضعیف و ناتوان ہوئے اور نہ انھوں نے (دشمنوں کے سامنے) عاجزی کا اظہار کیا (نہ دبے) اور اللہ تو صابروں کو دوست رکھتا ہے (ان کو پسند فرماتا ہے) ۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا

فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

اور اس مصیبت کے زمانے میں وہ یہ کہہ رہے تھے۔ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ ؛ اور نہ تھا اُن کا کہنا۔ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا ؛ مگر یہ کہ انھوں نے کہا، دُعا کی، اُن کی تو یہی دُعا تھی۔ ان کا یہی کہا تھا۔ انھوں نے کیا کہا؟ صرف دُعا کی۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب اِغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا ؛ ہمارے گناہ بخش دے، ہماری خطا پوشی کر، ہمارے گناہوں کو چھپادے۔ وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا ؛ اور ہماری زیادتی کو ہمارے کاموں میں، جو ہم سے تعدی اور زیادتیاں ہوئی ہیں ان کو بھی چھپادے۔ وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا ؛ اور ہم کو ثابت قدم رکھ، ہمارے قدم جمے رہیں، ڈگمگا نہ جائیں۔ وَانْصُرْنَا ؛ اور ہم کو فتح و نصرت عطا کر، اور ہم کو مظفر و منصور رکھ۔ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں پر۔

ترجمہ:- ان کا کہا کچھ اور نہ تھا مگر یہ کہ وہ دُعا کررہے تھے۔ ''اے ہمارے پروردگار! ہماری خطا پوشی کر ہمارے کاموں میں ہماری زیادتیوں سے درگزر فرما، ہم کو ثابت قدم رکھ اور ہم کو کافر قوموں پر فتح و نصرت عطا فرما''۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع ۱۵ / ۶

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ؛ پھر ان کو اللہ نے دیا۔ ثَوَابَ الدُّنْيَا ؛ دنیا کا بدلہ۔ وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؛ اور آخرت کا اچھا بدلہ، عمدہ ثواب، نیک اجر۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ اور اللہ محبوب رکھتا ہے، پسند کرتا ہے احسان کرنے والوں کو، نیکوکاروں کو اچھا کام کرنے والوں کو۔

ترجمہ:- پھر اللہ نے ان کو دنیا کا بھی بدلہ دیا اور آخرت کا تو بہت ہی عمدہ بدلہ دیا اور اللہ محسنوں کو محبوب رکھتا ہے۔

صاحبو! گذشتہ زمانہ میں خدا پرستوں کو کیا کیا تکلیفیں نہیں پہونچائیں گئیں۔ مارڈالا گیا، آروں سے چِروا دیا گیا، آگ میں جلایا گیا، کوڑے لگوائے گئے، دھوپ میں ریت پر لٹا کر پتھر رکھے گئے۔ واہ رے سچے مسلمان! نہ ڈرے، نہ اِرادے سے ٹلے، نہ ہمت ہاری، نہ دشمنوں سے دبے۔ سچ کہا اور سچ پر اڑے رہے۔ ایک اس زمانے کے بھی مسلمان ہیں کہ اسلام ان کو مسلمان کہنے سے شرماتا ہے۔ بے مارے مرے جارہے ہیں۔ نہ دین کی پرواہ نہ آخرت کا کچھ خیال۔ پھر ان بدنصیبوں کو خدا فتح و نصرت دے تو کس طرح؟ امتحان میں فیل اور سند کے طالب، عہدوں کے خواستگار۔ خدا کا شکر کرو کہ اب تک مسخ نہیں ہوئے۔ موقع پر موقع دیا جارہا ہے کہ سنبھلو اور خدا کی طرف رجوع کرلو۔ دیکھو! تم خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور وہ چاہے تو تم کو تباہ و برباد کردے۔ آئندہ اختیار۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اے لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ اِنْ تُطِيْعُوْا ؛ اگر تم اطاعت کرو گے ، کہا مان لو گے ، کہے میں آ جاؤ گے ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ہے ۔ اگر تم کافروں کی اطاعت کرو گے ۔ يَرُدُّوْكُمْ ؛ تم کو رد کردیں گے ، پلٹا دیں گے ۔ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؛ تمہاری ایڑیوں پر ۔ وہ تم کو اُلٹے پیر پلٹا دیں گے ، تم کو برگشتہ کردیں گے ۔ فَتَنْقَلِبُوْا ؛ پھر تم ہو جاؤ گے ۔ خٰسِرِيْنَ ؛ ناکام ، نقصان میں پڑے ہوئے ۔ پھر تم نقصان میں پڑ جاؤ گے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اگر تم کافروں کی اطاعت کرلو گے تو وہ تم کو اُلٹے پیر پلٹا دیں گے (اور دین سے برگشتہ کردیں گے) اور تم نقصان میں پڑ جاؤ گے (اس انقلاب میں تم خائب و خاسر ہو جاؤ گے) ۔

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

بَلِ اللّٰهُ ؛ بلکہ اللہ ۔ مَوْلٰىكُمْ ؛ تمہارا مولیٰ ۔ تمہارا کارساز ۔ تمہارا یار و مددگار ہے ۔ تمہارا آقا اللہ کے سوا کوئی نہیں ۔ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ؛ اور وہ بہترین فتح و نصرت دینے والا ہے ۔ دشمنوں پر تم کو غالب کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- بلکہ اللہ ہی تمہارا یار و مددگار ہے اور وہی بہترین فتح و نصرت دینے والا ہے ۔

صاحبو ! کافروں کا کہا ماننے کا انجام کیا ہے ؟ دین سے برگشتہ ہو جانا ، تباہی و بربادی میں گرفتار ہو جانا ۔ دیکھ رہے ہو تم پہلے کیا تھے ؟ کیا ہو رہے ہو ؟ ان کافروں سے کسی قسم کی اُمید نہ رکھو ۔ ان کو اپنا آقا نہ مانو ۔ ان کو اپنا کارساز نہ سمجھو ۔ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ۔ اُسی پر اعتماد کرنا اَولیٰ ہے ۔ اللہ ہی کے ہاتھ میں فتح و نصرت ہے ۔ تم اطاعت کرو وہ نصرت دے گا ۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

سَنُلْقِيْ ؛ ابھی ہم ڈال دیتے ہیں ۔ اَلْقٰى ۔ يُلْقِيْ ۔ اِلْقَآءٌ ؛ ڈالنا ۔ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافروں کے دلوں میں ۔ اَلرُّعْبَ ؛ رعب ، خوف ، گھبراہٹ ۔ بِمَآ اَشْرَكُوْا ؛ اس سبب سے کہ انھوں نے شرک کیا ۔ بِاللّٰهِ ؛ اللہ سے ۔ اللہ سے شرک کرنے کی وجہ سے ۔ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ ؛ ان چیزوں کو جن کے لئے نہیں اُتارا ۔ سُلْطٰنًا ؛ غلبہ ، سند ۔ ان چیزوں کو

خدا کا شریک بناتے ہیں جن کی کوئی سند نہیں ، جن کی کوئی اصل نہیں ۔ وَمَاْوٰهُمُ النَّارُ ؛ اَوٰی ۔ یَاْوِیْ ۔ اَوِیًّا و اِوَاءً ؛ اُترنا ، ٹھہرنا ، پناہ لینا ۔ ان کا ملجا و ماویٰ آتشِ دوزخ ہے ۔ جہنم ان کا ٹھکانہ ہے ۔ وَبِئْسَ ؛ اور برا ہے ۔ مَثْوٰی ؛ ثَوٰی ۔ یَثْوِی ۔ ثُوِیًّا و ثَوَاءً ؛ بہت دیر تک ٹھہرنا ۔ رہنا ۔ مَثْوَی الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالموں کا ٹھکانا ۔

ترجمہ :- ابھی ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے ان کے ، خدا کا بے سند چیزوں کو شریک بنانے کی وجہ سے ۔ ان کا ملجا و ماویٰ آتشِ دوزخ ہے ۔ اور ظالموں کا کیا برا مقام ہے ۔

(یعنی اطمینان رکھو ۔ ہم کافروں کے دلوں میں رعب اور ہیبت اور خوف و دہشت ڈال دیں گے) ۔

یہ کیوں ؟ وہ اللہ سے شرک کر رہے ہیں ۔ کن سے ؟ بے اصل اور بے ٹھکانہ چیزوں سے جن کے حق ہونے کی خدا نے کوئی سند نہیں اُتاری ۔ اس شرک و کفر کا نتیجہ کیا ہوا ؟ دوزخ ان کا ٹھکانہ ہے ۔ فِی النَّارِ وَ السَّقَرِ ان کو ہونا ہے جو شرک کرتے ہیں ، ظلم کرتے ہیں ۔ ان کا انجام برا ہی ہوتا ہے ۔)

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۵۲

وَلَقَدْ ؛ اور البتہ بے شک ۔ بہ تحقیق ۔ صَدَقَ ؛ سچ کر دکھایا ۔ صَدَقَکُمْ ؛ تم کو سچ کر دکھایا ۔ اَللّٰهُ ؛ اللہ نے ۔ وَعْدَهٗ ؛ اپنے وعدہ کو ۔ اِذْ ؛ جب کہ ۔ حَسَّ ۔ یَحُسُّ حَسًّا ؛ قَتَلَهٗ ؛ مارڈالنا ۔ حَسَّ ۔ یَحِسُّ ۔ حِسًّا ؛ جاننا ۔ ادراک کرنا ۔ حَسَّ اللَّحْمَ ؛ گوشت کو بھونا ۔ یہاں قتل مُراد ہے ۔ تَحُسُّوْنَهُمْ ؛ تم کافروں کو یا اپنے مخالفوں یا دشمنوں کو قتل کر رہے تھے ۔ بِاِذْنِهٖ ؛ بحکمِ خدا ۔ باذن اللہ ؛ خدا کی قدرت سے ۔ حَتّٰی ؛ یہاں تک ۔ اِذَا ؛ جب کہ حَتّٰی اِذَا ؛ یہاں تک کہ ۔ فَشِلْتُمْ ؛ تم بودے ہوگئے ۔ یعنی دشمنوں پر غلبہ برابر نہ رہا ، یہاں تک کہ تم بزدل ہوگئے ۔ تمہارا دل ضعیف ہوگیا ۔ تم ہول کھانے لگے ۔ یہ بزدلاپن کیوں پیدا ہوا ؟ وَتَنَازَعْتُمْ ؛ اور تم نزاع کرنے لگے ، کشمکش کرنے لگے ، بحث کرنے لگے ۔ فِی الْاَمْرِ ؛ کام میں ۔ حکمِ رسولؐ میں ۔ کوئی کہتا فتح ہوچکی ہے ۔ اب کافروں کا مالِ غنیمت لوٹو ۔ کوئی کہتا ہم کو اپنی جگہ سے ہٹنے کا حکم نہیں ۔ وَعَصَیْتُمْ ؛ اور تم نے عصیان کیا ، پیغمبر کی نافرمانی کی ۔ گھاٹی چھوڑکر مالِ غنیمت لوٹنے کی طرف متوجہ ہوگئے ۔ مِنْ بَعْدِ مَآ ؛

بعد اس کے کہ۔ اَرٰکُمْ ؛ تم کو دکھایا۔ مَـا تُحِبُّوْنَ ؛ جوتم چاہتے ہو۔ وہ کامیابی اور فتح مندی جوتمہارے پاس محبوب تھی۔ مِنکُمْ ؛ تم میں سے۔ مَنْ یُرِیْدُ الدُّنْیَا ؛ جو ارادہ کرتے دنیا کا، چاہتے تھے دنیا کو۔ وَمِنکُم مَّنْ ؛ اور تم میں سے بعض جو یُرِیْدُ الْاٰخِـرَۃَ ؛ آخرت کا ارادہ کرتے ہیں۔ یعنی بعض طالبِ دنیا ہیں۔ اور بعض طالبِ آخرت۔ بعض کو دنیا چاہیے اور بعض کو آخرت۔ ثُمَّ صَرَفَکُمْ ؛ پھر تم کو پھیر دیا۔ پلٹا دیا۔ عَنْھُمْ ؛ کافروں سے یعنی ہم نے کافروں پر غالب آنے سے روکا یہ کیوں؟ لِیَبْتَلِیَکُمْ ؛ تاکہ تم کو آزمائیں، تم کو بلا میں ڈال کر آزمائیں، کھوٹے کو کھرے سے تمیز کریں، سچے کو جھوٹے سے جُدا کریں، ممتاز کریں۔ وَلَقَدْ ؛ اور البتہ بے شک، قطعاً، بالضرور۔ عَفَا عَنکُمْ ؛ تمہاری غلطی معاف کردی، تمہاری خطا کو مٹادیا۔ تمہاری غلطی سے درگذر کیا اور مسلمانوں کی حالت پھر درست ہوگئی۔ اور معرکۂ جنگ میں ڈٹ گئے۔ وَاللّٰہُ ؛ اور اللہ۔ ذُوْفَضْلٍ ؛ فضل وکرم والا ہے۔ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ؛مسلمانوں پر، ایمانداروں پر۔

ترجمہ:- بے شک اللہ نے تم کو اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، جب کہ تم دشمنوں کو بقدرتِ خدا قتل کر رہے تھے (یہ بات برابر قائم تھی) یہاں تک کہ تم بزدل (اور ہول دلے) ہوگئے اور حکمِ (رسول) میں نزاع (اور کشمکش) شروع کردی اور نافرمانی کی۔ بعد اس کے کہ تم جو چاہتے تھے (اللہ نے) اس کو دکھا دیا۔ تم میں سے بعض تو طالبِ دنیا ہیں (اور مورچہ پر قائم نہیں رہے) اور بعض طالبِ آخرت ہیں (جو مرے دم تک مورچہ پر قائم رہے)۔ پھر ہم نے تم کو تمہارے دشمنوں سے روکا (اور تمہارا غلبہ جاتا رہا۔ یہ سب کیوں ہوا؟) تاکہ تمہارا امتحان لے۔ پھر اللہ نے تمہاری خطاؤں سے درگزر کیا۔ اور اللہ ایمان داروں پر بڑا ہی فضل کرنے والا ہے۔

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِیْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

اِذْ تُصْعِدُوْنَ ؛ یاد کرو جب کہ تم چڑھتے ہی چلے جارہے تھے، بڑھے ہی چلے جارہے تھے۔ وَلَا تَلْوٗنَ ؛ اور مڑتے نہ تھے۔ اور تم پلٹ کر بھی نہ دیکھتے تھے۔ عَلٰٓی اَحَدٍ ؛ کسی پر یعنی کسی کو پھر کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ ؛ اور پیغمبر تم کو بلا رہے تھے، پکار رہے تھے۔ ''اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ۔ اِلَیَّ عِبَادَاللّٰہِ۔ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ''۔ ''میری طرف آؤ! اے خدا کے بندو! میری طرف آؤ! اے خدا کے بندو! میں خدا کا رسول ہوں''۔ فِیْٓ اُخْرٰکُمْ ؛ تمہاری پچھلی جماعت میں۔ یعنی رسولِ خدا ﷺ پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور وہ لوگ آگے بڑھ گئے ہیں۔ فَاَثَابَکُمْ ؛ اور تم کو پہونچایا۔ غَمًّا بِغَمٍّ ؛ غم پر غم۔ ایک غم

کے ساتھ دوسرا غم لگا ہوا ۔ دو غم کیا تھے ؟ دشمنوں سے شکست ۔ پیغمبر علیہ السلام کا زخمی ہونا اور مسلمانوں کا بھی زخمی ہونا ۔ لِکَیْلَا تَحْزَنُوْا ؛ تا کہ تم غمگین نہ ہوں ۔ عَلٰی مَافَاتَکُمْ ؛ اس چیز پر جو تم سے فوت ہوگئی ، اس فتح مندی سے جو ہاتھ سے چلی گئی ۔ وَلَا مَآ اَصَابَکُمْ ؛ اور نہ غمگین ہوں ان مصیبتوں پر جو تم پر پڑیں ۔ یعنی مسلمانوں کا مقصد صرف خدا و رسول کی رضا جوئی ہو ۔ نہ فتح مندی ہاتھ سے جانے کی پرواہ ، نہ اپنے زخمی ہونے کا غم ۔ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ ؛ اور اللہ خبردار ہے ، باخبر ہے ، خوب جانتا ہے ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ ان کاموں کو جو تم کرتے ہو ، تمہارے اعمال کو ۔

ترجمہ :- (یاد کرو) جب کہ تم بڑھے چلے جا رہے تھے اور کسی کی جانب پلٹ کر بھی نہیں دیکھتے تھے اور پیغمبر پیچھے رہ گئے تھے ، آواز پر آواز دے رہے تھے (اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۔ اِلَیَّ عِبَادَاللّٰهِ ۔ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ) کہ تم پر غم پر غم پڑا ۔ (کیوں ؟) تا کہ تم غمگین نہ ہوں مقصد کے فوت ہونے پر اور نہ مصیبتوں کے پڑنے پر ۔ اللہ (دانا بینا ہے) تمہارے (نیک) کام (بھی) دیکھ رہا ہے (اور بُرے اعمال بھی) ۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰى طَآىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ طَآىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ ؕ یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ یُخْفُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَكَ ؕ یَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾

ثُمَّ اَنْزَلَ ؛ پھر خدا نے اُتارا ، نازل کیا ۔ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر ۔ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ ؛ غم کے بعد ۔ غَمٌّ ؛ وہ رنج اور فکر جو دل پر چھا جائے ۔ هَمٌّ ؛ وہ فکر جو آئندہ کی ہو ۔ اَمَنَةً ؛ امن ، بے فکری ، راحتِ دل ۔ نُعَاسًا ؛ اُونگھ ، ہلکی نیند ۔ یَغْشٰی ؛ چھاتی ہے ۔ طَآئِفَةً ؛ ایک جماعت کو ۔ مِنْکُمْ ؛ تم میں سے ۔ یعنی جنگِ اُحد میں مسلمانوں کی سراسیمگی اور پریشانی کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسی راحتِ دل اور خفیف نیند ڈالی کہ ہاتھ میں سے تلوار گری پڑتی تھی ۔ مسلمانوں کا رنج و غم جاتا رہا اور سب رسول اللہ

ﷺ کی طرف دوڑ کر سمٹ آئے ۔ صرف دو تین آدمیوں کے نام لئے جاتے ہیں جو حضرت رسولِ خدا ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر مدینہ واپس آگئے تھے ۔ یہ حال تو پختہ ایمان مسلمانوں کا تھا ۔ وَطَآئِفَةٌ ؛ اور ایک جماعت ۔ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ ؛ کہ ان کو ان کی جان اہم تھی ، ان کو اپنی جان کی پڑی تھی ۔ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ ؛ اللہ پر بدگمانی کر رہے تھے ۔ غَیْرَ الْحَقِّ ؛ ناحق ، ناروا ۔ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ ؛ جاہلوں اور نادانوں کی سی بدگمانی ۔ یعنی بعض کو تو ایسا اطمینان ہوا کہ نیند آنے لگی ۔ اور بعض کو اپنی جان کی پڑی تھی خدا پر لگے بدگمانیاں کرنے ۔ یہ کیا کہہ رہے تھے ؟ یَقُوْلُوْنَ ؛ وہ کہہ رہے تھے ۔ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ ؛ کیا ہم کو بھی اختیار ہے ۔ مِنْ شَیْءٍ ؛ کچھ ۔ یعنی ہم کو بھی شکست ہو رہی ہے ۔ کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ۔ کیا ہم بھی کچھ کرسکتے ہیں ؟ قُلْ ؛ آپ فرما دیجئے ۔ اِنَّ الْاَمْرَ ؛ بے شک کام ، اختیار ۔ كُلَّهٗ ؛ پورے کا پورا ۔ تمام ۔ لِلّٰهِ ؛ خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ یعنی جہاد کرنا تمہارا کام ہے اور فتح و نصرت دینا خدا کے اختیار میں ہے ۔ یُخْفُوْنَ ؛ مخفی رکھتے ہیں ، چھپاتے ہیں ۔ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے دلوں میں ، اپنے جی میں ۔ مَالَا یُبْدُوْنَ ؛ جس کو نہیں ظاہر کرتے ، نہیں بتاتے ۔ لَکَ ؛ تم کو ۔ یعنی یہ منافق بظاہر تمہارے ساتھ ہیں اور بہ باطن چھوڑ کر بھاگنے کو تیار ہیں ۔ وہ اپنے دلی خیالات تم کو نہیں بتاتے ۔ یَقُوْلُوْنَ ؛ وہ کہتے ہیں ۔ لَوْ كَانَ لَنَا ؛ اگر ہم کو ہوتا ۔ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ؛ کچھ اختیار ۔ مَاقُتِلْنَا هٰهُنَا ؛ تو ہم یہاں قتل نہیں کئے جاتے ۔ ان منافقوں نے پہلے تو شیخی میں آکر مدینہ سے باہر جنگ کرنے کی رائے دی ۔ جب غلبہ آراء کی بنا پر باہر لڑنے کو تیار ہوئے تو حضرت ﷺ کی مخالفت کی اور آپؐ کے بتائے ہوئے نقشہ جنگ پر قائم نہیں رہے ۔ پیغمبر ﷺ کی مخالفت کی وجہ سے جب پانسہ پلٹ گیا اور مسلمانوں کو ایک حد تک شکست ہوئی اور خود آنحضرت ﷺ کے جسمِ مبارک پر زخم پہنچا تو کہنے لگے کہ ہماری تو کچھ نہیں چلتی ۔ ہماری سنتے تو یوں مارے نہ جاتے ۔ قُلْ ؛ آپ فرما دیجئے ۔ لَوْ كُنْتُمْ ؛ اگر تم ہوتے ۔ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؛ تمہارے گھروں میں ، اپنے گھروں میں ۔ لَبَرَزَ ؛ البتہ نکل آتے ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ وہ لوگ ۔ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ ؛ جن کی تقدیر میں مارا جانا لکھا گیا ہے ۔ اَلْقَتْلُ ؛ مار ڈالنا اور مارا جانا ۔ مصدرِ معروف و مصدرِ مجہول ۔ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ ؛ ان کی خواب گاہوں کی طرف ۔ مَضَاجِعُ ، جمع مَضْجَعٌ ۔ ضَجَعَ ؛ کروٹ لیا ۔ لیٹا ۔ سو گیا ۔ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ ؛ اور تاکہ اللہ آزمائے ، مبتلا کرے ، امتحان لے ۔ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ ؛ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے ۔ وَلِیُمَحِّصَ ؛ اور تاکہ صاف کرے ، جُدا کردے ۔ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؛ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے ۔ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے ، علم رکھتا ہے ۔ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ سینوں میں کی باتوں کو ۔ مافی الضمیر کو ۔ ذُوْمَالٍ ؛ مال والا ۔ ذُوْ کا مؤنث ذَاتٌ ہے بمعنی والی ۔ ذَاتُ الصُّدُوْرِ ؛ سینوں والی بات ، دلی خیالات ۔

ترجمہ :- پھر (اللہ نے) غم کے بعد تم پر امن و امان نازل کیا (وہ کیا تھا ؟ وہ) ایک اُونگھ تھی (ہلکی سی نیند تھی) جو تم میں سے ایک جماعت (کو گھیر رکھی تھی ، ان) پر چھا گئی تھی ۔ اور ایک جماعت (نے اپنی جان کو فکر میں ڈال رکھا تھا ۔ ان کو ان کی جان کی پڑی تھی) کہ ان کی جان ان کے پاس بڑی اہم تھی وہ اللہ سے

بدگمانی کر رہے تھے ناحق جاہلوں کی طرح (نادانوں کی طرح خیالات پکا رہے تھے) وہ (کیا) کہہ رہے تھے کیا ہم کو بھی کچھ اختیار ہے؟ (ہماری بھی چلتی ہے؟) (اے پیغمبر اُن سے) فرما دیجئے: ''تمام اختیارات اللہ ہی کو ہیں''۔ وہ اپنے دل میں وہ باتیں پوشیدہ رکھتے ہیں (مخفی رکھتے ہیں) جو تم پر ظاہر نہیں کرتے وہ کہہ رہے تھے اگر (ہمارا کہا سنا جاتا) ہمارے اختیار میں کچھ ہوتا تو ہم یہاں قتل نہ کئے جاتے۔ (اے پیغمبر) آپ فرما دیجئے: اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی تقدیر میں مارا جانا لکھا گیا تھا وہ تو اپنے خواب گاہ (قتل گاہ) کی طرف نکل آتے۔ (جن کی جہاں مٹی تھی وہیں مارے جاتے، یہ سب کیوں؟) یہ اس لئے کہ خدا تمہارے دلوں کے خیالات آزمائے اور صاف کرے اس چیز کو جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ تمہارے مافی الضمیر کو (تمہارے رازوں کو) خوب جانتا (اور ان کا علم رکھتا) ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ ع ۱۶

بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾ ۷

اِنَّ الَّذِیْنَ؛ بے شک جن لوگوں نے۔ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ؛ تم میں سے پیٹھ پھیر دی۔ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ؛ اس دن کہ جب دونوں جماعتوں میں مقابلہ ہوگیا، ایک دوسرے میں گتھ گئے، دونوں فوجیں ایک دوسرے سے مل گئیں۔ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ؛ صرف شیطان نے ان کو ڈگمگایا، ان کو لغزش میں ڈال دیا تھا، ان کو پھسلا دیا تھا، ان سے زَلّت صادر کرادی۔ یہ کیوں؟ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا؛ ان کی شامتِ اعمال کی وجہ سے، ان کی کمائی کے نتیجے میں۔ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ؛ اور بے شک اللہ نے ان کی خطا معاف کردی۔ ان کی غلطی سے درگذر فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ؛ بے شک اللہ غفور، مغفرت والا اور حلیم ہے، خطاؤں کو معاف کرتا ہے، سزا دینے میں جلدی نہیں فرماتا، بڑا بردبار ہے۔

ترجمہ:- بے شک جن لوگوں نے تم میں سے دونوں فوجوں کے مقابلے کے روز پیٹھ پھیر دی تھی، صرف شیطان نے ان کو ڈگمگا دیا تھا۔ یہ ان کے بعض کرتوت کی شامت تھی (ان کے کئے کی نحوست تھی)۔ تاہم خدا نے ان کی خطا کو بے شک معاف کردیا۔ بے شک اللہ مغفرت والا، حلم (و بردباری) والا ہے۔

صاحبو! خدا سچا، خدا کا رسولؐ سچا، تمہاری کامیابی کے وعدے بھی سچے۔ مگر جیسے اعمال، جیسے کرتوت ویسے ہی نتائج کا نکلنا بھی ضروری۔ امتحان ہوتا ہے۔ نیکوں کو نیک نتائج ملتے ہیں اور بروں کو برے۔ جیسا کرنا ویسا بھرنا۔ اچھے لوگ مرے

دم تک نہیں ہٹتے ۔ شہید ہوتے ہیں اور حیاتِ جاودانی حاصل کرتے ہیں ۔ برے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں ، بزدلی سے پیٹھ پھیرتے ہیں ۔ پھر بھی مرنے والے مارے ہی جاتے ہیں ۔ پیغمبرؐ کی مخالفت ، ان کی ہدایات پر عمل نہ کرنا کیا معمولی بات ہے ۔ جس نے کیا اس نے سزا بھی بھگتی ، شکست اُٹھائی ۔ آخر خدائے تعالیٰ اور رسولؐ پر ظاہر ہوگیا کہ کون سچا ہے ، کون جھوٹا اور کون فرماں بردار ہے اور کون نافرمان ۔ جنگِ اُحد میں مسلمانوں کو کچھ صدمہ پہونچا مگر دشمن بھی اس قابل نہیں رہے تھے کہ مدینہ پر چڑھائی کرتے ۔ یہ جنگ بے نتیجہ رہی ۔ تکلیف دونوں کو پہونچی مگر فتح کسی کو نہیں ہوئی ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تَكُوْنُوْا ؛ نہ ہوجاؤ ۔ كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ مثل ان لوگوں کے جنھوں نے کفر کیا ، کافروں کی طرح ۔ وَقَالُوْا ؛ اور کہا ۔ لِاِخْوَانِهِمْ ؛ اپنے بھائیوں سے ۔ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ ؛ جب کہ چلتے ہیں زمین میں ، جب کہ سفر کرتے ہیں ۔ اَوْ كَانُوْا غُزًّى ۔ یا غزوہ اور جنگ میں ہوتے ہیں اور دشمنوں سے جہاد میں مشغول رہتے ہیں ۔ لَوْ كَانُوْا عِنْدَنَا ؛ اگر ہمارے پاس ہوتے ۔ مَا مَاتُوْا ؛ تو نہ مرتے ، نہ انھیں موت آتی ۔ مَا قُتِلُوْا ؛ اور نہ قتل کئے جاتے ۔ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ ؛ تا کہ اللہ کردے اس بات کو ۔ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؛ ان کے دلوں میں حسرت یعنی کافر اور منافق جو کچھ کہہ رہے تھے ، مسلمانوں کے مارے جانے کی وجہ سے اور جنگ میں کامیاب نہ ہونے کے خوف سے کہہ رہے تھے ۔ ان کو کیا معلوم تھا کہ شہادت بھی ایک بڑی نعمت ہے اور انجام میں فتح مندی مسلمانوں کے لئے ہی لکھی گئی ہے ۔ آئندہ ہونے والی کامیابی ان کے دلوں میں حسرت ہوجائے گی ۔ ان نادانوں کو معلوم نہیں اور کیا وہ نہیں سمجھتے ۔ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ اور اللہ ہی جِلاتا ہے اور وہی مارتا ہے ، حیات اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اُن اعمال کو جو تم کرتے ہیں ۔ بَصِيْرٌ ؛ خوب دیکھتا ہے ۔ اللہ تمہارے کاموں سے خوب واقف ہے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! تم کافروں کی طرح نہ بنو جو اپنے بھائیوں کے حق میں کہتے ہیں ، جب کہ وہ سفر میں یا جہاد میں ہوتے ہیں ، (وہ کیا کہتے ہیں ؟) اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے نہ مارے جاتے ۔ (ایسا کیوں ہورہا ہے) تا کہ خدا اس کو (مسلمانوں کی شہادت و کامیابی کو) ان کے دلوں میں حسرت بنادے اور مارتا اور جِلاتا تو اللہ ہی ہے اور اللہ تمہارے تمام اعمال کو

دیکھ رہا ہے۔

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۱۵۷﴾

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ ؛ اگر تم قتل کئے جاؤ، مارے جاؤ۔ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ أَوْ مُتُّمْ ؛ یا تم مرجاؤ۔ اور تمہیں موت آجائے۔ لَمَغْفِرَةٌ ؛ بے شک مغفرت ۔ مِنَ اللَّهِ ؛ اللہ کے پاس سے ۔ وَرَحْمَةٌ ؛ اور رحمت ۔ خَيْرٌ ؛ اچھی ہے، بہتر ہے۔ مِمَّا يَجْمَعُونَ ؛ اس ساز و سامان اور مال و دولت سے جو وہ جمع کرتے اور کماتے ہیں۔

ترجمہ :- اور (اے مسلمانو!) اگر تم راہِ خدا میں شہید کئے جاؤ یا مرجاؤ تو بے شک اللہ کی مغفرت اور رحمت (جو تم پر ہونے والی ہے) اس (مال و دولت) سے کہیں زیادہ بہتر ہے جو وہ سمیٹتے (اور کماتے) ہیں۔

وَلَئِنْ مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿۱۵۸﴾

وَلَئِنْ مُّتُّمْ ؛ اور اگر تم مربھی جاتے ۔ أَوْ قُتِلْتُمْ ؛ یا مارے جاتے ۔ یا قتل کئے جاتے تو کیا برائی تھی ۔ لَإِلَى اللَّهِ ؛ البتہ اللہ ہی کی طرف ۔ یہاں اِملاء قرآنی میں ایک الف زیادہ ہے ۔ اگر لَاْاِلَى اللَّهِ کو لَا اِلَى اللَّهِ پڑھ دے یعنی لامِ تاکید کو لائے نفی پڑھ دے تو معنے بالکل اُلٹ جائیں گے ۔ تُحْشَرُونَ ؛ حشر کئے جاؤ گے، جمع کئے جاؤ گے، مروگے تو کیا ہوگا ۔ اپنے مالک اپنے پروردگار کے پاس جاؤ گے جو تمہارا مقصود و مطلوب ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر تم مرجاؤ گے یا مارے جاؤ گے تو تمہارا حشر اللہ ہی کی طرف ہوگا (جو تمہاری دِلی مراد ہے ۔ فکر کی کیا بات ہے ۔ ناخوشی کا کیا موقع ہے) ۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿۱۵۹﴾

فَبِمَا رَحْمَةٍ ؛ پس کس قدر رحمت ہے ۔ بعض کہتے ہیں مَا زائد ہے ۔ اصل میں فَبِرَحْمَةٍ ہے ۔ بعض کہتے ہیں مَا نکرہ ہے، بمعنے شَيْءٌ بِرَحْمَةٍ مَّا کا بدل ہے ۔ مِنَ اللَّهِ ؛ اللہ کے پاس سے ۔ لِنْتَ لَهُمْ ؛ کہ تم نرم ہوئے ان کے لئے ۔ لَانَ ۔ يَلِيْنُ ۔ لِيْنًا ؛ نرم ہونا ۔ وَلَوْكُنْتَ ؛ اگر تو ہوتا، تم ہوتے ۔ فَظًّا ؛ بدخو، بدمزاج ۔ غَلِيْظَ الْقَلْبِ ؛ سخت دل ۔ لَا انْفَضُّوْا ؛

البتہ چل دیتے، پھوٹ جاتے، منتشر ہوجاتے ۔ دیکھو یہاں بھی کتابت میں الف زائد ہے ۔ لام تاکید ہے، لائے نفی نہیں ۔
اِنْفَضَّ ۔ يَنْفَضُّ ۔ اِنْفِضَاضًا ؛ متفرق ہوجانا، منتشر ہوجانا ۔ جماعت میں پھوٹ پڑجانا ۔ عربی کا ایک شاعر کہتا ہے ۔

رَاَیْتُ النَّاسَ مُنْفَضَّةً   اِلٰی مَنْ عِنْدَهٗ فِضَّةٌ

وَمَنْ لَّا عِنْدَهٗ فِضَّةٌ   فَعَنْهُ النَّاسُ مُنْفَضَّةٌ

(میں نے دیکھا کہ جس کے پاس چاندی ہوتی ہے اس کے پاس سب دوڑے دوڑے آتے ہیں اور جس کے پاس چاندی نہیں ہوتی سب اس کے پاس سے بھاگ جاتے ہیں) ۔

مِنْ حَوْلِكَ ؛ تمہارے اطراف سے، تمہارے آس پاس سے، تمہارے ماحول سے ۔ فَاعْفُ عَنْهُمْ ؛ ان کو معاف کردو، ان کی غلطی دور کردو، ان کی خطا کو مٹادو ۔ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؛ اور ان کے لئے مغفرت چاہو، خود بھی ان کو بخشو اور ان کے لئے دُعائے مغفرت بھی کرو ۔ وَشَاوِرْهُمْ ؛ اور ان سے مشورہ لیا کرو ۔ فِي الْاَمْرِ ؛ کام میں، تاکہ ان کو بھی اظہارِ رائے کا موقع ملے ۔ فَاِذَا عَزَمْتَ ؛ پھر جب تم نے پختہ ارادہ کرلیا، کسی کام کا عزم کرلیا ۔ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؛ تو خدا پر توکل کرو، اس پر بھروسہ کرو اور نتیجہ کو اس پر چھوڑ دو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ يُحِبُّ ؛ محبوب رکھتا ہے، پسند کرتا ہے ۔ اَلْمُتَوَكِّلِيْنَ ؛ خدا پر توکل کرنے والوں کو، خدا پر اعتماد اور بھروسہ کرنے والوں کو ۔

ترجمہ :- پس یہ خدا کی رحمت ہی ہے جو آپ ان کے حق میں نرم خو ہوئے اور اگر آپ درشت خو (بدمزاج) سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے (منتشر ہوجاتے) ۔ تو آپ اُن کی خطائیں معاف کیا کیجئے اُن کے لئے دُعائے مغفرت کیجئے (آپ خود بھی معاف کردیجئے اور اللہ سے بھی معاف کروایئے ۔ دیکھیئے ! ان سے غلطی ہوجائے تو ان سے مشورہ لینا نہ چھوڑ دیجئے) ۔ اور کام میں ان سے مشورہ لیجئے پھر (کسی مسئلہ میں) جب رائے قائم کرلیجئے تو خدا پر توکل کیجئے (اس پر اعتماد کیجئے) بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ۔

صاحبو ! اس آیت میں خدائے تعالیٰ کیا کیا نصیحتیں فرماتا ہے ۔ فرماتا ہے ! رحمت خدا کے پاس سے آتی ہے، رحمت کی بارش عرشِ اعظم سے ہوتی ہے ۔ فرماتا ہے ۔ محمد رسول اللہ ﷺ مظہرِ رحمتِ الٰہی ہیں ۔ نہ درشت خو ہیں نہ سخت دل ۔ جو حاکم بدمزاج، خودمختار ہوتا ہے، اچھے لوگ اس کے پاس سے بھاگ جاتے ہیں ۔ ذلیل وخوار گالیاں کھاتے ہیں اور پڑے رہتے ہیں ۔ فرماتا ہے : تم ان کی خطاؤں سے درگزر کرو اور دُعا کرو کہ خدا بھی ان کی خطائیں معاف کرے ۔

دیکھو ! ایسا نہ ہو کہ آپ اُن کی غلطیوں سے انجان ہوجائیں اور غیرتِ الٰہی ان کو سزا دے دے ۔ لہذا آپ بھی معاف کیجئے اور خدا سے بھی معاف کروایئے ۔ فرماتا ہے ! ان کی غلط کاریوں کی وجہ سے ان سے مشورہ لینا نہ چھوڑیئے ۔ تمہاری مجلس

کیا ہو؟ مجلسِ شوریٰ ہو، مجلسِ ملّی ہو ۔ سب آزاد رائے دیں اور تم بہترین رائے کو اختیار کرنے والے رہو ۔ استبداد اور خودمختاری کی تعلیم اسلام نہیں دیتا ۔ صاحبِ وحی کو ہدایت کرتا ہے کہ ہر کام میں مشورہ لو ۔ مگر کرو وہی جو حق ہو ۔ وہی جس کا فیصلہ ہو ۔ جو مشورہ لیتا ہے اس کو ندامت نہیں ہوتی ۔ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ ۔ یاد رکھو! کامیابی تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے، نتیجہ کو خدا پر چھوڑو، اسی پر اعتماد کرو، اسباب کو استعمال کرو اور نتیجہ میں خدا پر توکل کرو ۔ مجلسِ ملّی، دارالندوہ، دارالشوریٰ میں ایسے ہی لوگ شریک ہوں اور ان لوگوں سے مشورہ لیا جائے جو اہل الرائے ہوں، تجربہ کار ہوں، زمانہ کے نشیب و فراز کو جانتے ہوں، معاملہ فہم ہوں ۔ جاہلوں کا جمع ہونا، نہ سمجھنا نہ بوجھنا، رائے شماری کے وقت ہاتھ اُٹھا دینا کوئی چیز نہیں ۔ سب سے اہم رائے دینے والوں کی حُبِ قومی اور دیانت داری ہے ۔ ان لوگوں کی رائے کیا وقعت، کیا وزن رکھتی ہے جن کو نہاری کلچوں کا ناشتہ کرایا جاتا ہے، چائے خوری پر بُلایا جاتا ہے، ڈنر دیا جاتا ہے، کرایہ کی موٹروں میں ٹھونس کر رائے دینے کے لئے پہونچایا جاتا ہے ۔ کثرتِ رائے پر عمل کرنا بھی ایک اُصولی امر ہے ۔ مگر صدر کی بادلیل رائے بھی بڑی عظمت رکھتی ہے ۔ ریاستوں میں حق شناس، زندہ دل افراد ایسے ہی لوگوں کا انتخاب کرتے ہیں جن کی ہوش مندی کا اور اہلِ رائے ہونے کا یقین ہوتا ہے ۔ ہمدردِ قوم افراد اپنی رائے پر ایک دانشمند شخص کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں ۔ خودغرضی، حُبِ جاہ، جھوٹی نمائش رکھنے والے کیا خاک کام کریں گے ۔ قوم کو تباہ کرنے والے یہی امور ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نیک توفیق دے، ان کو خدائے تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور قوم کی محبت عطا کرے ۔ (آمین)

إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي
يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٦٠﴾

اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ ؛ اگر تم کو اللہ فتح و نصرت دے ۔ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ ؛ تو تم پر کوئی غالب نہ آئے گا ۔ وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ ؛ اور اگر تمہاری مدد چھوڑ دے، ضرورت کے وقت بے اعتنائی برتے ۔ خَذَلَ، یَخْذُلُ ۔ خَذْلَانًا ؛ ضرورت کے وقت انجان ہونا ۔ مدد کے وقت مدد نہ کرنا ۔ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ ؛ تو پھر وہ کون ہے جو ۔ یَنْصُرُکُمْ ؛ تم کو نصرت اور مدد دے ۔ مِنْ بَعْدِہٖ ؛ اس کے بعد ۔ اس کے سوا ۔ وَعَلَی اللّٰہِ ؛ اور اللہ ہی پر ۔ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان داروں کو توکل کرنا چاہیئے ۔ اعتماد اور بھروسہ رکھنا چاہیئے ۔

ترجمہ :- اگر اللہ تمہاری مدد کرتا ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا ۔ اور اگر تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے ۔ اللہ ہی پر ایمان داروں کو توکل کرنا چاہیئے، (اسی پر اعتماد رکھنا چاہیئے) ۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ۚ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى

كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ ؛ اور نبی کی شان سے نہیں ۔ اَنْ يَّغُلَّ ؛ کہ خیانت کرے ۔ نا اہلوں سے مقاصد کا چھپانا، جاہلوں سے مشورہ نہ لینا، بعض راز کے مصارف کو عامتہ الناس پر ظاہر نہ کرنا خیانت نہیں ہے ۔ رازداری بھی عینِ حکمت ہے ۔ وَمَنْ يَّغْلُلْ اور جو خیانت کرتا ہے ۔ يَأْتِ بِمَاغَلَّ ؛ جو کچھ خیانت کرتا ہے، لائے گا ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ ثُمَّ تُوَفّٰى ؛ پھر پورا دیا جائے گا، کافی و وافی دیا جائے گا ۔ كُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص ۔ مَا كَسَبَتْ ؛ جو کچھ اس نے کمایا، کسب کیا ۔ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ؛ اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ۔

ترجمہ :- کسی نبی (کی شان نہیں ۔ اس) کا کام نہیں کہ وہ خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا تو جس چیز کی اس نے خیانت کی ہے اس کو قیامت میں لائے گا اور پھر ہر شخص اپنے کیئے کا بدلہ پائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا (کسی پر کچھ ظلم نہ ہوگا) ۔

صاحبو ! جہاں کوئی شخص، کوئی مادہ فنا نہیں ہوتا، وہاں کوئی حرکت کوئی فعل بھی معدوم نہیں ہوتا ۔ بد کے ساتھ بدی اور نیک کے ساتھ اس کی نیکی ہمیشہ رہتی ہے ۔ صرف بہ اقتضائے مقام صورت شکل بدلتی ہے ۔ گرمی نور بنتی ہے، نور آواز بن جاتا ہے، آواز حرکت بن جاتی ہے ۔ غرض کہ صرف حیثیت بدلتی ہے، ذات اور فعل دونوں باقی رہتے ہیں ۔

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۗ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اَفَمَنْ ؛ تو کیا جو شخص ۔ اِتَّبَعَ ؛ پیروی کی ۔ رِضْوَانَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی رضا مندی کی، جس نے اللہ کی رضا جوئی کی ۔ كَمَنْ ؛ کیا اس کے جیسا ہو جائے گا ۔ بَآءَ ؛ مستحق ہوا، مقتضی ہوا ۔ بِسَخَطٍ ؛ غضب کا، غصہ کا، ناراضی کا ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی ۔ وَمَاْوٰهُ ؛ اور اس کا ٹھکانہ، اس کا مرجع، ملجا و ماویٰ ۔ جَهَنَّمُ ؛ جہنم ہے، دوزخ ہے ۔ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؛ اور کیا بری پہونچنے کی جگہ ہے ۔ اور کیا ہی برا انجام ہے ۔

ترجمہ :- تو کیا جو شخص رضائے الٰہی کا تابع ہوگیا، اس کے برابر ہوجائے گا جو مستحقِ غضبِ الٰہی ہے اور اس کا ملجا و ماویٰ جہنّم ہے؟ اور یہ کیا ہی برا انجام ہے ۔ (بدترین مقام ہے) ۔

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ ان کے مختلف درجے ہیں اللہ کے پاس ۔ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ؛ اور اللہ ہی دیکھتا ہے، وہی دانا بینا ہے ۔ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ؛ جو وہ کرتے ہیں، ان کے اعمال کو ۔

ترجمہ :- اللہ کے نزدیک لوگوں کے مختلف درجے ہیں ، اور اللہ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے (اور ان سے باخبر ہے) ۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

النصف

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ ؛ البتہ ، بے شک اللہ نے احسان کیا ہے ۔ منّت رکھتا ہے ۔ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمان داروں پر ، مسلمانوں پر ۔ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ ؛ جب کہ ان میں بھیجا ، پیدا کیا ۔ رَسُوْلًا ؛ پیغمبر ۔ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ؛ خود ان میں سے یعنی آدمیوں میں سے پیغمبر پیدا کیا ، ان کے ہم جنسوں میں سے ۔ اگر پیغمبر آدمیوں کے سوائے کسی اور جنس میں سے بھیجا جاتا تو ہم جنسی کی مناسبت اور رنج وغم کے احساس سے تعلیم و تعلم میں جو سہولت ہے وہ کہاں ہوتی ؟ آنحضرت ﷺ کا آدمیوں میں سے ہونا ، اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے ۔ اللہ تعالیٰ نادانوں کو سمجھاتا ہے اور اپنا احسان جتاتا ہے کہ اس جوہرِ نایاب کی قدر کریں ، اس کی اطاعت کریں ۔ اس سے محبت رکھیں ، اس سے مشابہت پیدا کریں ۔ اقوال میں ، اعمال میں ، طرزِ زندگی میں ان کو اپنا نمونہ بنائیں اور اس نمونہ پر اپنے تمام کاموں کو ڈھالیں ۔ پھر وہ تعلیم کیسے دیتے ہیں ؟ سراپا خیر و برکت ، علم و معرفت ۔ وہ کیا کرتے ہیں اور کیا سکھاتے ہیں ؟ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ ؛ ان پر تلاوت کرتے ہیں ، پڑھ کر سناتے ہیں ۔ اٰيٰتِهٖ ؛ اس کی آیتیں ۔ وَيُزَكِّيْهِمْ ؛ اور ان کو پاک کرتے ہیں ، اپنے تقدیس کے رنگ میں ان کو رنگتے ہیں ۔ وَيُعَلِّمُهُمْ ؛ اور ان کو تعلیم دیتے ہیں ، سکھاتے ہیں ۔ اَلْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ؛ کتاب اور حکمت کی ۔ ان کی تعلیم سراپا دانش ہے ، دینداری پر مبنی ہے ، اقتضائے محل کے مطابق ہے ۔ ہر ایک کو اس کے حسبِ حال تعلیم دی جاتی ہے ۔ ان کی تعلیم میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو عقلِ سلیم کے خلاف ہو یا ناقابلِ عمل ہو ۔ وَاِنْ كَانُوْا ؛ اگرچہ کہ وہ تھے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ تعلیم نبوی سے پہلے ۔ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ بے شک کھلی گمراہی میں ۔ بدیہی ضلالت میں ۔ جہالت میں ۔ نہ ان کا علم صحیح تھا نہ عمل ۔ ایک ظلمت و تاریکی تھی جو چھائی ہوئی تھی ۔

پیغمبر کے انسانوں میں سے ہونے کی حکمت

ترجمہ :- البتہ بے شک اللہ نے ایمان داروں پر بڑا احسان کیا جب کہ ان میں ان ہی کے ہم جنسوں میں سے (آدمیوں ہی میں سے) ایک رسول بھیجا جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو (اخلاقِ بد، کفر و شرک کی گندگی سے) پاک کرتا ہے (ان کو قدسی صفت بناتا ہے) اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ کہ وہ اس (مقدس تعلیم) سے پہلے کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے ۔

صاحبو ! اسلام سے پہلے، تعلیمِ نبویؐ سے قبل بلکہ اب بھی جنھوں نے اس پاک تعلیم سے سبق نہیں لیا، کتنی تباہی میں پڑے ہوئے ہیں ۔ وہی ایامِ جہالت کا کشت و خون ہے، وہی زِنا کاری ہے، وہی شراب خواری ہے، وہی قمار بازی ہے ۔ رحم ان سے کوسوں دور ہے، انسانیت ان کے اخلاق پر رو رہی ہے ۔ آنکھیں کھولو اور اپنی موجودہ حالت کو دیکھو ۔ تم کس عذاب میں مبتلا ہو، تم کو کوئی صحیح بات سجھائی نہیں دیتی ۔ ظلم و ستم میں تم کو عزتِ نفس محسوس ہوتی ہے، جھوٹ اور دغا بازی میں تم کو سیاست معلوم ہوتی ہے ۔ نفس پرستی تمہارا شیوہ ہے، خود پرستی تمہاری عادت ہے ۔ تمہارے ہر کام سے تکبر ظاہر ہوتا ہے ۔ تم نہیں سمجھتے حالانکہ تم عذابِ الٰہی میں گرفتار ہو اور اے مسلمانو ! جاہلوں کی صحبت میں تمہاری عقل بھی ماری گئی ہے ۔ ناحق شناسوں کے تمام عیوب تم میں بھی پیدا ہوگئے ہیں ۔ یہ کورانہ تقلید تم کو قعرِ مذلّت میں پہونچا رہی ہے اور شیطان تمہاری برائیوں کو اچھا دکھلا رہا ہے ۔ توبہ کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف مڑو، پیغمبر کا دامن پکڑو، شمعِ ہدایت کی روشنی میں چلو، پیغمبر کی تعلیم حاصل کرو ۔ وہ تم کو پاک و صاف اور ستھرا کردے گی ۔ آسمان کے دروازے تمہارے سامنے کھول دیئے جائیں گے اور رسولِ خدا ﷺ تمہارا ہاتھ پکڑ کر اس دوزخ دنیا سے نکال لیں گے ۔ ورنہ ایک انقلاب آنے والا ہے ۔ تمہارے کام نئی صورت لیں گے ۔ اور تم پر دُکھ کا عذاب نازل ہوگا ۔ دنیا تو ہاتھ سے نکل چکی ہے، آخرت بھی نکل جائے گی ۔ پچھتاؤ گے مگر کچھ حاصل نہ ہوگا ۔

أَوَلَمَّآ أَصَٰبَتۡكُم مُّصِيبَةٌ قَدۡ أَصَبۡتُم مِّثۡلَيۡهَا قُلۡتُمۡ أَنَّىٰ هَٰذَاۖ قُلۡ هُوَ مِنۡ عِندِ أَنفُسِكُمۡۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ ﴿١٦٥﴾

اَوَلَمَّا ؛ کیا جب کہ ۔ اَصَابَتْکُمْ مُصِیْبَۃٌ ؛ تم پر کوئی مصیبت آپڑے، کوئی آفت آجائے ۔ قَدْ اَصَبْتُمْ مِثْلَیْھَا ؛ کہ اس سے دو چند تم ان کو پہونچا چکے ہو ۔ یعنی تم پر ایک آفت آئی اور اس سے دوگنی آفتیں تم نے اپنے دشمنوں کو پہونچا دی تھیں قُلْتُمْ ؛ تم نے کہا، تم کہتے ہو ۔ اَنّٰی ھٰذَا ؛ یہ آفت کہاں سے آئی ؟ اس آفت اور مصیبت کا پہونچنا کدھر سے ہوا ؟ قُلْ ھُوَ ؛ تو تم کہہ دو وہ تو ۔ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِکُمْ ؛ تمہارے کرتوتوں سے ہے، تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

ترجمہ :- کیا جب کوئی مصیبت تم پر آپڑے، حالانکہ اس سے دو چند تم (ان کو) پہنچا چکے ہو تو تم یہ کہتے ہو کہ یہ (مصیبت) کہاں سے آئی ؟ آپ فرما دیجئے کہ یہ تمہارے ہی کئے کا نتیجہ ہے ۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ
قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ
يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾

وَمَآ اَصَابَكُمْ ؛ اور جو مصیبت تم کو پہونچی ۔ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؛ اس دن جب کہ دونوں جماعتوں کا مقابلہ ہوگیا یعنی غزوۂ احد میں مسلمانوں اور کافروں کے لشکر ایک دوسرے سے مل گئے ۔ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ وہ تو اللہ کے اذن سے تھا ، اس کے علم سے تھا ۔ اللہ کی مشیت سے تھا ۔ ایسا کیوں ہوا ؟ مسلمانوں پر یہ مصیبت کیوں پڑی ؟ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ تاکہ ایمانداروں کو جان لے ، ممتاز کرے ۔ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ؛ اور تاکہ جان لے ان لوگوں کو جو نفاق کرتے ہیں ، ان کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ یعنی مسلمانوں پر یہ مصیبت اس لئے آئی کہ دنیا جان لے کہ کون سچا مومن ہے اور کون پکا منافق ۔

ثابت قدمی عشق کی ان کو بھی ہو ثابت ÷ وہ ظلم اگر کرتے ہیں بے جا نہیں کرتے (حسرت صدیقی)

وَقِيْلَ لَهُمْ ؛ اور ان سے کہا گیا ۔ تَعَالَوْا ؛ آؤ ۔ قَاتِلُوْا ؛ جنگ کرو ، مقاتلہ کرو ۔ وہ تم کو ماریں ، تم ان کو مارو ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ، خدا کی رضا مندی کے لئے ۔ اَوِ ادْفَعُوْا ؛ یا مدافعت کرو ، دشمنوں کو دفع کرو ۔ قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا وہ کہتے ہیں ۔ لَوْ نَعْلَمُ ؛ اگر ہم علم رکھتے ۔ ہم جانتے ۔ قِتَالًا ؛ جنگ کو ، اگر ہم کو لڑنا آتا ، اگر ہم فنونِ حرب سے واقف رہتے ۔ لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؛ تو تمہارا ساتھ دیتے ، تمہاری اتباع کرتے ، تمہاری پیروی کرتے ۔ جس طرح تم لڑتے ہو ہم بھی لڑتے هُمْ لِلْكُفْرِ ؛ وہ کفر سے ۔ يَوْمَىِٕذٍ ؛ اس دن ۔ اَقْرَبُ مِنْهُمْ ؛ بہ نسبت ان کے قریب تر ہیں ۔ لِلْاِيْمَانِ ؛ بہ نسبت ایمان کے یعنی اس دن یہ لوگ بہ نسبت ایمان کے کفر سے نزدیک تر تھے اور ہیں ۔ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ ؛ منہ سے ایسی بات کرتے ہیں ۔ مَا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؛ جو ان کے دلوں میں نہیں ہے ۔ یعنی منہ سے اتباع کرنے کی کبھی خواہش ظاہر کرتے ہیں اور دل میں مخالفت کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ یعنی وہ کٹے منافق ہیں ، ان کے ظاہر و باطن میں کسی قسم کی موافقت نہیں ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے ۔ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ؛ اس فساد کو جو وہ چھپاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو کچھ مصیبت تم کو (جنگِ احد میں) پہونچی جب کہ دونوں لشکروں کے مل جانے کا دن تھا ، وہ اللہ کے علم و مشیت سے ہے (وہ پہلے سے جانتا ہے یہ مصیبت کیوں پہونچی) تاکہ مومنین کو جان لے

اور تا کہ منافقین کو جان لے (امتیاز ہوجائے ، اچھوں اور بروں میں تمیز ہوجائے) اور ان سے کہا گیا کہ آؤ فی سبیل اللہ جنگ کرو یا دشمن کی مدافعت کرو تو (وہ کیا کہتے ہیں؟) وہ کہتے ہیں کہ ہم فنونِ حرب سے (واقف نہیں) اگر واقف ہوتے تو تمہاری اتباع کرتے (جنگ میں تمہارا ساتھ دیتے) ۔ یہ لوگ اس دن بہ نسبت ایمان کے کفر سے نزدیک تر تھے (اور ہیں) وہ اپنے منھ سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ انھوں نے چھپا رکھا ہے ۔

صاحبو! فنونِ حرب سے ناواقف ہونے کا عذر کرنا منافقوں کا کام ہے ۔ مسلمان اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ ؛ (انفال ۔ ۶۰) پر عمل کرتے ہیں یعنی '' تم کافروں کے لئے تیاری کرو جس قدر قوت پیدا کر سکتے ہو''۔ مسلمان جنگ کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے وہ حیلے حوالے کرنا نہیں جانتا ۔ اسلام میں ہر شخص سپاہی ہوتا ہے ، ہر مسلمان کچھ نہ کچھ فنونِ حرب سے واقفیت ضرور رکھتا ہے ۔ فنونِ حرب کی اسلام میں تعلیم جبری ہے ۔ ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کو لکھنا پڑھنا نہ آتا تھا مگر تلوار نیزہ اور دوسرے اسلحہ کا استعمال کرنا ضرور آتا تھا ۔ کشتی آپ کو آتی تھی ، گھوڑے کی شہسواری آپ کو آتی تھی ۔ غرضکہ مسلمان ڈرنے کے لئے پیدا نہیں ہوا ۔ اس کی شان یہ ہے ۔ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ (انفال ۔ ۶۰) دشمنانِ خدا اور اپنے دشمنوں کو ڈرانا ان کا شیوہ ہے ۔

ہمارے پاس شمشیر زنی کی تعلیم کی بعض روایتیں اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تک پہونچتی ہیں بلکہ رسولِ خدا ﷺ تک پہونچتی ہیں ۔ تیروں ، تلواروں کا زمانہ تھا تو اس کی تعلیم دی گئی ۔ اب طیاروں ، دبابوں ، بندوقوں ، تفنچوں کا زمانہ ہے تو ان کے استعمال کا طریقہ سیکھنا واجب ہے ۔ لاعلمی کا عذر کسی مسلمان نے نہیں کیا تھا ۔ البتہ منافقوں نے کیا تھا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بے علمی ، بے ہنری اور ہول و بزدلی سے بچائے ، ان کے دلوں میں قوت اور ہاتھ پیر میں طاقت عطا کرے ۔ (آمین)

مسلمان جنگ کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ
قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا ؛ یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے کہا ۔ لِاِخْوَانِهِمْ ؛ اپنے بھائیوں کی نسبت ۔ وَقَعَدُوْا ؛ اور گھر میں بیٹھ رہے ، اور جنگ کے لئے نہیں نکلے ۔ وہ کیا کہتے تھے ۔ لَوْ اَطَاعُوْنَا ؛ اگر یہ لوگ ہماری اطاعت کرتے ، ہمارا کہا مانتے اور لڑائی کو نہ جاتے ۔ مَا قُتِلُوْا ؛ تو مارے کیوں جاتے ۔ قُلْ فَادْرَءُوْا ؛ اے پیغمبر! آپ ان سے فرما دیجئے تم دفع کردو ، ہٹا دو ،

تال دو ۔ عَنْ اَنْفُسِكُمْ ؛ اپنے سے ، اپنے پر سے ۔ اَلْمَوْتَ ؛ موت کو ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ، راست باز ہو

ترجمہ :- یہ وہی لوگ ہیں جو گھر میں بیٹھ رہے اور اپنے بھائیوں کی نسبت لگے باتیں بنانے کہ اگر یہ لوگ ہمارا کہا مانتے (اور جنگ میں نہ جاتے) تو مارے کیوں جاتے ۔ اے پیغمبر ! ان سے فرما دیجئے کہ تم اپنے پر سے موت کو تو ٹال دو اگر تم سچے ہو ۔

موت کو کوئی ٹال نہیں سکتا

صاحبو ! مرنا ایک نہ ایک دن برحق ہے ۔ آدمی یا تو نامردی سے ، ذلت و خواری سے ، عورتوں کی طرح گھر میں بیٹھ کر طبعی موت مرے گا یا میدانِ جنگ میں پہونچ کر دادِ مردانگی دے کر آبرو سلامت رکھ کر شہید ہوگا ۔

مَردوں کی موت اک بار ہے ÷ نامرد مرتا روز ہے
بے آبرو بے کار ہے ÷ با آبرو ہو زندگی
مرنے کو جو تیار ہے ÷ ہرگز نہیں مرتا ہے وہ (حسرت صدیقی)

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ﴿۱۶۹﴾

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ؛ اور ان لوگوں کو ہرگز نہ سمجھو ۔ ان کے متعلق ایسا خیال ہرگز نہ کرو ۔ حَسِبَ ، يَحْسَبُ اور حَسِبَ يَحْسِبُ حِسْبَانًا ؛ دونوں طرح سے یہ فعل آتا ہے ۔ بمعنی خیال کرنا ، سمجھنا ۔ اور حَسَبَ يَحْسُبُ حُسْبَانًا وَحِسَابًا بمعنی شمار کرنا ، گننا ، حساب کرنا ۔ قُتِلُوْا ؛ جو شہید کئے گئے ہیں ، قتل کئے گئے ہیں ، مارے گئے ہیں ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہِ خدا میں ۔ اَمْوَاتًا ؛ مُردے ، یعنی شہیدوں کو مُردہ نہ سمجھو ۔ بَلْ اَحْيَآءٌ ؛ بلکہ وہ زندہ ہیں ۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کے پاس ، اپنے پروردگار کے پاس ۔ يُرْزَقُوْنَ ؛ ان کے جسدوں کے لائق رزق دیئے جاتے ہیں ، کھلائے پلائے جاتے ہیں ، روزی پاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور (اے مخاطب !) تو ان لوگوں کو جو راہِ خدا میں شہید کئے گئے ہیں ہرگز مُردہ نہ سمجھ بلکہ وہ تو اپنے رب کے پاس زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں ۔

صاحبو ! قیامت ہونے سے پہلے اچھے لوگوں کی حالت اُمیدوار یا کار آموز یا پروبیشنر کی سی ہوتی ہے اور بروں کی حالت حوالات میں رہنے والے زیرِ دریافت مجرموں جیسی رہتی ہے ۔ غرض کہ قبلِ قیامت ارواح عالمِ برزخ میں رہتی ہیں ۔ اِدھر سے بھی ربط رہتا ہے اور اُدھر سے بھی ۔ بعض کا خیال ہے کہ جب تک یہ زمین قائم ہے ارواح کو کچھ نہ کچھ دنیا سے

مناسبت اور ربط رہتا ہے، زمین توڑ پھوڑ دی جائے گی، نیست و نابود کردی جائے گی تو قیامت کبریٰ ہوجائے گی اور حساب و کتاب وغیرہ ہوگا۔ مگر شہیدوں کی حالت ایسی نہیں۔ وہ مرتے ہی خدا کے پاس پہونچ جاتے ہیں۔ ان کے جسد کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ ان کو رزق عطا کرتا ہے اور وہ آزادی سے اِدھر اُدھر پھرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ شہداء اس دنیا کے رہنے والوں کو بھی کبھی کبھی نظر آجائیں۔ مگر یاد رکھو کہ جب تک آدمی مادّیات کے جال میں پھنسا ہوا ہے اس کو عالمِ ارواح تک پہونچنا دشوار ہوتا ہے۔ اس لئے ارواح کو بھی عالمِ اجساد میں ظاہر ہونے میں دِقّت ہوتی ہے۔ ہر ایک اپنے موطن، اپنے مقام میں بہ سہولت بسر کرتا ہے۔

خوب یاد رکھو کہ راہِ خدا میں مرنے والا، شہید ہونے والا، گو دنیا سے پردہ کرلیتا ہے مگر اس کا نام زندہ رہتا ہے۔ اس کے آثار زندہ رہتے ہیں۔ یہ تو اُن لوگوں کا حال ہے جو دشمنوں کی تلوار سے مارے جاتے ہیں۔ بھلا وہ کیا مریں گے جو شمشیرِ محبت سے مارے ہوئے ہیں۔ ہر ایک اپنے محبوب کے پاس رہتا ہے۔ جاں باز عاشق ضرور اپنے معشوق کے پاس رہے گا۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ؛ ''آدمی اپنے محبوب کے ساتھ رہتا ہے''۔ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ''اور تو اپنے محبوب کے ساتھ رہے گا''۔

اے حسرتِ شیدا فکر نہ کر ہیں ساتھ ہمارے پیغمبر
جب اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فرما دیا کملی والے نے (حسرت صدیقی)

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

فَرِحِيْنَ؛ بحالیکہ وہ خوش ہیں، شاداں و فرحاں ہیں، ان کو راحت و فرحت ہے۔ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ؛ اس چیز سے کہ اللہ نے ان کو دیا ہے۔ مِنْ فَضْلِهٖ؛ اپنے فضل سے۔ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ؛ اور خوش ہوتے ہیں، خدا نے جو انہیں بشارت دی ہے اس پر خوشیاں مناتے ہیں۔ بِالَّذِيْنَ؛ ان لوگوں کے متعلق۔ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ؛ ابھی ان سے جا نہیں ملے ہیں، ان سے ملاقات نہیں کی، ان سے ملحق نہیں ہوئے۔ مِنْ خَلْفِهِمْ؛ ان کے پیچھے ہیں۔ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ؛ کہ ان کو کسی قسم کا خوف نہیں۔ کیونکہ انھوں نے خلافِ مرضیِ خدا کوئی کام کیا ہی نہیں۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ؛ اور نہ ان کو حزن و ملال ہے اور نہ غم کیونکہ ان کا محبوب اور مطلوب خدا کے سوا کوئی نہیں۔

ترجمہ:- اللہ نے اپنے فضل و کرم سے جو کچھ اُنھیں دیا ہے اس پر وہ شاداں اور فرحاں ہیں اور یہ لوگ بشارت و مژدہ پاتے ہیں ان لوگوں کے متعلق بھی جو ہنوز ان سے ملحق نہیں ہوئے اور پیچھے

رسُنا کے بعد اچھا اور دوبارہ اٹھ لان

وقف لازم

رہ گئے ہیں (یعنی ہنوز شہید نہیں ہوئے) کہ ان پر نہ خوف و ہراس ہے نہ حزن و ملال ۔

(یعنی جو لوگ شہید ہوگئے ہیں ان کے تو بڑے مرتبے ہیں اور ان کو بڑی خوشیاں ہیں ۔ مگر ان کے پس ماندوں کے متعلق بھی خوش خبری ہے کہ اُن کو کسی قسم کا خوف وغم نہ ہوگا) ۔

صاحبو ! دنیا میں عموماً انسان کو اپنی فکر کے ساتھ اپنی اولاد کی فکر بھی لگی رہتی ہے ۔ شہادت کے بعد اُن کی اولاد کا حال کیا ہوگا ؟ شہیدوں کو خوش خبری دی جاری ہے کہ اُن کی اولاد ان کے بعد ضائع نہ ہوگی ان کے پس ماندوں کو بھی کوئی نقصان نہ ہوگا ، اُن کو امن و امان رہے گا ، کسی قسم کا خوف نہ رہے گا ، اُن کی خوش بختی کا نقصان نہ ہوگا اور نہ اُن کو کسی قسم کا حزن و ملال ہوگا ۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ

وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع ۱۷ / ۸

يَسْتَبْشِرُوْنَ ؛ شہید لوگ خوشیاں مناتے ہیں ، خوش خبریاں سنتے ہیں ، بشارت پاتے ہیں ۔ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ؛ اللہ کی نعمت اور فضل کی ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ کہ اللہ ۔ لَا يُضِيْعُ ؛ ضائع نہیں کرتا ۔ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمان داروں کے اُجر و ثواب کو ۔

ترجمہ :- اللہ کی نعمت اور فضل کی وجہ سے (شہداء) خوشیاں مناتے ہیں اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا ایمان داروں کے اُجر (اور ثواب) کو ۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ؕ

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ عند المتقدمین ۱۲ / مع ۲

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا ؛ جن لوگوں نے حکم مانا ، خدا اور رسول کے بلانے پر چل کھڑے ہوئے ، اثبات میں جواب دیا ۔ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ؛ اللہ اور رسول کے لئے ۔ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ؛ بعد اس کے کہ پہونچا ان کو زخم ۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا ؛ ان لوگوں کے لئے جنھوں نے نیکی کی ، اعمالِ حسنہ کئے ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ وَاتَّقَوْا ؛ اور تقویٰ اختیار کیا ، پرہیزگاری کی ، اپنا بچاؤ کیا ، غضبِ خدا سے ڈرے ۔ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ؛ بڑا اجر ، ثوابِ عظیم ہے ۔ مبتداءِ مؤخر ہے ۔ لِلَّذِيْنَ خبرِ مقدّم ہے ۔

ترجمہ :- جن لوگوں نے زخم پہونچنے کے بعد بھی اللہ اور رسول کو اثبات میں جواب دیا (ان کا حکم مانا) ان میں سے جنھوں نے اعمالِ حَسَنہ کیئے (نیکوکاری کی) اور تقویٰ اختیار کیا ان کے لئے اجرِ عظیم ہے (بڑا ثواب ہے)۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾

اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ ۔ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ ؛ لوگوں نے ان سے کہا ۔ اِنَّ النَّاسَ ؛ بے شک لوگ ۔ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ ؛ (کفار) اپنی فوجوں کو تمہارے لئے جمع کر رہے ہیں ۔ فَاخْشَوْهُمْ ؛ تو ان سے ڈرتے رہو ۔ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ؛ تو ان کا ایمان اور زیادہ ہوگیا، ان کے اس کہنے سے مسلمان بالکل نہیں گھبرائے، ان کے خیالات میں بالکل تزلزل پیدا نہیں ہوا ۔ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ ؛ اور کہا، ہم کو اللہ بس ہے ۔ حَسْبُ کفایت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ یعنی اللہ ہمارے لئے کافی ہے (اسی طرح حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ؛ ان کے لئے جہنم کافی ہے) وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ؛ اور بہترین وکیل ہے، اچھا کارساز ہے

ترجمہ :- یہ وہ لوگ ہیں جن کو لوگوں نے (کافروں نے) کہا کہ لوگ (کافر) تمہارے لئے بڑا ہی لشکر جمع کر رہے ہیں ذرا اُن سے ڈرتے رہنا (مگر کیا ہوا؟) تو ان کا ایمان اور بڑھ گیا (ان کا عقیدہ اور پختہ ہوگیا) اور انھوں نے کہا کہ ہم کو اللہ بس ہے اور (وہی) بہترین کارساز ہے ۔

عقل کا تقاضا یہی ہے کہ اچھے وکیل پر اعتماد کیا جائے اور اپنے تمام کام اس کے حوالے کردیئے جائیں ۔ صاحبو! اُحد کی لڑائی بے نتیجہ سی رہی ۔ مسلمانوں کو بھی نقصان پہونچا اور کافروں کو بھی ۔ کافروں کے سرغنہ ابوسفیان نے چلتے ہوئے دھمکی دی کہ آئندہ سال بدرِ صغریٰ پر تمہاری ہماری جنگ ہوگی ۔ سال گزرنے کے بعد کفارِ قریش کچھ گھبرا سے گئے اور مرّ الظھران سے آگے نہ بڑھے ۔ مسلمان حسبِ وعدہ بدرِ صغریٰ پر پہونچ گئے ۔ جہاں بنی کنانہ کا ایک تجارتی میلہ لگا کرتا تھا ۔ اس میں مسلمانوں نے تجارت کر کے بڑا فائدہ اُٹھایا اور چونکہ وہاں قریش نہیں آئے اس لئے کوئی جنگ نہیں ہوئی ۔ ادھر ابوسفیان واپس پہونچ گیا اور اہلِ مکہ نے اس کا نام جیش السویق رکھا ۔ یعنی صرف ستو پینے کی مہم تھی ۔ مسلمانوں میں یہ غزوہ بدرِ صغریٰ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ۔ بعض سرادرانِ کفار شہرت دے رہے تھے کہ کفار بڑے ساز و سامان کے ساتھ لشکرِ عظیم جمع کر رہے ہیں ۔ مسلمان بھلا کیا ڈرتے ۔ وہ کہہ اُٹھے ۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ اللہ بس باقی ہوس ۔

واضح ہو کہ علماء میں اختلاف ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے یا نا قابلِ زیادت ونقصان ہے؟ تطبیق کی صورت یہ ہے کہ نفسِ

ایمان ناقابلِ زیادت ونقصان ہے۔ مگراس کے کیفیات، اور اس پر مبنی اعمال بڑھتے گھٹتے ہیں۔ ہمارے پاس کفر وایمان میں واسطہ نہیں، یا کفر ہے یا اسلام ہے۔ البتہ معتزلیوں کے پاس گناہ گار نہ مؤمن ہے نہ کافر، بلکہ بیچ میں اُدھر ہے۔ خوارج کے پاس آدمی گناہ کرتے ہی کافر ہوجاتا ہے۔ آج کل نجدی عقیدے کا بڑا زور ہے۔ بات بات پر مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرقہ بھی خارجی مذہب کی ایک شاخ ہے جو اپنے شرک میں آپ غوطہ کھاتا ہے۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾

فَانْقَلَبُوْا ؛ پس مسلمان بدرِ صغریٰ سے پلٹے تو کیسے؟ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ ؛ اللہ کی نعمت اور فضل وکرم کے ساتھ (تجارت سے خوب فائدہ ہوا۔ اور دشمن میدانِ جنگ میں نہ آسکے) لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ؛ ان کو برائی چھو نہ سکی، ان کو کسی قسم کا نقصان نہ ہوا۔ وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؛ اور انھوں نے اللہ کی رضا مندی کی پیروی کی، اس کی رضا جوئی میں سرگرم رہے۔ وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَظِيْمٍ ؛ اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔

ترجمہ:- پس (مسلمان) اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ واپس ہوئے، ان کو کسی قسم کا ضرر نہ پہونچا اور اللہ کی رضا جوئی میں سرگرم رہے۔ اور اللہ تو بڑا ہی فضل کرنے والا ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ ؛ یہ تو شیطان ہی ہے (یہ خبر بدلانے والا، ڈر پیدا کرنے والا، مسلمانوں کو بزدل بنانے کا ارادہ کرنے والا، جانشینِ شیطان ہے) يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ؛ اپنے دوستوں کو خوف دلاتا ہے۔ (وہ خدا کے بندوں کو کیا ڈرا سکتا ہے۔ ان کے واسطے تو۔ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ آیا ہے یعنی اخلاص مند شخص کا، شیطان کچھ نہیں بگاڑ سکتا)۔ فَلَا تَخَافُوْهُمْ ؛ لہٰذا ان سے نہ ڈرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَخَافُوْنِ ؛ اور مجھ سے ڈرو۔ اصل میں خَافُوْنِیْ تھا۔ ''یا'' حذف کردی گئی کیونکہ کسرہ اس کے حذف پر دلالت کرتا ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگرتم ایمان دار ہو۔

ترجمہ:- یہ تو شیطان ہی ہے، جو اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے۔ پس تم اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ (ان شیطان صفت لوگوں سے کیا ڈرتے ہو اللہ سے ڈرو) اگرتم ایمان دار ہو۔

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

وَلَا يَحْزُنْكَ ؛ اور آپ کو حزن و ملال میں نہ ڈالے، آپ کو غمگین نہ کرے۔ اَلَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ ؛ وہ لوگ جو سرعت کرتے ہیں، جلدی کرتے ہیں۔ فِي الْكُفْرِ ؛ کفر میں، جو کفر میں دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ اِنَّهُمْ ؛ بے شک یہ لوگ۔ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ ؛ خدا کو ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ شَيْئًا ؛ کچھ۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ ؛ خدا ارادہ کرتا ہے، چاہتا ہے۔ اَلَّا يَجْعَلَ ؛ کہ نہ کرے۔ لَهُمْ ؛ ان کے لئے۔ حَظًّا ؛ حصہ۔ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ آخرت میں۔ خدا چاہتا ہے کہ ان کو آخرت میں کچھ نہ ملے۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

ترجمہ:- اور آپ کو غمگین نہ کریں یہ کفر (اور بے ایمانی) میں جلد بازی کرنے والے (بھاگ دوڑ کرنے والے) یہ لوگ خدا کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے (اس کو کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتے) خدا چاہتا ہے کہ ان کو آخرت میں کچھ نہ ملے۔ ان پر تو بڑا عذاب ہونے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک وہ لوگ جنھوں نے۔ اِشْتَرَوْا ؛ خریدا۔ اَلْكُفْرَ ؛ کفر کو۔ بِالْاِيْمَانِ ؛ ایمان بیچ کر۔ ایمان کے بدلے۔ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ؛ وہ خدا کو کچھ ضرر نہ پہونچا سکیں گے۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اور ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے۔

ترجمہ:- جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور یہ کفر کرنے والے بے ایمان خیال نہ کریں ۔ اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ ؛ کہ ہم ان کو مُہلت دے رہے ہیں، ہمارا ان کو مُہلت دینا ۔ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؛ کچھ ان کے حق میں بہتر ہے ۔ ہم ان کو اس لئے مُہلت دے رہے ہیں، ڈھیل دے رہے ہیں ۔ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا ؛ کہ گناہ میں بڑھتے ہی جائیں، زیادہ ہی ہوتے جائیں ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؛ اور ان کے لئے ذِلّت کا عذاب ہے، رُسوا کن سزا ہے ۔

ترجمہ :- اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ ہمارا ان کو ڈھیل دینا کچھ ان کے حق میں بہتر ہے ۔ ہم تو صرف اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں (مہلت دے رہے ہیں) کہ وہ گناہ میں اور بڑھتے جائیں (خوب گناہ کمائیں ۔ بالآخر) ان کو رُسوا کن عذاب ہوگا ۔

صاحبو! اچھی فطرت والے کو، خدا خراب نہیں کرتا ۔ جس کی فطرت بری ہے اس کے اقتضائے حال کے مطابق اور گناہ کی توفیق ملتی ہے تاکہ وہ اپنے کمالِ خباثت پر پہونچے اور جی بھر کر اس کی رسوائی ہو اور ذلیل وخوار کرنے والا عذاب نازل ہو ۔

دیتا ہے ہر ایک کو حکیم ÷ جس کی جیسی فطرت ہے (حسرت صدیقی)

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

مَا كَانَ اللّٰهُ ؛ اور نہیں ہے اللہ ۔ خدا قدیم اور اس کے تمام افعال قدیم ۔ لہٰذا اس کے پاس کَانَ بھی ماضی، مستقبل اور حال کے معنوں میں ہوتا ہے ۔ کَانَ کے معنے ''تھا'' کے ہیں مگر یہاں ''ہے'' کے معنے لینے چاہئیں ۔ ''اللہ ایسا نہیں تھا'' بھی صحیح ہے ۔ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ کہ چھوڑ دے مسلمانوں کو، مسلمانوں کو اس حال پر باقی رکھے ۔ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؛ اس حال پر، جس پر تم ہو ۔ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ ؛ یہاں تک کہ جُدا کردے خبیث کو، ناپاک کو، گندہ کو ۔ مِنَ الطَّيِّبِ ؛ اچھے سے، پاک سے ۔ یعنی خدا ضرور اچھے کو برے سے تمیز دے گا ۔ پاک کو ناپاک سے جُدا کردے گا ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ ایسا نہیں ہے یا ایسا نہ تھا ۔ لِيُطْلِعَكُمْ ؛ کہ تم کو مطلع کردے ۔ تم کو باخبر کردے ۔ تم پر منکشف کردے ۔ عَلَى الْغَيْبِ ؛ غیب پر، بعض دفعہ امتحاناً غیب کی باتوں پر واقف نہیں کیا جاتا ۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ ؛ بلکہ اللہ پسند کرتا ہے، منتخب کرتا ہے ۔ مِنْ رُّسُلِهٖ ؛ اپنے رسولوں میں سے ۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے یعنی علمِ غیب کے قابل برگزیدہ پیغمبر ہوتے ہیں ۔ فَاٰمِنُوْا

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؛ بس تمہارا کام اتنا ہے کہ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ ۔ پیش از پیش غیب کی باتوں کا معلوم کرا دینا، جب کہ امتحان متصوّر ہو، ضروری نہیں ۔ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا ؛ اگر تم ایمان اور تقویٰ اختیار کرو ۔ فَلَكُمْ ؛ تو تمہارے لئے ۔ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ؛ بڑا ثواب ہے، اجرِ عظیم ہے ۔

ترجمہ :- اللہ ایسا (نہیں تھا یا ایسا) نہیں ہے کہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑ دیتا جس پر تم ہو، تا وقتیکہ ناپاک کو پاک سے ممتاز نہ کردے (اچھے کو برے سے جُدا نہ کردے) ۔ اور اللہ ایسا بھی نہیں (تھا یا) ہے کہ تم کو غیب کی باتوں پر مطلع کردے بلکہ وہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے (برگزیدہ اور منتخب کرتا ہے ۔ لہٰذا تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری اختیار کروگے تو تم کو اجرِ عظیم ملے گا ۔

صاحبو ! غیب کا علم کسی مصلحت سے، مثلاً امتحان کی غرض سے، چھپا دیا جاتا ہے ۔ پیغمبروں کو معلوم بھی ہوتا ہے تو بربنائے مصلحت اس کو ظاہر نہیں کرتے ۔ تم اپنا کام کرو ۔ ایمان لاؤ، تقویٰ اختیار کرو، تم کو اجرِ عظیم ملے گا ۔ پہلے سے سب حال کیوں معلوم نہ ہوا ؟ اس کی ٹوہ میں نہ رہو ۔ حکیم کا کام مبنی بر حکمت ہوتا ہے ۔

صاحبو ! اس آیت سے بھی پیغمبروں کے علمِ غیب سے سرفراز ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور علمِ غیب کا کسی مصلحت کی بناء پر مخفی رکھنا ثابت ہو رہا ہے ۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ
بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
۱۸ ع ۹ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾

وَلَا يَحْسَبَنَّ ؛ اور گمان نہ کریں ۔ اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ ؛ وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں ۔ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ؛ اس چیز سے کہ ان کو خدا نے دے رکھی ہے ۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اپنے فضل سے ۔ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؛ کہ ان کے حق میں یہ کچھ بھلا ہے ۔ یعنی بخیل یہ نہ سمجھیں کہ بخل اُن کے حق میں کچھ بہتر ہے ۔ تمہارا ہے کیا ؟ سب خدا ہی کا تو دیا ہوا ہے ۔ خدا کا دیا ہوا خدا کے نام پر دینے سے کچواتے ہو ۔ پیچھے ہٹتے ہو؟ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؛ بلکہ وہ تو ان کے لئے شر ہے، خود ان کے لئے برا ہے ۔ سَيُطَوَّقُوْنَ ؛ عن قریب ان کے گلے میں طوق و زنجیر ڈالی جائے گی ۔ مَا بَخِلُوْا بِهٖ ؛ وہ مال جس سے انھوں نے بخل کیا تھا ۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ یعنی ان کا مال طوق و زنجیر بنایا جائے گا ۔ اور قیامت کے دن ان کے گلے میں ڈالا جائے گا
وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمان اور زمین کی میراث ، وہی مالک ہے ۔ تم مرجاؤ گے ،
سب چھوڑ جاؤ گے ، سب کا والی ، وارث خدا ہی رہے گا ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ؛ اور اللہ تو تمہارے اعمال سے باخبر ہے
تمہارے کاموں سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے کچھ دے رکھا ہے (اور وہ ہیں کہ اس کے دینے سے) بخل کرتے ہیں (وہ) یہ نہ سمجھیں کہ یہ بات ان کے لئے بہتر ہے ۔ بلکہ یہ ان کے حق میں بدتر ہے (اس کا نتیجہ برا ہے) عنقریب وہ مال جس سے بخل کرتے تھے ، طوق و زنجیر بنا کر قیامت کے دن ان کے گلے میں ڈالا جائے گا ۔ آسمانوں اور زمین کا والی ، وارث تو خدا ہی ہے ۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے (خوب واقف ہے) ۔

صاحبو ! عالمِ مثال میں اعمال صورت لیتے ہیں ۔ ان کا بخل اور وہ مال جو بخل سے غریبوں کو نہیں دیا گیا ، ساز و سامانِ جنگ میں جسے دینے سے کوتاہی کی گئی ، طوق و زنجیر بنا کر ان کے گلے میں ڈالا جائے گا یا سانپ ، بچھو بن کر ان کے گلے کا ہار ہوگا ۔ جتنے لوگ جائز ، ناجائز طور سے ، رشوت سے ، سود خواری سے ، چوری سے ، مکاری سے ، روپیہ پیسہ اور مال جمع کرتے ہیں ، مسلمانوں کی مدد نہیں کرتے ، قیامت میں تو وہ طوق و زنجیر بنیں گے ہی مگر دنیا میں بھی ان خودغرضوں کے گلے میں غلامی ، ذلت و رسوائی کے طوق ہیں ۔ بیویاں خوش ہیں کہ ہمارے سرکار نے سونے کی زنجیر پہنائی ۔ مگر نہیں ۔ یہ عذابِ الٰہی کی زنجیر ہے جو ان کے گلے میں ڈالی گئی ہے ۔ آج سمجھ میں نہیں آیا تو کل ضرور معلوم ہوجائے گا کہ ان کے ہاتھوں کے کڑے ، گلے کی زنجیر ، پیروں کے پازیب ، سونے کے ہیں یا آگ کے ۔ مال و دولت سب خدا کے ہیں ۔ کوئی ساتھ نہیں آتا ، البتہ تمہارے اعمال صورت بدل کر تمہارے ساتھ لپٹے ہوئے رہیں گے ۔ پچھتاؤ گے ، روؤ گے ، مگر کچھ حاصل نہ ہوگا ۔ خدا دولت کے فتنہ سے ہم کو بچائے اور ہم کو توفیق دے کہ ہم اچھا زادِ سفر اپنے ساتھ لے جائیں ۔

اس سے پہلے کہ آیت میں بخل کی برائی بیان کی گئی تھی ۔ اس پر منکروں نے اس کا مضحکہ اُڑایا کہ خدا فقیر ہے ، بندوں سے مانگتا ہے ۔ سچے پیغمبر ہو تو قربانی کرو ۔ اس کو آگ کھا جائے ۔ یہ لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ چیز کے ضائع کرنے سے کیا حاصل ، اس کی بجائے بندوں کے پیٹ میں پڑے تو اس سے بہتر کچھ نہیں ۔ بندگانِ خدا کی امداد کرنا سب سے بہتر کام ہے ۔ فرماتا ہے :-

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ وقف لازم

مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ ؛ بے شک اللہ سنتا ہے، اللہ نے سن لیا ہے۔ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا ؛ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ ؛ کہ اللہ فقیر ہے۔ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ؛ اور ہم غنی ہیں۔ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا ؛ ہم ان کے کہنے کو لکھ رکھتے ہیں۔ وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؛ اور ان کے انبیاء کو ناحق، ناروا قتل کرنے کو بھی لکھ رکھتے ہیں۔ وَنَقُوْلُ ؛ اور بے معنٰی بکواس کی وجہ سے ہم کہتے ہیں۔ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ؛ دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو، جلو اور خوب جلو۔

ترجمہ:- بے شک اللہ نے ان لوگوں کی بکواس کو سن لیا ہے جو کہتے ہیں کہ ''اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں''۔ ان کی بکواس کو ہم لکھ لیتے ہیں اور ناحق، ناروا انبیاء کے قتل کرنے کو (بھی لکھ رکھتے ہیں) اور ہم کہتے ہیں کہ دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾

ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ ؛ دوزخ کے عذاب میں جلنا، یہ ان ہی اعمال کا بدلہ ہے جن کو تم نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجا تھا۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور بے شک اللہ۔ لَيْسَ بِظَلَّامٍ ؛ کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔ اس کے یہ معنٰی نہیں کہ خدا کچھ زیادہ ظالم نہیں ہے بلکہ اس کے یہ معنٰی ہیں کہ اللہ بالکل ظلم نہیں کرتا۔ ظلم پر زور نہیں ہے بلکہ عدمِ ظلم پر زور ہے۔ لِلْعَبِيْدِ ؛ بندوں پر۔ عَبْدٌ کی جمع عَبِيْدٌ ہے اور عِبَادٌ بھی ہے۔

ترجمہ:- یہ تمہارے اعمالِ (بد) کی سزا ہے اور اللہ تو (اپنے) بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا ؛ وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَا ؛ بے شک اللہ نے ہم سے عہد لیا ہے۔ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ ؛ کہ کسی رسول پر ایمان نہ لائیں۔ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ ؛ یہاں تک کہ ہمارے پاس ایسی قربانی لائے۔ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؛ جس کو آگ کھا جائے۔ یہ ان کا جھوٹ ہے، خود ساختہ باتیں ہیں۔ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ ؛ آپ فرما دیجئے

تمہارے پاس بہت سے پیغمبر آ چکے ہیں ۔ مِنْ قَبْلِيْ ؛ مجھ سے پہلے ۔ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ واضح دلائل کے ساتھ ۔ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ ؛ اور جو کچھ تم کہتے ہو ۔ تم تو احکامِ خداوندی کے بڑے قبول کرنے والے ہو ، پیغمبروں کے ماننے والے ہو ۔ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ ؛ پھر تم نے ان کو کیوں شہید کیا ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔ صدق و اخلاص والے ہو ، بڑے ہی فرماں بردار ہو ۔

ترجمہ :- وہ لوگ تو یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے عہد لیا ہے (اقرار لیا ہے) کہ کسی نبی کو ہرگز نہ مانیں جب تک کہ وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لائے جس کو آگ کھا جائے ۔ آپ فرما دیجئے تمہارے پاس تو مجھ سے پہلے واضح دلائل کے ساتھ پیغمبر آئے تھے اور تم جو کہتے ہو اس کو بھی لائے تھے ۔ اگر تم سچے ہو (ایسے فرماں بردار تھے) تو تم نے ان (پیغمبروں) کو کیوں شہید کیا ۔

(حق و باطل کا معیار صرف قربانی کا جلایا جانا ہے نہ کہ دلائل واضحہ کا ماننا ۔ ماشاء اللہ کیا اچھی سمجھ ہے ۔ جس نے قربانی کے جلانے کا حکم دیا ہے وہ اس کو منسوخ بھی کرسکتا ہے) ۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ ؛ پھر اگر یہ لوگ تمہاری تکذیب کریں ، تم کو جھٹلائیں ، تم کو جھوٹا سمجھیں ۔ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ ؛ تو (ان کی بھی عادت رہی ہے کہ) رسولوں کی تکذیب کی گئی ، اُن کو جھٹلایا گیا ۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ آپ سے پہلے ۔ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ حالانکہ وہ واضح نشانیاں ۔ بین دلائل ، ناقابلِ انکار معجزات لائے تھے ، لے کر آئے تھے ۔ وَالزُّبُرِ ؛ اور مختلف صحیفے بھی لائے تھے ۔ زَبَرَ ۔ يَزْبُرُ ؛ لکھنا ۔ زَبُوْرٌ ؛ نوشتہ ، کتاب ، صحیفہ ۔ زُبُرٌ جمع زَبُوْرٌ ۔ مَزْبُوْرٌ ؛ مذکور ، مکتوب ۔ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ اور روشن نوشتہ ، نورانی کتاب ۔ الف لام جنس کا ہے ۔ یعنی تورات و انجیل ۔

ترجمہ :- پھر اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو گذشتہ پیغمبروں کی بھی تکذیب کی گئی ہے حالانکہ وہ واضح دلائل ، مختلف صحیفے (اور چھوٹی چھوٹی کتابیں) اور نورانی کتاب (یعنی تورات و انجیل بھی) لے کر آئے تھے ۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾

كُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص کو ۔ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؛ موت کا مزہ چکھنا ہے، ایک دن مرنا ہے ۔ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ ؛ اور تم کو پورا پورا مل جائے گا ۔ کافی وافی مل جائے گا ۔ تم دیئے جاؤ گے ۔ اُجُوْرَكُمْ ؛ تمہارے اَجروں کو، بدلوں کو ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ دنیا چند روزہ ہے ۔ تمہارے نیک اعمال کا ثواب ضائع نہ جائے گا ۔ تم کو قیامت کے دن پورا پورا بدلہ ملے گا، ثواب ملے گا ۔ فَمَنْ زُحْزِحَ ؛ پھر جو ہٹا لیا جائے ، بچا لیا جائے ۔ عَنِ النَّارِ ؛ آتشِ جہنم سے ۔ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ ؛ اور داخل کیا جائے جنت میں ۔ دَخَلَهٗ ؛ اور ۔ دَخَلَ فِيْهِ دونوں آتے ہیں ۔ فَقَدْ فَازَ ؛ وہ کامیاب ہوا، مراد کو پہونچا، فائز المرام ہوا ۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ ؛ اور نہیں ہے دنیا کی زندگی ۔ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ؛ مگر غرور اور دھوکے کا سامان، فریب و دغل کا سرمایہ اور پونجی ۔ غَرَّ ۔ يَغُرُّ ۔ غُرُوْرًا ؛ دھوکا، فریب ۔ غَرُوْرٌ ؛ فریبی شیطان، دھوکا دینے والا ۔ خود کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو کمتر جاننا اس سے بڑا دھوکا کیا ہوسکتا ہے ۔

ترجمہ :- ہر شخص کو (ایک دن) موت کا مزہ چکھنا ہے ۔ (تمہارے نیک اعمال ضائع نہیں جاتے اور برے اعمال کی سزا بھی ضرور ملے گی) اور تم کو قیامت کے دن پورا پورا بدلہ ملے گا (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے) ۔ پس جو آتشِ جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ بامراد ہے (فائز المرام ہے) ۔ اور دنیوی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کیا ہے ۔

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۟ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ
وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝

لَتُبْلَوُنَّ ؛ البتہ تم مبتلا کئے جاؤ گے، تمہارا امتحان لیا جائے گا ۔ تمہاری آزمائش ہوگی ۔ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؛ تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں میں یعنی تمہارے مال کو نقصان ہوگا، تم مرو گے یا مارے جاؤ گے ۔ دیکھنا اس امتحان میں ہمت نہ ہارنا ۔ وَلَتَسْمَعُنَّ ؛ اور تم ضرور سنو گے اور تم کو سننا پڑے گا ۔ اور یہ بات تمہاری سماعت تک پہونچے گی، تم کو مسموع ہوگا ۔ مِنَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں سے ۔ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ جن کو کتاب دی گئی ہے ۔ یعنی یہود و نصاریٰ ۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ تم سے پہلے وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ؛ اور ان لوگوں سے جنھوں نے شرک کیا، مشرکوں سے، غیر اہلِ کتاب سے ۔ اَذًى كَثِيْرًا ؛ بڑی ایذا رساں باتیں ۔ یعنی اہلِ کتاب اور مشرکین تم کو بہت کچھ برا بھلا کہیں گے ۔ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا ؛ اور اگر تم صبر و تقویٰ اختیار کرو، تکالیف کو برداشت کرو اور ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہو ۔ فَاِنَّ ذٰلِكَ ؛ پس بے شک یہ بات تو ۔ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ؛

بڑی اولالعزمی کی باتوں سے ہے، بڑی ہمت کا کام ہے۔

ترجمہ:- البتہ جان و مال میں تمہارا امتحان ہوگا۔ تم کو اہلِ کتاب (یہودیوں، نصرانیوں) اور مشرکین سے بڑی ایذادہ باتیں سننی پڑیں گی۔ اگر تم نے صبر و تقویٰ اختیار کرلیا تو یہ بڑی اولوالعزمی کی بات ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۟
فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

اہلِ کتاب دعویٰ کرتے تھے ہم پیغمبروں کی اتباع کرتے ہیں اور اسی بناء پر خاتم النبیین محمد مصطفےٰ ﷺ کو نہیں مانتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اہلِ کتاب پیغمبروں کی ہرگز اتباع نہیں کرتے۔ یہ تو اپنے ہوا و ہوس کے تابع ہیں۔ نہ خود حق پر عمل کرتے ہیں نہ دوسروں کو حق کی تعلیم دیتے ہیں۔ باوجود اچھے کام نہ کرنے کے اپنے اعزاز کو برقرار رکھنے اور عذابِ جہنم سے محفوظ رہنے کے مدعی ہیں۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ ؛ اور یاد کرو جب کہ اللہ نے لیا۔ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ ؛ مِیْثَاق ؛ عہدِ واثق، عہد، معاہدہ، قول و قرار۔ جب کہ اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا جن کو کتاب دی گئی تھی۔ یعنی اللہ نے اہلِ کتاب سے عہد لیا تھا۔ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ ؛ کہ وہ لوگوں سے ضرور عہد و میثاق بیان کردیں۔ وَلَا تَکْتُمُوْنَهٗ ؛ اور اس عہد و میثاق کو نہ چھپائیں۔ فَنَبَذُوْهُ ؛ پھر انھوں نے اس عہد کو پھینک دیا۔ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ ؛ اپنی پیٹھوں کے پیچھے۔ اپنے پسِ پشت۔ وَرَآءَ آگے اور پیچھے دونوں معنی میں آتا ہے۔ وَرَآءَ ـــ وَرِی سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنے ہیں چھپانا۔ یعنی انھوں نے احکامِ الٰہی کو اپنے پسِ پشت ڈال دیا اور بالکل غافل ہوگئے۔ احکامِ الٰہی سے کیوں غفلت کی؟ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ؛ اور اس کو بیچ کر خریدا۔ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؛ تھوڑی قیمت۔ انھوں نے دین بیچ کر چند پیسے حاصل کئے۔ فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ؛ کس قدر برا ہے جو وہ خریدتے ہیں۔ یہ کیا برا سودا کر رہے ہیں۔

ترجمہ:- اور (یاد کرو) جب کہ اللہ نے اہلِ کتاب سے (عہدِ واثق اور) پکا وعدہ لیا تھا کہ کتاب اللہ کو لوگوں سے ضرور بیان کردیں اور اس کو نہ چھپائیں۔ مگر انھوں نے (کیا کیا؟) اس کو (کتاب اللہ اور احکامِ الٰہی کو) اپنے پسِ پشت ڈال دیا (اور اس کو پہونچانے سے غافل ہوگئے۔ اس سے ان کو کیا فائدہ ہوا) اور انھوں نے اس کو بیچ کر تھوڑی قیمت حاصل کی (اس حق پوشی سے ان کو چار پیسے مل گئے۔ جھوٹی عزت مل گئی) تو یہ کیا

برا سودا ہے ۔

لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اَتَوۡا وَّيُحِبُّوۡنَ اَنۡ يُّحۡمَدُوۡا بِمَا لَمۡ يَفۡعَلُوۡا فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الۡعَذَابِۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۸۸﴾

لَا تَحۡسَبَنَّ ؛ خیال نہ کرو ۔ اَلَّذِيۡنَ ؛ ان لوگوں کو جو ۔ يَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اَتَوۡا ؛ خوش ہوتے ہیں اس چیز سے کہ انھوں نے کی ۔ اپنے اعمال پر شاداں وفرحاں ہیں ، اپنے کرتوت پر اِتراتے ہیں ۔ وَيُحِبُّوۡنَ ؛ اور چاہتے ہیں ۔ اَنۡ يُّحۡمَدُوۡا ؛ کہ ان کی تعریف کی جائے ۔ بِمَا لَمۡ يَفۡعَلُوۡا ؛ ان اچھے کاموں سے کہ انھوں نے نہیں کیا ۔ فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ ؛ تو ان کو گمان نہ کرو ۔ بِمَفَازَةٍ ؛ کامیابی کی جگہ ، فائز المرام ہونا ۔ مِنَ الۡعَذَابِ ؛ عذاب سے ۔ آپ خیال نہ کریں کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے ، کامیابی کے ساتھ نکل جائیں گے ۔ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ؛ اور ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے ۔

ترجمہ :- تم خیال نہ کرو کہ وہ لوگ جو اپنے کاموں پر اِتراتے ہیں (اپنے کرتوت پر اکڑتے ہیں) اور چاہتے ہیں کہ کچھ نہ کریں اور ان کی تعریف ہوجائے ، ان لوگوں کو تم کبھی خیال نہ کرو کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے ۔ ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے ۔

۱۹ ع ۹ ۱۰

وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۸۹﴾

وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؛ اور آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہی تو خدا کے لئے ہے ۔ یہ خدا کے پنجۂ قدرت سے کیوں کر بھاگ کر نکلیں گے ۔ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ؛ اور اللہ تو ہر شئے پر قادر ہے ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین کی بادشاہی تو خدا ہی کے لئے ہے اور خدا ہر شئے پر قادر ہے ۔

صاحبو ! بعض مسلمانوں کی کیا حالت ہے ۔ قرآن پڑھتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے ، کسی کو صحیح اور درست بات نہیں بتاتے ، کرتے کچھ نہیں اور واہ واہ کے اُمیدوار ہیں ۔ علم کے دعوے رکھتے ہیں ۔ کچھ چندے حاصل کر لئے ، چار پیسے جمع کر لئے ۔ نہ مذہب سے کوئی ربط ہے نہ اصلی قومی کاموں سے دلچسپی ۔ جاہلوں کو بناتے ہیں اور اپنا اُلّو سیدھا کرتے ہیں ۔ وعظ ختم ہوا ، لکچر تمام ہوا ، بڑے زور وشور کی مرحبا و آفریں ہوئی ۔ اُٹھے تو جیسے پہلے تھے اب بھی وہی ہیں ۔ نہ خیال درست ہوا نہ عمل ۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یہ اچھے رہیں گے ۔ نہیں ، ہرگز نہیں ۔ ذلت وخواری ان کے اطراف منڈلا رہی ہے ۔ ایک نہ ایک دن یہ قعرِ مذلت میں گریں گے اور پھر نہ اُٹھ سکیں گے ۔ یہ عذابِ الٰہی سے ہرگز نہیں بچ سکتے ، خدا کے آہنی پنجے سے یہ کیونکر نکلیں گے ۔ خدا سب کا بادشاہ ہے ۔ آسمان وزمین پر اس کی حکومت ہے ۔ وہ جیسی چاہے گا سزا دے سکے گا ۔

سورہ آلِ عمران ختم ہو رہا ہے ۔ پورے سورہ کے اہم اور اُصولی امور پر توجہ دلائی جاتی ہے ۔ صبر و استقلال ، غور و فکر کرنے ، اُٹھتے بیٹھتے خدا کی یاد کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے ، ہر کام میں خدا سے مدد مانگنے کی تعلیم دی جاتی ہے ۔ نیکوکاروں کو بشارت ہے ، بدکاروں کو تہدید ہے ۔ تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم ہے ، صبر اور صبر سے دوسروں سے معاملہ کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہنے کا امر ہے ، ظاہری اور باطنی حدود کی حفاظت کا حکم ہے ۔ ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہنے کی تاکید ہے ۔ جس کے بعد فلاح اور کامیابی ہے ۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؛ بے شک خلق اور پیدا کرنے میں آسمانوں اور زمین کے ۔ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ ؛ اور رات دن کے بدلنے میں کہ کبھی رات ہے اور کبھی دن ، کبھی دن بڑا ہے ، کبھی رات بڑی ہے ۔ دنیا ایک حالت پر قائم نہیں ۔ لَاٰیٰتٍ ؛ البتہ نشانیاں ہیں ، دلائل ہیں ، قدرتِ الٰہی کی تجلیات ہیں ، اسماء الٰہی کے پرتو ہیں ۔ لِاُولِی الۡاَلۡبَابِ ؛ خالص عقل والوں کے لئے ۔ اُولِیۡ ؛ صاحب ۔ اَلۡبَابُ جمع لُبٌّ ؛ مغز ، دانش ، عقلِ خالص ۔ ان کی کیا علامت ہے ۔ اَلَّذِیۡنَ جو ۔ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ ؛ اللہ کا ذکر کرتے ہیں ، اللہ کی یاد میں رہتے ہیں ۔ قِیَامًا وَّ قُعُوۡدًا ؛ کھڑے اور بیٹھے ۔ اُٹھتے ، بیٹھتے ۔ قَامَ ۔ یَقُوۡمُ ۔ قِیَامًا ؛ کھڑا رہنا ۔ قَعَدَ ۔ یَقۡعُدُ ۔ قُعُوۡدًا ؛ بیٹھنا ، حال ہے ۔ یَذۡکُرُوۡنَ کی ضمیر سے ۔ وَعَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ ؛ اور اپنے پہلوؤں پر ، اور کروٹ لیٹے ہوئے ۔ ان مختلف حالتوں میں کیا سوچتے ہیں ۔ یَتَفَکَّرُوۡنَ ؛ فکر کرتے ہیں ، سوچتے ہیں ، مشکلات کے حل کرنے میں غور کرتے ہیں ۔ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؛ یعنی وہ غور کرتے ہیں کہ یہ آسمان اور زمین کس طرح پیدا ہوئے ہیں ۔ اگر ان کا وجود ذاتی ہوتا تو غیر متغیر ہوتا ، رات دن آفتاب سے پیدا ہوتے ہیں ۔ ان کا وجود بھی تو اصلی نہیں ہے ، یہ وقت پر نکلتا ہے اور وقت پر ڈوبتا ہے ، باقاعدہ رفتار ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی مہار بھی کسی دوسرے کے ہاتھ میں ہے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ، اے ہمارے پروردگار ، اے سب کو اس کے کمال تک پہنچانے والے ۔ مَا خَلَقۡتَ هٰذَا ؛ تو نے اس کو نہیں پیدا کیا ۔ بَاطِلًا ؛ بے کار ۔ عبث ۔ جس کو باطل سمجھتے ہیں اس میں بھی حی وقیوم کی قدرت کا ظہور ہو رہا ہے ۔ کیونکہ جو غور کرے گا وہ ضرور سمجھ جائے گا ۔ نیست ، ہست نہیں ہوسکتا ۔ باطل حق نہیں بن سکتا ۔

بے وجہ نہیں دلکشیِ صورتِ باطل ÷ باطل میں بھی ہے حق کا تماشا مرے آگے (حسرت صدیقی)

سُبۡحٰنَکَ ؛ تو پاک ہے، ہزاروں جلوے دکھاتا ہے پھر سب سے پاک اور بے لاگ ہے۔ ہم کو تجھ تک نارسائی سے بچا۔ فَقِنَا ؛ پس بچا ہم کو۔ عَذَابَ النَّارِ ؛ آتشِ دوزخ کے عذاب سے۔

دوزخ کیا ہے؟ خدا سے دوری اور جہالت کا مظہر ہے۔ جو خدا سے دور رہے گا وہ ہمیشہ جلتا، بھٹکتا نہ رہے گا تو کیا رہے گا۔

ترجمہ:- بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے اختلاف (اور بدلتے رہنے) میں عقلِ سلیم والوں کے لئے نشانیاں ہیں (عقلِ سلیم والے کیا کرتے ہیں) جو اٹھتے، بیٹھتے (آرام سے) پہلوؤں پر لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں (اس کی یاد میں رہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟) اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں (آخر کیا کہہ اُٹھتے ہیں؟) یارب تو نے اس (کارخانہ قدرت کو، اس جہاں کے منڈان) کو بے کار اور باطل نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے پس بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

ہر گیا ہے کہ از زمیں روید ÷ وحدہٗ لا اِلٰہ می گوید

تو ہزاروں تماشے دکھا کر پاک کا پاک ہے۔ تیری قدوسیت، تیری وحدت پر کوئی حرف نہیں آتا، ہم کو عذابِ جہنم سے بچا۔

واضح ہو کہ ذکر ضدِ نسیان ہے اور بھول کے مقابل یاد ہے۔ بھول، غفلت ہے۔ ذکرِ جہری بھی ہوتا ہے اور سرّی بھی۔ زبان سے بھی ادا ہوتا اور دل میں بھی رہتا ہے۔ دَوامِ ذکر اور ہمیشہ یاد میں رہنا بہتر عبادت ہے۔ مقصود تک پہونچنے کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ محبوب کے ظاہر ہو جانے کے بعد فکر باقی نہیں رہتی۔ ذکر باقی رہتا ہے۔ حضورِ محبوب کے وقت کمالِ ذکر رہتا ہے۔ سب سے بہتر ذکر وہ ہے کہ محبوب یاد رہے، ماسوا برباد رہے۔ کیا ضرورت ہے کہ خدا کی یاد کے وقت یہ بھی یاد رہے کہ میں خدا کی یاد کر رہا ہوں۔ بس خدا یاد رہے، مجھے نہ ذکر کا خیال رہے نہ ذاکر کا۔ جس قدر کثیر خیالات ہوں گے، تکلیف ہی رہے گی۔ وحدت ہی میں راحت ہے۔ اس پر خدا کی رحمت ہے اور یہی مقصدِ محبت ہے:۔

در محفلِ یکتائی اغیار نمی گنجد ÷ اغیار چساں گنجد چوں یار نمی گنجد (حسرت صدیقی)

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَيۡتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ۝

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے پروردگار، اے ہمارے رب۔ اِنَّکَ ؛ بے شک تو۔ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ ؛ جس کو تو دوزخ میں

داخل کردے، نذرِ آتش کردے، جُدائی کی آگ میں جلاتا رہے۔ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ ؛ اس کو تو تو نے رسوا کردیا، ذلیل وخوار کردیا تیرے غضب سے بچانے والا کون ہے؟ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ؛ اور ظالموں کا کوئی یار و مددگار نہیں۔ نَاصِرٌ ؛ مددگار۔ نَصَار ۔ نَصْر ۔ اَنْصَار ؛ جمع نَاصِرْ ؛ مدینہ شریف کے رہنے والے جو اوس اور خزرج کے قبیلہ سے تھے اور جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی مدد اور نصرت کی تھی۔ اس قوم کا نام انصار پڑ گیا۔ اس کا واحد اَنْصَارِیْ ہے۔

ترجمہ:- اے ہمارے رب بے شک اگر تو کسی کو دوزخ میں داخل کردے تو تو نے اس کو بہت رسوا کردیا اور ظالموں کا دوسرا کون یار و مددگار ہوتا ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب! اے ہمارے پروردگار۔ اِنَّنَا سَمِعْنَا ؛ ہم نے بے شک سنا، سماعت کی۔ مُنَادِیًا ؛ ایک ندا دینے والے کو، ایک پکارنے والے کو۔ یُنَادِیْ ؛ ندا دیتا ہے، پکارتا ہے۔ وہ کون ہے؟ پیغمبر ﷺ ہیں، قرآن شریف ہے۔ فرشتہ ہے۔ لِلْاِیْمَانِ ؛ ایمان کے لئے۔ اَنْ اٰمِنُوْا ؛ کہ ایمان لاؤ۔ بِرَبِّکُمْ ؛ اپنے رب پر۔ اپنے خدا پر جس نے تم کو پالا پوسا۔ فَاٰمَنَّا ؛ تو ہم ایمان لائے۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب۔ فَاغْفِرْلَنَا ؛ پس ہم کو بخش دے۔ ہماری مغفرت کر۔ ذُنُوْبَنَا ہمارے گناہوں کو (اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے)۔

مجھ کو تو دامنِ رحمت میں چھپالے ایسا
اُوڑھنا اور بچھونا ترا داماں ہوجائے (حسرت صدیقی)

وَکَفِّرْعَنَّا ؛ اور ہم سے دور کردے، ہٹا دے، بدل دے، تلافی کردے۔ سَیِّاٰتِنَا ؛ ہماری برائیوں کو۔ وَتَوَفَّنَا ؛ اور ہم کو وفات دے، ہم کو موت دے۔ مَعَ الْاَبْرَارِ ؛ نیکوں کے ساتھ۔ ان لوگوں کے ساتھ جن کا نیک اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ حُسنِ سلوک والوں کے ساتھ۔

ترجمہ:- اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک ندا دینے والے کو ایمان کے لئے ندا دیتے سنا کہ تم اپنے رب پر (خدا پر) ایمان لاؤ۔ لہذا ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے رب پس تو ہماری غلط کاریوں کو دامنِ رحمت میں چھپالے اور ہماری برائیوں کو ہم سے ہٹا دے۔ اور ہم کو موت دے تو اچھوں کے ساتھ دے۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ، اے ہمارے پروردگار ۔ وَاٰتِنَا ؛ اور ہم کو دے ۔ مَا وَعَدْتَّنَا ؛ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا عَلٰى رُسُلِكَ ؛ اپنے پیغمبروں کی معرفت اپنے رسولوں کے ذریعے ۔ وَلَا تُخْزِنَا ؛ اور ہم کو ذلیل وخوار نہ کر ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن ۔ اِنَّكَ ؛ بے شک تو ۔ لَا تُخْلِفُ ؛ خلاف نہیں کرتا ۔ اَلْمِيْعَادَ ؛ وعدہ کا ۔

ترجمہ :- یا ربّ اور ہم کو وہ سب عطا کر جس کا وعدہ تو نے اپنے پیغمبروں کے توسط سے کیا تھا اور بروزِ قیامت تو ہم کو ذلیل وخوار نہ کر ۔ بے شک تو کبھی خلافِ وعدہ نہیں کرتا (جس چیز کا وعدہ کرتا ہے اُسے پورا کرتا ہے) ۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِيْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ ؛ پس ان کی دُعاؤں کو قبول کرلیا ، ان کو جواب دیا ۔ رَبُّهُمْ ؛ ان کے ربّ نے ۔ اَنِّیْ ؛ کہ میں ۔ اَنِّیْ لَاۤ اُضِيْعُ ؛ کہ میں ضائع نہیں کرتا ، بے کار نہیں کرتا ۔ عَمَلَ عَامِلٍ ؛ کام کرنے والوں کے کام کو ۔ عمل کرنے والوں کے عمل کو ۔ مِنْكُمْ ؛تم میں سے ۔ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ؛ کرنے والا مرد ہو یا عورت ۔ ذکر کی جمع ذُکور ، مرد ۔ اُنثٰی کی جمع اِناث ، عورت ۔ مؤنث ۔ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ؛تم سب ملتے جلتے ہو ، ایک رنگ ڈھنگ کے ہو ۔ عمل کے لئے عورت ، مرد کی کیا تفریق ہے ۔ سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلِ بَيْتِیْ ؛ سلمانؓ ہمارے گھر والوں کی چال پر ہے ۔ اسی رنگ ڈھنگ پر ہے ۔ ہم میں سے ہے ۔ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ خدا ﷺ کی ایسی خدمت کی کہ آپ سرکار (ﷺ) کے گھر والوں میں سے ہوگئے ۔

باتوں سے کیا ہوتا ہے ÷ عمل سے ساری عزت ہے (حسرت صدیقی)

فَالَّذِيْنَ ؛ پھر جو لوگ ، پھر جنھوں نے ۔ هَاجَرُوْا ؛ ہجرت کی ۔ وطن سے بے وطن ہوگئے ۔ گھر دار چھوڑا ۔ وَاُخْرِجُوْا اور نکال دیئے گئے ۔ مِنْ دِيَارِهِمْ ؛ اپنے گھروں سے ۔ وَاُوْذُوْا ؛ اور ان کو اذیت دی گئی ، تکلیف دی گئی ۔ فِيْ سَبِيْلِيْ ؛ میری راہ میں ، میرے لئے ۔ یعنی ظالموں نے شہر بدر کرنے پر قناعت نہیں کی ۔ برابر اپنی تکلیف جاری رکھی ۔ اتنا ہی بس نہ ہوا ۔ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا ؛ اور بعض نے دشمنوں کو مارا اور بعض دشمن کے ہاتھ سے مارے گئے ۔ گھر کا دروازہ لگا کر بیٹھ رہنے سے کیا ملتا ہے ۔ یہ راستہ تو جان جوکھوں کا ہے اس میں مرتے بھی ہیں اور مارتے بھی ہیں ۔ جو مرا شہید ہے اور جس نے مارا غازی ہے ، جہاں ظلم بھی اچھا نہیں وہاں انتقام (ظلم اُٹھانا) بھی اچھا نہیں ۔ ظلم برداشت کرنے کی بھی ایک حد ہوتی ہے ۔ تنگ آمد بہ جنگ آمد ۔ لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ ؛ ہم ان سے ضرور دور کردیں گے ۔ سَيِّاٰتِهِمْ ؛ ان کے گناہ ۔ سَاءَ ۔ يَسُوْءُ ؛ سَوْءً برا معلوم ہونا ۔ ناگوار گزرنا ۔ سَيِّاٰت کے معنے گناہ کے بھی ہیں اور ناگوار حالت کے بھی ہیں ۔ جس سے تکلیف ہوتی ہے ۔ ہم ان کے گناہ بھی بخش دیں گے اور ان کی تکلیفیں بھی دور کردیں گے ۔ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ ؛ اور ہم ان کو ضرور داخل کریں گے ۔ جَنّٰتٍ ؛ باغوں میں ۔ کیسے باغ ؟ سدا بہار اور سرسبز و شاداب ۔ تَجْرِيْ ؛ بہتے ہیں ۔ مِنْ تَحْتِهَا ؛ ان کے نیچے نیچے ۔ اَلْاَنْهٰرُ ندیاں ، نہریں ۔ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کے پاس سے بدلہ ہے ۔ لَاُكَفِّرَنَّ اور لَاُدْخِلَنَّ سے حال ہے ۔ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ اور اللہ ، اس کے پاس ۔ حُسْنُ الثَّوَابِ ؛ بہترین ثواب ، نیک بدلہ ۔

کسی کا عمل ضائع نہیں جاتا

ترجمہ :- پس ان کے ربّ نے (اللہ نے) ان کی سُن لی (ان کی دُعائیں قبول کرلیں ۔ اور ان سے وعدہ فرمایا) کہ میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو ضائع نہیں کرتا ، خواہ مرد ہو ، خواہ عورت ، سب ایک ہی ڈھنگ کے ہیں ۔ پھر جن لوگوں نے ہجرت کی (وطن چھوڑا) اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے (بے وطن ، بے گھر ہوگئے) اور میرے لئے ان کو تکلیفیں دی گئیں اور کچھ مارے اور کچھ مارے گئے (کچھ غازی بنے کچھ شہید) تو میں ضرور (ان کی اس ناگوار حالت کو درست کردوں گا) ان کے گناہ معاف کردوں گا ۔ اور ان کو جنتوں میں داخل کردوں گا جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں (نہ نہروں کا پانی رُکتا ہے اور نہ باغوں کی شادابی میں فرق آتا ہے ۔ یہ سب کیوں کیا جاتا ہے) یہ اللہ کے پاس کا بدلہ ہے (اس کے پاس کا ثواب ہے) اور اللہ کے پاس تو اچھا بدلہ ہے ۔ (نیک جزا ہے ۔ ثوابِ احسن ہے)

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾

لَا يَغُرَّنَّكَ ؛ تم کو دھوکے میں نہ ڈالے ۔ تَقَلُّبُ ؛ آنا جانا ، بےفکری کے ساتھ اکڑتے پھرنا ۔ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ ان کافروں کا ، ان لوگوں کا جو کفر کرتے ہیں ، انکار کرتے ہیں ۔ فِي الْبِلَادِ ؛ ملک میں ، شہروں میں ۔

ترجمہ :- ان کافروں کے بے فکری کے ساتھ اِدھر اُدھر ملک میں پھرنے سے آپ دھوکہ نہ کھایئے (کہ کافر آرام میں ہیں اور ہم تکلیف میں ہیں) ۔

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ؛ یہ چند دنیوی اسباب ہیں ۔ تھوڑی سی ٹیم ٹام ہے ۔ دنیوی لطف انگیزی ہے ۔ ثُمَّ مَأْوٰىهُمْ ؛ پھر ان کا ٹھکانا ۔ ان کی قرارگاہ ، ان کا ملجا و ماویٰ ۔ جَهَنَّمُ ؛ جہنم ہے ۔ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ؛ اور کیسا برا ٹھکانا ہے ، کیا بری جگہ ہے ، بدترین خواب گاہ ہے ، نہایت ہی خراب بچھونا ہے ۔

ترجمہ :- یہ تھوڑے سے (اور چند روزہ دنیوی) تمتعات ہیں (اسباب ہیں ، ساز و سامان ہیں) اور ان کی قرارگاہ جہنم ہے اور کیا ہی برا (اُن کا) ٹھکانا ہے ۔

صاحبو! بعض نادان ، دشمنِ دین و ایمان سمجھ رہے ہیں کہ جنت ، دنیوی عیش و آرام کا نام ہے اور دوزخ دنیوی تکلیفات کا نام ہے ۔ جن کافروں کے پاس ساز و سامان ہے ، کھانے پینے کی راحت ہے ، سمجھتے ہیں کہ وہ جنت میں ہیں ۔ جنتی ہیں اور غریب ایماندار ، ان کے خیال کے مطابق دوزخ میں ہیں ۔ دنیا کا عیش و عشرت چند روزہ ہے ۔ جب عالم بدلے گا اور حقائق کھلیں گے تو ان کو معلوم ہوجائے گا کہ کون دوزخ میں تھے کون جنت میں ۔ یہ لوگ حقیقۃً مادہ پرست ہیں ، ان کے نام مسلمانوں کے ہیں مگر کام مسلمانوں کے نہیں ۔ جن چیزوں سے دلچسپی رہتی ہے ان کے زوال کے بعد تکلیف رہتی ہے جن کا دل خدا اور رسولؐ میں لگا رہتا ہے ان کو یہاں بھی راحتِ دل ہے ۔ ان کی جنت نقد ہے ، یہیں وہ جنت میں ہیں ۔ کل اس کا شہود ہوگا ۔ جو علم میں تھا ، جو دل میں تھا وہ آنکھوں کے سامنے ہوگا ۔ اعتبار انجام کا ہے ۔ خدا ہمارا انجام اچھا کرے اور یقین ہے کہ ہم مسلمانوں کا انجام اچھا ہی ہوگا ۔

حسرت جو مرے علم میں ہے جلوہ فگن آج
کل آئے گا وہ بن کے تماشا مرے آگے (حسرت صدیقی)

لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

لٰكِنِ الَّذِينَ ؛ لیکن جو لوگ ۔ اِتَّقَوْا رَبَّهُمْ ؛ تقویٰ اختیار کرتے ، پرہیزگاری کرتے ، خدا سے ڈرتے اور غضبِ خدا سے بچتے ہیں ۔ مگر جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں ۔ لَهُمْ جَنّٰتٌ ؛ ان کے لئے جنتیں ہیں ۔ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ؛ ان کے

نیچے نہریں جاری ہیں۔ نیچے نیچے ندی نالے بہتے ہیں۔ پانی کی کچھ کمی نہیں ہے۔ ان باغوں کے سوکھنے کا کچھ خوف نہیں۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؛ جنت میں رہنا چند روزہ نہیں ہے، جیسے مشرکین، دنیاداروں کو چند روزہ آرام ہے پھر ہمیشہ کی تکلیف و عذاب ہے۔ جنتی ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ عیش و عشرت میں رہیں گے۔ خدا کی قربت میں رہیں گے۔ نُزُلًا ؛ مہمانی، ضیافت۔ کیونکہ مہمان میزبان کے گھر میں آ کر اُترتا ہے تو اُس کی ضیافت کی جاتی ہے۔ نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ یہ خدا کے پاس کی ضیافت ہے، مہمان داری ہے۔ خدا کی مہمانی دائمی ہے۔ یہ نہیں کہ ایک دن کا مہمان، دوسرے دن کا حیوان، تیسرے دن کا شیطان۔ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اور جو خدا کے پاس سے ہے۔ خَیْرٌ ؛ بہتر ہے، اچھا ہے۔ لِلْاَبْرَارِ ؛ نیکوں کے لئے، نیک سلوک کرنے والوں کے لئے۔ یہ نہ سمجھنا کہ خدا کی نعمتیں صرف کھانے پینے، باغ باغیچہ میں منحصر ہیں۔ خدا کے پاس کی جو چیز بھی ہے نہایت اچھی ہے۔

ترجمہ:- لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں (متقی ہیں، پرہیزگار ہیں) ان کے لئے باغ ہیں (جن کے پائیں میں) جن کے تلے نہریں بہتی ہیں۔ یہ لوگ اس میں (جنت میں) ہمیشہ رہیں گے۔ یہ خدا کے پاس کی مہمانی ہے (ضیافت ہے۔ اس کے سواء) اور بھی جو کچھ خدا کے پاس ملے گا، وہ اچھوں کے لئے بہت ہی اچھا ہوگا (نیکوکاروں کے لئے نہایت ہی نیک ہوگا)۔

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؛ اور بے شک بعض اہلِ کتاب میں سے۔ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ ؛ جو ضرور اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ ؛ اور اس قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں جو تم پر اُتارا گیا ہے۔ جیسے ابی بن کعب، عبداللہ ابن سلام، کعب احبار وغیرہم۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ ؛ اور ان کتابوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ان پر اُتاری گئی ہیں یعنی قرآن شریف کو مانتے ہیں اور توریت و انجیل کو بھی مانتے ہیں۔ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ؛ اللہ کے دربار میں خشوع و خضوع سے رہتے ہیں، گردنِ تسلیم جھکاتے ہیں، ہمیشہ ڈرتے ہیں۔ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؛ خدا کی آیتوں کے عوض نہیں خریدتے۔ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؛ تھوڑی سی قیمت یعنی وہ دین فروشی نہیں کرتے، چند پیسوں کے لئے کلام اللہ اور اُس کی آیتوں کی بے جا تاویل نہیں کرتے۔ حق کہتے ہیں، اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔ اُولٰٓئِكَ ؛ یہی وہ لوگ ہیں۔ لَهُمْ اَجْرُهُمْ ؛ ان کو ان کا اجر ملے گا،

ثواب ملے گا۔ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؛ ان کے پروردگار کے پاس۔ اس کی پرورش کا اثر تھا کہ کام اچھے کئے، ایمان لائے اور اُس کی پرورش ہی کا اثر ہے کہ اللہ اجر سے بھی سرفراز کرتا ہے، ثواب دیتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ۔ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ؛ جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ شترِ بے مہار ہیں۔ بے ناتھی کے بیل ہیں، جو چاہے کریں گے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اللہ ان کا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اِدھر تمہاری آنکھیں بند ہوئیں اور حساب و کتاب شروع ہوگیا۔ یا اچھوں کو انتظار کشی کی زحمت نہ ہوگی۔ جلد ان کے اجر کا حساب ہوجائے گا۔ مرنے کو دور نہ سمجھو۔ موت سر پر کھڑی ہے ؎

اُٹھو اُٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک

جاگو جاگو اجل کمیں گاہ میں ہے

(کوئی قوم پوری کی پوری بُری نہیں ہوتی۔ بُروں میں چند اچھے بھی ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے):

قومیں پوری کی پوری بری نہیں ہوتیں بعض اچھے بھی ہوتے ہیں

ترجمہ:- اور بے شک بعض اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں جو اللہ پر، اور اس پر جو تم پر اُتارا گیا ہے (یعنی قرآن پر) اور اس پر بھی جو اُن پر اُتارا گیا ہے (یعنی دیگر آسمانی کتابوں پر) ایمان رکھتے ہیں۔ ہمیشہ خدا سے ڈرتے ہیں (ایمان فروشی نہیں کرتے) آیاتِ اللہ بیچ کر تھوڑی قیمت حاصل نہیں کرتے۔ اُن کو اُن کا اَجر اُن کے ربّ کے پاس ملے گا (دیکھو بے فکر نہ رہو)۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝

ع ۲۰
۱۱

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؛ اے ایمان والو! اے لوگو! جو ایمان رکھتے ہو۔ اِصۡبِرُوۡا ؛ صبر کرو، تکلیف کو برداشت کرلو، جو سامنے آجائے اُسے جھیل لو۔ وَصَابِرُوۡا ؛ اور صبر میں تم غالب رہو۔ دیکھو دشمن بھی مصائب اُٹھاتے ہیں اور اپنے باطل پر اَڑے رہتے ہیں۔ تم صبر میں ان سے پیچھے نہ رہو، تمہارے دل کی قوت ہرگز نہ گھٹے۔ وَرَابِطُوۡا ؛ اور دل کڑا کرو۔ اللہ سے ربط رکھو۔ سرحدوں پر فوجیں باندھ رکھو۔ آپس میں اتفاق سے رہو۔ ظاہری اور باطنی دشمنوں کے لئے ہمیشہ تیار رہو۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ؛ شاید کہ تم کامیاب ہوجاؤ۔ تاکہ تم کو فلاح و بہبود ملے، کامیابی تمہاری ہمرکاب ہو، اللہ تم کو دشمنوں پر غالب کرے۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں کسی سے پیچھے نہ رہو، ہمیشہ کمربستہ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب اور بامراد ہوں (اور تم کو فلاح و بہبود عطا ہو)۔

سُوْرَةُ النِّسَاءِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَسَبْعٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ نساء مدنی ہے اور اس میں ایک سو چھہتر (۱۷۶) آیتیں اور چوبیں (۲۴) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ نساء مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ۔ اس میں ایک سو چھہتر (۱۷۶) آیتیں ہیں ۔ اس میں نکاح اور توریث کا بیان ہے ۔ اس لئے اس کا نام سورۂ نساء ہے ۔ اس سے پہلے سورۂ آل عمران ہے جس میں جہاد کا اور مخالفینِ اسلام کے ذات وصفاتِ الٰہی اور آخرت کے متعلق شبہات کا رَد بیان کیا گیا ۔ اور اب عامۃ الناس کے معاملات کے دستور العمل بیان کئے جاتے ہیں ۔ مقصد یہ ہے کہ علم وعمل ، لین دین سب درست ہو ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ①

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو ! اے آدمیو ! اِتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؛ اپنے پروردگار سے ڈرو ، کوئی کام اس کی مرضی کے خلاف نہ کرو ۔ اَلَّذِیْ خَلَقَكُمْ ؛ جس نے تم کو پیدا کیا ، جس کے تم مخلوق ہو ۔ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؛ ایک ہی شخص سے ، سب باوا آدم علیہ السلام ہی کی تو اولاد ہیں ، سب ایک ہی بزرگ قبیلہ کی اولاد ہیں ، سب ایک ہی قسم کے تو ہیں ، سب نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں ۔ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا ؛ اور اسی سے اس کا جوڑا بھی پیدا کیا ۔ اُمّنا حوّاء بھی آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئیں ۔ عورتیں بھی مردوں ہی کے نطفے سے تو پیدا ہوئی ہیں ۔ وَبَثَّ ؛ اور پھیلایا ۔ بَثَّ ۔ يَبُثُّ ۔ بَثًّا ؛ پھیلانا ۔ مِنْهُمَا ؛ ان دونوں سے ، عورت اور مرد سے ۔ رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ؛ بہت سے مرد اور بہت سی عورتیں ۔ دیکھو تم ایک ہی خاندان کے ہو ۔ اوّل کم تھے ، بڑھتے بڑھتے اب تمہاری تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے ۔ جب سب ایک ہی خاندان کے ہیں تو آپس میں حُسنِ سلوک سے رہو ۔ باہم محبت کرو ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ، تقویٰ اختیار کرو ۔ اَلَّذِیْ ؛ جو ۔ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ ؛ جس کے نام سے سوال کرتے ہو ۔ جس کا واسطہ پیش کرتے ہو ۔ وَالْاَرْحَامَ ؛ اور قرابت کا بھی لحاظ رکھو ۔ رَحِمَ ۔ يَرْحَمُ ۔ رُحْمًا ؛ مائل ہونا ، مہربان ہونا ۔ رِحْمٌ ؛ جس میں بچہ رہتا ہے اور وہ اس کو لپٹا رہتا ہے ۔ اَرْحَامٌ ؛ جمع رِحْمٌ ؛ قرابت ۔ ایسا کام

مت کرو جو خدا کی مرضی کے خلاف ہو اور جس میں قرابت کا کچھ لحاظ نہ کیا جائے۔ تم سوال کرتے ہو تو خدا کا نام اور قرابت کا لحاظ کرنے کا ذکر کرتے ہو۔ اس کا پاس دلاتے ہو۔ قرابت داروں کا لحاظ رکھنے کے ساتھ خدائے تعالیٰ نے اپنا نام لینے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ خدا کو خوش رکھنا چاہتے ہو تو قرابت داروں کا بھی لحاظ رکھو۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ ؛ بے شک اللہ ہے۔ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا ؛ تم پر نگران اور تمہارا نگہبان۔ مُرَاقَبَۃ ؛ اپنی دلی حالت کی نگرانی کرنا۔ رَقَبَۃ ؛ گردن جس کے ذریعہ سے مڑ کر دیکھتے ہیں، جو جسم انسانی میں بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ فارسی میں رقیب اور رقابت دشمن اور دشمنی کے معنے میں مستعمل ہوتے ہیں کیونکہ ہر شخص اپنے دشمن کو ہمیشہ تاکتا رہتا ہے۔

ترجمہ:- لوگو! اپنے رب سے (خدا سے) ڈرتے رہو، جس نے تم کو ایک نفس سے (جنس سے) پیدا کیا۔ اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا (یعنی عورت) اور ان دونوں سے (عورت و مرد سے جو پہلے کم تھے) بہت سے مرد اور عورتوں کو (پیدا کیا) پھیلایا (ایک جنس کے ایک خاندان کے ہوکر ایک دوسرے سے بدسلوکی نہ کرو)۔ اور خدا سے ڈرو، جس کا واسطہ دے دے کر سوال کرتے ہو (مانگتے ہو) اور قرابت کا بھی لحاظ رکھو۔ بے شک اللہ تمہارا نگہبان ہے (تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے)۔

وَاٰتُوا الۡیَتٰمٰۤی اَمۡوَالَہُمۡ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الۡخَبِیۡثَ بِالطَّیِّبِ ۪
وَلَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَہُمۡ اِلٰۤی اَمۡوَالِکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ حُوۡبًا کَبِیۡرًا ﴿۲﴾

وَاٰتُوا الۡیَتٰمٰی ؛ اور یتیموں کو دے دو۔ یَتٰمٰی ؛ جمع یتیم۔ یُتۡمٌ ؛ تنہا ہونا۔ دُرِّیَتِیۡم ؛ سیپی میں کا ایک بڑا موتی۔ یتیم وہ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو۔ بعض احمق جوان تو ہو گئے ہیں مگر اپنے کو یتیم سمجھتے ہیں۔ اَمۡوَالَہُمۡ ؛ ان کے مال یعنی یتیموں کو اُن کا مال دیانتداری سے ادا کر دو۔ وَلَا تَتَبَدَّلُوۡا ؛ اور بدل نہ دو۔ اَلۡخَبِیۡثَ بِالطَّیِّبِ ؛ برے کو اچھے سے یعنی یتیم کے اچھے مال کو اپنے برے مال سے بدل نہ دو۔ اپنی کم قیمت چیز سے زیادہ قیمت کی چیز کو نہ بدلو۔ مال ہراج کرنے بیٹھو تو اپنا نام ظاہر کر کے لوگوں کو قیمت بڑھانے سے نہ روکو۔ غریب کا مال قیمتی ہے، طیب ہے۔ تمہاری قیمت کم ہے، خبیث ہے۔ اس قسم کے کاموں سے پرہیز کرو۔ وَلَا تَاۡکُلُوۡا ؛ اور نہ کھاؤ۔ اَمۡوَالَہُمۡ ؛ ان کے مالوں کو۔ اِلٰۤی اَمۡوَالِکُمۡ ؛ اپنے مالوں سے ملا کر۔ مُضَاعَفَۃً اِلٰۤی اَمۡوَالِکُمۡ ؛ اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر۔ مَعَ اَمۡوَالِکُمۡ ؛ اپنے مالوں کے ساتھ۔ بہر حال مُضَاعَفَۃً مقدر ہے اِلٰی بمعنی مَعَ ہے۔ اِنَّہٗ کَانَ ؛ یہ تو ہے۔ حُوۡبًا کَبِیۡرًا ؛ بڑا گناہ، یہ تو بڑا ہی گناہ ہے۔ حُوۡبٌ و حَوۡبٌ بمعنی گناہ ہے۔

ترجمہ:- اور یتیموں کو اُن کا مال دے دو اور برے کو اچھے سے نہ بدلو (اچھے مال کو برے مال اور نیک نامی کو

بدنامی سے نہ بدلو اور نیکی کو گناہ سے مبدل نہ کرو)۔ اور اپنے مال کو یتیموں کے مال سے ملا کر (یا ان کے ساتھ) نہ کھا جاؤ، یہ کام تو بڑے ہی گناہ کا ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ ﴿۳﴾

وَاِنْ خِفْتُمْ ؛ اور اگر تم کو خوف ہے۔ اس بات کا ڈر ہے۔ اَلَّا تُقْسِطُوْا ؛ کہ تم عدل و انصاف نہ کرسکو گے۔ فِی الْیَتٰمٰی ؛ یتیم لڑکیوں کے متعلق، تو تم ان سے نکاح ہی کیوں کرتے ہو۔ فَانْكِحُوْا ؛ پس نکاح کرلو، شادی کرلو۔ مَاطَابَ لَكُمْ ؛ ان عورتوں سے جو تم کو پسند ہیں، تم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ فَانْكِحُوْا کا مفعول بہ ہے۔ مِنَ النِّسَآءِ ؛ عورتوں میں سے۔ مَاطَابَ کا بیان ہے۔ مَثْنٰی ؛ دو، دو۔ وَثُلٰثَ ؛ اور تین، تین۔ وَرُبٰعَ ؛ اور چار، چار۔ یعنی چار تک نکاح کرسکتے ہیں اس آیت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ دو دو یعنی چار، تین تین یعنی چھ یا نو۔ چار چار یعنی آٹھ یا سولہ سے نکاح کرسکتے ہیں۔ یہ سب عربی نہ سمجھنے کی باتیں ہیں۔ اس کے معنے تو یہ ہیں کہ تم سب لوگ دو اور تین اور چار نکاح کرسکتے ہو۔ فَاِنْ خِفْتُمْ ؛ پس اگر تم کو خوف ہو، اس بات کا ڈر ہو۔ اَلَّا تَعْدِلُوْا ؛ کہ تم انصاف نہ کرسکو گے۔ عدل و مساوات برقرار نہ رکھ سکو گے۔ فَوَاحِدَةً ؛ تو بس ایک یعنی فَوَاحِدَةٌ كَافِيَةٌ ؛ پس ایک بس ہے، کافی ہے۔ اَوْمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؛ یا ان لونڈیوں پر قناعت کرو جو تمہاری دست نگر ہیں، تمہارے ہاتھ جن کے مالک ہیں، جو تمہارے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ ذٰلِكَ اَدْنٰی ؛ یہ قریب تر چیز ہے۔ اَدْنٰی ؛ کا اصل دُنُوٌّ بمعنی نزدیکی ہے۔ اسی سے دُنیا ہے۔ وہ عالم جس کے نزدیک ہم ہیں۔ پھر اَدْنٰی بمعنی کمتر کے بھی آتا ہے۔ اَلَّا تَعُوْلُوْا ؛ کہ تنگی نہ کرو، یتیموں پر ظلم نہ کرو، سختی نہ کرو۔

ترجمہ :- اور اگر تم کو اس بات کا ڈر ہو کہ تم انصاف نہ کرسکو گے یتیم لڑکیوں کے متعلق (تو ان کو چھوڑ دو) اور تم کو جو عورتیں پسند ہیں ان سے نکاح کرلو، دو دو، تین تین، چار چار۔ اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ تم (ان میں) عدل و مساوات نہیں رکھ سکتے تو ایک (عورت) بس ہے (خواہ شریف خاندان کی ہو) یا لونڈی۔ یہ بات سختی اور تنگی نہ کرنے سے قریب تر ہے۔

صاحبو! ان آیات میں یتیموں کے متعلق حُسنِ سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ ان غریبوں کی طرف سے کوئی لڑنے والا نہ

ہونے کی وجہ سے ان کے مال کی بربادی ہوتی تھی اور ان پر بہت ظلم کیا جاتا تھا۔ اسلام ان مظالم کو جائز نہیں رکھتا۔

فَانْكِحُوْا کا امر اباحت کے لئے ہے یعنی متعدد نکاح کرسکتے ہیں، وجوب کے لئے نہیں۔ اس میں صاف صاف بتا دیا گیا ہے کہ اگر عدل و مساوات برقرار نہیں رکھی جاسکتی تو ایک عورت پر قناعت کرنا چاہیئے۔ گزشتہ زمانے میں جس قدر چاہتے نکاح کرتے تھے۔ اس کو روکا جارہا ہے۔ اب رہ گیا پیغمبروں کا حال تو عامۃ الناس پر ان کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک ہزار گوپیاں اور ننیاوے (۹۹) یا سو (۱۰۰) بیویاں رکھنے والوں پر تو اعتراض نہ ہو۔ اور نو بیویاں جن میں سے آٹھ بیوہ ہیں، اُن کی سرپرستی کرنے پر اعتراض کیا جائے۔ اپنی آنکھ کا شہتیر تو نظر نہیں آتا اور دوسروں کی آنکھ کا تنکا نظر آجاتا ہے۔ حکم دیا گیا ہے کہ ان نو بیویوں کو طلاق نہیں دی جاسکتی اور کسی اور بیوی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔ جن لوگوں کے پاس تعدادِ ازدواج جائز نہیں وہ ذرا یہ تو بتادیں کہ موجودہ زمانے کی لاکھوں بلکہ اس سے زیادہ بیواؤں کا کیا علاج کیا جاسکتا ہے؟ اور زِنا کاری سے بچنے کی کیا صورت ہے؟ بے تحقیق اعتراض کرنے سے کیا ہوتا ہے؟ ذرا سوچو اور اسلام کی حقانیت کا اعتراف کرو۔

اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ؛ یعنی غلام یا باندی کے متعلق بھی چند اشارات لکھ دیتا ہوں۔ اس سے پہلے بھی اس بارے میں چند اشارات لکھ دیئے گئے ہیں۔

کیا غلامی کا طریقہ اسلام نے جاری کیا ہے یا پہلے سے تھا؟ یہ طریقہ ہمیشہ سے تھا۔؟ اسلام نے دفعتہً غلامی کو نہیں روکا بلکہ عملاً ایسے طریقے پیدا کئے جس سے غلامی دنیا سے اُٹھ گئی۔ غلامی کب پیدا ہوتی ہے؟ جنگ کے زمانے میں۔ سب کو معلوم ہے کہ جنگ کے زمانے میں دشمنوں کے ساتھ کوئی معاہدہ، کوئی قانون باقی نہیں رہتا۔ نہ جان کو امان ہے نہ آبرو کو۔ مال تو بہت ادنیٰ چیز ہے۔ لوٹ لینا، مارڈالنا سب کچھ ہوتا ہے، دشمن سب قید کرلئے جاتے ہیں، اور اسیرانِ جنگ میں سے پہلے زمانے میں تمام مرد مار ڈالے جاتے تھے اور عورتیں سپاہیوں میں تقسیم کرلی جاتی تھیں۔ اسلام نے باندی، غلاموں کو وہی کھلانے پلانے اور وہی کپڑے پہنانے کا حکم دیا ہے جو اُن کے آقا استعمال کرتے تھے۔ جہاں آقا سے بچہ پیدا ہوا، وہ باندی اُمِّ وَلَد ہوگئی۔ آقا کے مرتے ہی آزاد۔ بیچی ہرگز نہیں جاسکتی۔ جہاں کوئی قصور ہوا، لونڈی غلام آزاد کرو۔ لونڈی غلام جہاں تعلیم یافتہ اور مہذب ہوگئے، مُکاتب بنا دینے کا حکم دے دیا گیا۔ یعنی کچھ رقم لے کر ان کو آزاد کردو۔ انتقال کے قریب آنحضرت ﷺ جب اِس دنیائے فانی کو چھوڑ کر عالمِ جاودانی کی طرف منتقل ہورہے تھے تو اس وقت آپؐ نے کیا وصیت فرمائی؟ ”لونڈی، غلاموں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو، اُن کی طاقت سے زیادہ اُن کو تکلیف نہ دو۔ ان سے کام لو تو خود بھی اُن کا ہاتھ بٹاؤ“۔

ان سب باتوں کو بھی سن کر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسلام نے غلامی کو پیدا کیا اور اس کو باقی رکھا؟ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اسلام کے زمانے کی غلامی موجودہ زمانے کی آزادی سے بہتر ہے۔ نام آزادی کا ہے اور ان کی حالت غلامی سے

بدتر ہے۔ کیا ان کو کوئی بڑا عہدہ یا وسیع اقتدار مل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دیسیوں کے قوانین الگ ہیں اور اہلِ یورپ کے قواعد الگ۔ کوئی یورپین دیسی آدمی کو مارے تو وہ ہرگز قتل نہ کیا جائے گا۔ غلام کو اگر کوئی مار ڈالے تو قانونِ اسلام کی رو سے ضرور قتل کیا جائے گا۔ کافر ذمی کے عوض مسلمان بھی قتل کیا جاتا ہے۔

سبکتگین، قطب الدین ایبک اور دوسرے غلاموں پر غور کرو کہ شاہانِ اسلام نے اپنی بیٹیاں تک ان کو دیں اور وہ شہنشاہ اور بڑے بڑے حاکم تک ہوئے۔ بھر کس برتے پر یہ یورپین لوگ غلاموں کو آزاد کرانے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ ان کا دل ان کی زبان کی تصدیق نہیں کرتا، ان کا عمل ان کے دعوے کی مطابقت نہیں کرتا، آزادی ایک ڈھکوسلے کا نام ہے۔ دیسی لوگ کہاں آزاد ہیں؟ اور ان کو کون سے حقوق دیئے گئے ہیں۔ نہ صنعت نہ حرفت، نہ آزادی سے کوئی کام کر سکتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں لاکھوں رعایا بھوکی مر رہی ہے اور ان کے آقاؤں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ جاں نثار دیسی فوجیوں کی کیا حالت ہے؟ نہ کھانا کپڑا یوروپین فوجیوں کے برابر، نہ تنخواہ نہ راشن اہلِ یورپ کے برابر۔ ہر بات میں پیچھے۔ مگر مارے جانے کے لئے سب سے آگے رکھے جاتے ہیں۔ یہ ہے جاں نثاروں کی قدردانی۔ بہر حال دنیا جانتی ہے کہ اسلام نے انسانیت کی کیا خدمت کی اور ان سپید پوست والوں نے کیا مظالم ڈھائے۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ

فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا ۝۴

وَاٰتُوا النِّسَآءَ ؛ اور عورتوں کو دے دو۔ صَدُقٰتِهِنَّ ؛ ان کے مہر۔ صَدَقَۃ اور صداق ؛ مہر۔ نِحْلَةً ؛ دینا۔ بلامعاوضہ عطیہ، وہ مال جو خوش دِلی سے دے دیا جائے۔ نَحْلٌ ؛ شہد کی مکھی۔ جس سے شیرینی اور شہد حاصل ہوتا ہے۔ مفعولِ مطلق ہے اٰتُوْا کا، گو دونوں کے لفظ ایک نہیں۔ اس کو مفعولِ مطلق مِنْ غَیْرِ لَفْظِہٖ کہتے ہیں۔ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ ؛ اور اگر وہ تم کو خوش دِلی سے دیں، اگر بطیبِ خاطر دے دیں۔ عَنْ شَیْءٍ ؛ کسی شئے سے، یعنی کچھ معاف کر دیں۔ مِنْهُ ؛ اس مہر سے۔ نَفْسًا ؛ تمیز ہے۔ طِبْنَ نَفْسًا ؛ دِلی خوشی سے کوئی کام کریں۔ فَكُلُوْهُ ؛ تو تم اس کو کھا سکتے ہو۔ هَنِیْٓــٴًـا ؛ گوارا۔ مَرِیْٓــٴًـا قابلِ ہضم۔ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا ؛ ابتداءً بامزہ اور انتہاءً قابلِ ہضم، رچتا پچتا، شوق سے، بے فکری سے۔

ترجمہ:- اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دِلی سے ادا کردو (یعنی لڑائی، جھگڑے اور مقدمے بازی کا موقع نہ دو) پھر اگر وہ بخوشیِ خاطر اس میں سے کچھ معاف کردیں تو اس کو (معاف شدہ مہر کو) شوق سے بے فکری سے کھا سکتے ہو۔

صاحبو! عورتوں کو مہر دینے کا قاعدہ، طلاق یا موت کے بعد نفقہ دینے کا قاعدہ، اسلام کا جاری کیا ہوا ہے تاکہ

مسلمان غلام بادشاہ تک بنے

عورتیں خاوند کے طلاق دینے اور اس کی موت کے بعد اپنی حالت سنبھال سکیں۔ مہر دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) معجّل (۲) مؤجل مہر معجّل وہ جو نکاح کے ساتھ ہی دیا جائے اور مؤجل جو طلاق اور موت کے بعد واجب الادا ہو۔ اِس زمانے میں مہر بہت ہی بڑا باندھا جاتا ہے۔ آپس میں ناچاقیاں بھی ہو جائیں تو جُدائی کی کوئی صورت نہیں مگر مرد طلاق نہیں دیتا کہ مہر دینا پڑے گا، عورت خلع نہیں لیتی کہ مہر معاف کرنا پڑے گا۔ اس کا نتیجہ طرفین کے حق میں برا ہے۔ رکھنا ہو تو دستور کے موافق رکھو اور چھوڑنا ہو تو خوشی کے ساتھ چھوڑو۔ یہ ساری خرابیاں نکاحِ ثانی کو مکروہ سمجھنے سے پیدا ہو رہی ہیں۔ غیر مسلموں کی صحبتِ بد کا اثر ہے۔ اب بھی عرب میں تھوڑا مہر باندھا جاتا ہے۔ اتفاق سے گزری تو رکھا، نااتفاقی کی صورت پیدا ہوئی تو مہر دے دیا، طلاق دے دی۔

یہ بھی خوب یاد رکھو! طلاق اگرچہ جائز ہے مگر بدترین جائز ہے، مبغوض ترین فعل ہے۔ مگر کیا کِیا جائے ایک طرف حکومت کی خواہش ہے، دوسری طرف آزادی کی ہوا کانوں میں بھر رہی ہے۔ موجودہ زمانے کی آب و ہوا سخت ناگوار ہوگئی ہے۔ اب نہ اگلا سا میل ملاپ ہے، نہ اتحاد و اتفاق ہے۔ اب لطفِ زندگی نہیں رہا۔ دونوں دوزخ کے کندے ہیں نہ ان کا رویہ اچھا نہ ان کا طریقہ۔ اس زمانے میں تو توبہ بھلی۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۝

وَلَا تُؤْتُوْا ؛ اور نہ دو۔ اَلسُّفَهَآءَ ؛ بے وقوفوں کو۔ جمع سَفِیْهٌ۔ سَفَهٌ کے معنی سبکی کے ہیں۔ سَفِیْهٌ ؛ بے وقوف، سُبک سر۔ اَمْوَالَكُمْ ؛ اپنے مالوں کو۔ اَلَّتِیْ ؛ جن کو۔ جَعَلَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے بنادیا۔ لَكُمْ قِیٰمًا ؛ تمہارے لئے گذارہ، جن کے مالوں پر تمہارے کاروبار کا قیام ہے۔ وَارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا ؛ اور ان کو اس میں سے کھلاؤ، پلاؤ، ان کے رزق کا انتظام کرو۔ وَاكْسُوْهُمْ ؛ اور اُن کو پہناؤ۔ وَقُوْلُوْا لَهُمْ ؛ اور ان سے کہو، ان سے بات کرو، ان سے بولو۔ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؛ دستور کے موافق بات، عرفِ عام کے موافق، اُن کو ناحق ناروا ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو، ان کو بدگوئی سے تکلیف نہ پہنچاؤ۔

ترجمہ:- اور تم اپنے مالوں کو نادان (یتیموں) کے حوالے نہ کرو جن (مالوں) پر اللہ نے تمہارا (تمہارے کاروبار کا دار و مدار اور) قیام رکھا ہے۔ اور اس میں سے اُن کو (یتیموں کو) کِھلاؤ پلاؤ اور پہناؤ (اُڑھاؤ) اور ان سے بات کرو تو دستور کے موافق کرو (سیدھے منہ بات کرو، ان کو برا بھلا نہ کہو)۔

وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ

وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۚ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ

وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ

فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٦﴾

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى ؛ اور یتیموں کے حال سے باخبر رہو، ان کا امتحان لو، ان کو آزماؤ، ابتلاء کے معنٰی امتحان کے ہیں۔ کیونکہ بلا میں پڑنے سے اچھے، بُرے کی تمیز ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے خیال میں اِبْتَلُوْا کے معنٰی یتیموں کو دنیا کے کاروبار میں لگائے رکھو، کے ہیں۔ ان کو آوارہ نہ پھرنے دو۔ محنت اور کام کرنے کا عادی بناؤ۔ حَتّٰی ؛ یہاں تک۔ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ؛ جب نکاح کے زمانے کو پہونچ جائیں۔

علماء نے جوانی کی کئی علامتیں بتلائی ہیں۔ اِحتلام، عقل داڑھ کا نکلنا، بغل اور زیر ناف بالوں کا پیدا ہونا۔ عورتوں کو ایام آنا، سینہ اُبھرنا۔ اِمام ابو حَنیفہؒ کے نزدیک اٹھارہ (۱۸) سال کی عمر بالغ ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اِمام شافعیؒ کے پاس (۱۵) پندرہ سال کی عمر ہے۔ جنگِ اُحد میں چودہ (۱۴) سال کے لڑکے کو لڑنے کی اجازت دی گئی تھی۔ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ پھر اگر تم دیکھو۔ اٰنَسَ۔ یُؤْنِسُ۔ اِیْنَاسًا۔ احساس کرنا، جاننا، دیکھنا۔ یہی وجہ ہے کہ انسان اس مخلوق کو کہتے ہیں جو نظر آتی ہے اور جو مخلوق نظر نہیں آتی اس کو جِنّ کہتے ہیں، کیونکہ جن کے معنے ہیں چھپنا۔ مِنْهُمْ ؛ ان یتیموں سے۔ رُشْدًا ؛ راہ یابی، کام کاج کرنے کے لائق ہونا۔ اس کے مقابل اور نقیض غیؒ ہے جس کے معنے ہیں بدتمیزی، بدفہمی۔ فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ ؛ تو ان کو دے دو، حوالے کردو۔ اَمْوَالَهُمْ ؛ ان کے مالوں کو۔ یتیموں کا مال رکھنا کیا ہے، ایک آفت ہے، اس کو نکالو، دفع کرو۔ ان کا مال ان کو دے دو۔ وَلَا تَاْكُلُوْهَا ؛ اور ان کو نہ کھاؤ۔ اِسْرَافًا ؛ مسرفانہ طریقے سے، فضول خرچی سے۔ وَبِدَارًا ؛ اور سرعت سے، جھٹ پٹ۔ پورے چاند کو بدر اس لئے کہتے ہیں کہ آفتاب کے غروب ہوتے ہی نکلتا ہے۔ مُبَادَرَۃٌ ؛ جلدی کرنا۔ اَنْ يَّكْبَرُوْا ؛ کہ کہیں بڑے ہوجائیں، ان کے جوان ہونے کے خوف سے جھٹ پٹ کھا کھا کر تمام مال کو ختم نہ کرو۔ یتیموں کا جو نگرانِ کار ہوتا ہے وہ ولی یا وصی ہوتا ہے اور احتیاط کے ساتھ کچھ حق الخدمت لے بھی سکتا ہے۔ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا ؛ اور جو تونگر ہو، غنی ہو، دولت مند ہو۔ فَلْيَسْتَعْفِفْ ؛ وہ رُکا رہے، بچا رہے۔ یتیم کا مال لینے کا ارادہ نہ کرے۔ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا ؛ اور جو محتاج ہو، فقیر ہو۔ یعنی ولی، وصی یا منتظم محتاج ہو۔ فَلْيَاْكُلْ ؛ تو چاہیئے کہ کھائے۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ دستور کے موافق، عرفِ عام کے مطابق۔ فَاِذَا دَفَعْتُمْ ؛ پھر جب کہ تم نے دے دیا۔ اِلَيْهِمْ ؛ ان کو۔ اَمْوَالَهُمْ ؛ ان کے مال فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؛ تو ان پر گواہ رکھو کہ آئندہ مال کی واپسی پر شہادت دے سکیں۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ ؛ اور اللہ بس ہے۔ ''ب'' زائد ہے اور اللہ کفٰی کا فاعل ہے۔ حَسِيْبًا ؛ حساب لینے والا۔ اللہ سے حال ہے یا تمیز ہے۔

ترجمہ:- اور یتیموں سے باخبر رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں (شادی کرنے کے قابل ہوجائیں) پھر اگر ان میں (کاروبار کرنے کی) صلاحیت پاؤ تو ان کا مال ان کو دے دو (دیکھو اس عرض مدت میں اس طول طویل زمانے میں) مُسرفانہ طریقے سے، جھٹ پٹ اسے (ان کا مال) نہ کھا جاؤ کہ کہیں وہ بڑے نہ ہوجائیں۔ اور جو تونگر ہو وہ رُکا رہے اور جو (منتظم خود) فقیر اور محتاج ہو تو عرفِ عام (اور دستور) کے موافق کھائے۔ پھر جب ان کا مال ان کو دے دو تو دوسروں کو گواہ بنالو اور حساب لینے کو تو اللہ ہی بس ہے (اس سے ڈرتے رہنا چاہیئے)۔

صاحبو! ان آیات میں یتیموں اور کم سمجھ بچوں کے لئے تاکید فرمائی گئی کہ ان کے کھانے کپڑے کا انتظام کرو، ان سے اچھی بات کہو، جوان ہوجائیں تو ان کا مال ان کو دے دو۔ منتظم اگر مفلس ہو، محتاج ہو تو زمانے کی رسم کے مطابق یتیم کا مال کھا سکتا ہے۔ احتیاطاً مال واپس کرتے وقت گواہ بھی رکھ لو تاکہ مقدمہ بازی کے وقت گواہی دے سکیں۔ اگر (یتیم) آدمی جوان بھی ہوجائے اور اس میں کاروبار کی صلاحیت ہی پیدا نہ ہو تو صاحبینؒ (یعنی امام محمد اور امام ابو یوسف ۔ ۔ ۔ اکیڈمی) اور امام شافعیؒ کے پاس مال اس بے وقوف کے حوالے نہ کیا جائے اور امام ابو حنیفہؒ کے پاس پچیس (۲۵) سال کے بعد سمجھا جائے گا کہ وہ پختہ عقل کا ہوچکا ہے اور مال اس کو واپس کردیا جائے گا۔ اور وہ آئندہ زمانے میں کسی اور کا دست نگر نہ رہے گا۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ⑦

لِلرِّجَالِ؛ مردوں کے لئے۔ نَصِیْبٌ؛ حصہ ہے۔ مِمَّا تَرَکَ؛ اس مال سے کہ چھوڑا۔ اَلْوَالِدٰنِ؛ ماں باپ نے۔ والد اور والدہ کا تثنیہ مذکر کو غالب کرکے وَالِدٰنِ کیا گیا۔ وَالْاَقْرَبُوْنَ؛ اور قریب تر لوگ، اور قرابت دار، قریبی رشتہ دار۔ وَلِلنِّسَآءِ؛ اور عورتوں کے لئے بھی۔ نَصِیْبٌ؛ حصہ ہے۔ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ؛ اس مال سے کہ ماں باپ اور قرابت داروں نے چھوڑا ہے۔ یعنی اسلام میں جس طرح مردوں کو حصہ ملتا ہے، عورت بھی صاحبِ مِلک ہوتی ہے، وارث ہوتی ہے۔ دوسرے مذاہب والے ذرا یہ تو بتادیں کہ عورتوں کے لئے وراثت، اسلام کے سوا کہاں ہے؟ اسلام عورت کی عزت کرتا ہے۔ ان کا احترام کرتا ہے، جہاں مردوں کو ان پر ظلم کرنے سے روکتا ہے وہاں ان کے مال میں تصرف بے جا کرنے سے بھی روکتا ہے۔ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ کَثُرَ؛ ترکہ خواہ قلیل ہو، خواہ کثیر، کم یا زیادہ ہو، ورثاء کو برابر حق ملے گا۔ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا؛ یہ خدا کا مقرر کیا ہوا، فرض کیا ہوا حصہ ہے۔ کسی کو حق نہیں کہ مستحق کو اس کے حق سے روکے۔

یتیموں کی پرورش کرنے والوں کے لئے ہدایت

ترکہ میں عورتوں کو بھی حصہ ملے گا

ترجمہ :- مردوں کو اس مال سے حصّہ ملے گا جس کو ماں باپ اور قرابت دار چھوڑ کر مریں اور عورتوں کو بھی اس مال سے حصّہ ملے گا جس کو ماں باپ اور قرابت داروں نے چھوڑا ہے ، خواہ ترکہ کم ہو یا زیادہ ۔ یہ (خدا کا) فرض کیا ہوا حصّہ ہے (کوئی اس سے مستحق کو روک نہیں سکتا) ۔

صاحبو ! ہندوستان میں ایک بلا پھیلی ہوئی ہے کہ بعض مسلمان قومیں عورتوں کو ترکہ میں کوئی حصّہ نہیں دیتیں ۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے ، حاکم دریافت کرتا ہے کہ تم کس قانون کے تابع ہو تو صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہم ''ہندولا'' کے تابع ہیں اور مسئلہ توریث میں احکامِ خداوندی کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں ۔ کوئی غور کرنے والا غور کرے کہ ''ہندولا'' کا تابع ، مسئلۂ توریث میں انکار کرنے والا ، کس طرح مسلمان رہ سکتا ہے ؟ تمام قرآنی احکام کا انکار کرنا اور ایک حکم کا بھی انکار کرنا دونوں برابر ہیں ، کفر ہیں ۔ بمبئی ، گجرات اور کچھ میں بے دینی کی بات عام ہے ۔ یہ لوگ بظاہر مسجدوں کو آراستہ رکھتے ہیں ، خیر خیرات بھی کرتے ہیں ، مگر اس کے ساتھ بعض احکامِ الٰہی کی پابندی سے بھی انکار کرتے ہیں ۔ یہ ساری تباہی بے علمی کی ہے ، احکامِ دین سے ناواقفیت کی وجہ سے ہے ۔ ان نادانوں کے خیال میں یہ ہے کہ لڑکیوں کے وارث ہونے کی صورت میں ان کا مال ان کے خاندانوں سے باہر چلا جائے گا کیونکہ داماد کے لئے ضروری نہیں کہ اسی خاندان کا ہو ۔ اسلام میں اپنے مال کے متعلق عورت آزاد ہے ۔ ایک کا مال ہرگز غیر خاندان میں نہیں جاتا ۔ یہ سارا فتنہ سرمایہ داری اور کیپٹلزم (CAPITALISM) کا ہے ۔ افسوس کہ لوگ مسلمان ہیں مگر اُصولِ اسلام سے واقف نہیں ۔ نادان لوگ نہیں سمجھتے کہ ایک حکمِ الٰہی سے انکار کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے ۔ افسوس کرے تو کوئی کہاں تک ؟ نیل بگڑی ہوئی ہے ، آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے ۔ خدا ہی سُدھارے تو سُدھر سکتا ہے ۔

(حاشیہ: کسی ایک حکم کا انکار ، سارے احکامِ الٰہی کے انکار کے برابر ہے)

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸

وَاِذَا حَضَرَ ؛ اور جب حاضر ہوں ، آجائیں ۔ اَلْقِسْمَةَ ؛ تقسیمِ ترکہ کے وقت ۔ اُولُوا الْقُرْبٰى ؛ قرابت دار ، ایسے جن کے لئے توریث میں کچھ حصّہ نہیں ۔ مثلاً بیٹے ، پوتوں کے ہوتے نواسوں کو کچھ حصّہ نہیں ملتا کیونکہ بیٹے ، پوتے قوی قرابت دار ہیں ۔ تو خدائے تعالیٰ نے ایک اخلاقی حکم دیا ۔ وَالْيَتٰمٰى ؛ اور یتیم ۔ وَالْمَسٰكِيْنُ ؛ اور مسکین لوگ ۔ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ ؛ تو اس مال میں سے ان کو کچھ دے دو ، آخر وہ بھی آدمی ہیں ، رزق کے محتاج ہیں ۔ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؛ اور ان سے سیدھی بات کرو ۔ اور ان سے بات کرو تو دستور کے موافق ، ڈانٹ ڈپٹ کر ان کو نکال نہ دو ۔

ترجمہ :- اور جب تقسیمِ ترکہ کے وقت حاضر ہوجائیں (آجائیں غیر وارث) قرابت دار ، یتیم ، مسکین ، تو

اُس (مال) میں سے ان کو (کھانے پینے کے لئے) کچھ دے دو اور سیدھے منہ ان سے بات کرو (نہ کہ ڈانٹ ڈپٹ کر ان کو بڑھادو، چلادو، نکال دو)۔

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝۹

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ ؛ اور ان لوگوں کو ڈرنا چاہئے ۔خشیۃ اللہ رکھنا چاہئے ، کچھ تو خوف کرنا چاہئے ۔لَوْتَرَكُوْا ؛ اگر چھوڑتے ، اگر چھوڑ جاتے ۔ مِنْ خَلْفِهِمْ ؛ اپنے پیچھے ۔ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا ؛ ننھے ننھے بچے ۔ خَافُوْا عَلَيْهِمْ ؛ تو ان کے حال پر کیا ان کو ترس آتا ، ان کی تباہی کا ڈر ہوتا ۔ دوسروں کی اولاد کو بھی اپنی اولاد کے برابر سمجھو ۔ جہاں تم اپنی اولاد کا خیال کرتے ہو وہاں دوسرے یتیموں کا بھی خیال کرو ، کچھ تو ترس کھاؤ ، کچھ تو تمہارا دل پسیجے ۔ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ ؛ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو ، تقویٰ اختیار کرو ۔ وَلْيَقُوْلُوْا ؛ اور چاہئے کہ کہیں ۔ قَوْلًا سَدِيْدًا ؛ سیدھی بات ۔

ترجمہ :- اور ان (وارثوں) کو ڈرنا چاہئے کہ اگر وہ اپنے پیچھے ننھے ننھے بچے چھوڑ مرتے تو ان کے حال پر ترس آتا ۔ لہٰذا ان کو اللہ سے ڈرنا چاہئے اور (ان غریبوں سے) راست اور درست بات کرنی چاہئے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝۱۰ ع ۱۲

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ يَاْكُلُوْنَ ؛ کھاتے ہیں ۔ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ؛ یتیموں کا مال ۔ ظُلْمًا ؛ ناحق ، ناروا ، ظلم سے ۔ اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ ؛ وہ نہیں کھاتے مگر فِيْ بُطُوْنِهِمْ ؛ اپنے پیٹوں میں ۔ نَارًا ؛ آگ کو ۔ظلم سے کھانا ، نقصان پہنچانے میں آگ کھانے کے برابر ہے ۔ وَسَيَصْلَوْنَ ؛ اور قریب میں داخل ہوں گے ۔ سَعِيْرًا ؛ بھڑکتی آگ میں ، یعنی دوزخی ہیں اور دوزخ میں جلیں گے ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ظلم سے (ناحق ، ناروا) یتیموں کے مال کھاتے ہیں ، وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ ہی کھاتے ہیں اور قریب میں وہ جہنم میں پڑیں گے (خوب جلیں گے)۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۔

اس سے پہلے قرابت داروں کی رعایت اور ان کے حقوق کی اہمیت، تیموں سے حُسنِ سلوک کا ذکر کیا گیا تھا۔ اسی سلسلہ میں ترکہ اور مال اہلِ قرابت میں کس طرح تقسیم ہوگا، اس کا تفصیلاً ذکر کیا جاتا ہے۔ تقسیمِ ترکہ کے متعلق چند اہم امور پر ہم آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔

اسلام سے پہلے ترکہ میں عورتوں اور چھوٹے بچوں کا کوئی حصّہ نہ تھا۔ اس میں عربوں کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ اکثر حکومتوں میں اس کا رواج تھا۔ اسلام نے عورتوں کو حصّہ دلایا اور تمام قرابت داروں کو حسبِ حیثیت دلایا۔ جو آدمی مرجاتا ہے اُس کا مال کس ترتیب سے تقسیم کیا جاتا ہے؟ سب سے اوّل وہ قرضہ ادا کر دینا چاہیئے جس میں مال مکفول ہے، رہن ہے۔ اس کے بعد کفن دفن ہے۔ اس سے بچے تو قرض ادا کیا جائے۔ قرضہ کی وجہ سے مُردہ بے گور و کفن نہیں چھوڑا جاسکتا۔ تجہیز و تکفین میں خاندان کی اوسط حالت کا لحاظ رکھا جائے گا، نہ اسراف درست ہے، نہ تنگ دلی، کیونکہ دوسروں کا بھی حق ہے۔ پھر ورثاء کا بھی حق ہے۔ پھر ورثاء سے قرابت، نسب کی وجہ سے ہو یا نکاح کی وجہ سے، یا وِلا یعنی غلام کو آزاد کرنے کی وجہ سے۔ ان میں اوّل اصحابِ فروض ہیں جن کا حصّہ اللہ تعالےٰ نے مقرر کردیا ہے۔ پھر عصبات ہیں، جن کا حصّہ مقرر نہیں۔ اصحابِ فروض سے جو کچھ بچے گا وہ لیں گے۔ عصبات دو قسم کے ہیں۔ (۱) نسبی۔ جیسے بیٹے، باپ۔ (۲) سببی۔ یعنی آزاد کرنے والا۔ اگر کوئی قرابت دار نہ ہو تو آزاد کرنے والا بھی وارث ہوتا ہے، عصبہ ہوتا ہے۔ عصبہ نہ ہو تو عصبہ کا عصبہ۔ پھر رَد ہے۔ یعنی عصبہ کے نہ ہونے کی صورت میں ترکہ، نسبی ذوی الفروض میں تقسیم کردیا جائے گا۔ یعنی زوجین پر رَد نہ ہوگا۔ وہ صرف اپنا مقررہ حصّہ لیں گے۔ مثلاً ایک بیٹی اور ایک زوجہ ہے، تو بیٹی کو بہ اعتبارِ فرض کے اور زوجہ کو ربع اس کا فرض دیا جائے گا اور باقی ربع پھر بیٹی کو بہ اعتبار رَد کے دیا جائے گا۔ پھر ذوی الارحام ہیں۔ یعنی وہ قرابت دار جو نہ ذوی الفروض ہیں نہ عصبہ۔ مثلاً نواسہ، بھانجا، ماموں، خالہ وغیرہ۔ پھر مولی الموالات ہیں یعنی جن میں بھائی چارہ کیا گیا ہو۔ پھر مُقِرلہ، بہ نسب، جس کا نسبِ حدّ ثبوت کو نہ پہونچا ہو۔ پھر ثلثِ مال سے زیادہ کی جس کو وصیت کی گئی ہو۔ پھر بیت المال، یعنی اسلامی قومی فنڈ۔ بہر حال مسلمان کا مال کسی طرح غیر مسلم کو نہ پہونچے گا۔ یہاں ایک مسئلہ قابلِ توجہ ہے اسلام میں تبنیت نہیں ہے۔ مگر وصیت بہ جمیع مال ہوسکتی ہے۔

ریاستِ اسلامیہ حیدرآباد میں خلافِ فرامینِ شاہانِ اسلام چند مسلم قرابت داروں کو عطیۂ شاہی سے حصّہ دیا جاتا ہے۔ اگر وہ نہ ہوں تو داخلِ سرکار۔ حالانکہ غیر مسلموں کو بلحاظ تبنیت، وارث بنایا جاتا ہے۔ اس غلط عمل کا نتیجہ یہ ہے کہ اسلامی جاگیریں اور زینات داخلِ سرکار ہوئی چلی جارہی ہیں اور مسلمان روز بروز مُفلس اور نادار بن رہے ہیں۔ فرامینِ شاہی میں صریحاً مذکور ہے کہ عطایائے شاہی مسلمانوں میں ان کے اُصول کے موافق اور غیر مسلموں میں ان کے اُصول کے مطابق تقسیم کئے جائیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ بیت المال قائم کریں اور مسلم مستحقین میں وہ عطایا، مال اور لاوارث ترکے تقسیم کئے جائیں مسلمانوں کو اس اہم مسئلہ پر فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کا مال داخلِ سرکار ہونے کے بعد غیر مسلموں کو زیادہ ملے گا۔ کیونکہ ان کی تعداد زیادہ ہے اور غیر مسلموں کا مال کسی طرح مسلمانوں کو نہ پہنچ سکے گا۔

اُصولِ وراثت اور ترکہ کے طریقے

ترکہ میں سے کن کو حصّہ نہ ملے گا؟ کون ورثہ میں سے محروم رکھے جائیں گے؟ (۱) قاتل، مقتول کا وارث نہ ہوگا۔ تاکہ مال کے واسطے کوئی کسی کو قتل نہ کرسکے (۲) اختلاف دینین۔ مسلم، غیر مسلم کا وارث نہ ہوگا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بے دینی کا دروازہ بند کردیا جائے (۳) اختلاف دارین، جب کہ دو جُدا ملکوں کے رہنے والے ہوں تاکہ دارالاسلام کا مال غیر دارالاسلام میں نہ جائے۔ ہم کب سمجھیں گے کہ ان دو ریاستوں میں اختلاف دارین ہے۔ جب کہ ان دو ریاستوں میں جُدا جُدا افوج ہو، ان کے مروجہ قوانین جُدا جُدا ہوں (۴) غلامی۔ کیونکہ غلام صاحبِ ملک نہیں ہوتا۔ ع

جو کچھ ہے وہ آقا کا کچھ بھی نہیں بندے کا (حسرت صدیقی)

اگر غلام وارث ہو تو حقیقتہً اس کا آقا مالک ہوجائے گا جو غیر شخص ہے۔

(۵) جہالتِ موت۔ یعنی یہ نہ معلوم ہوسکے کہ کون پہلے مرا ہے۔ مثلاً ایک جہاز میں باپ بیٹے بیٹھے تھے، جہاز ڈوب گیا۔ معلوم نہیں ہوسکتا کہ ان میں کون پہلے مرا ہے تو ایسی صورت میں آپس میں کوئی کسی کا وارث نہ ہوگا۔ ورنہ بے وجہ ترجیح ہوگی۔

عصبہ کی تین قسمیں ہیں (۱) عصبہ بنفسہ۔ وہ مرد جو بذاتہ وارث ہو۔ (۲) عصبہ بغیرہ۔ وہ عورت جو اپنے بھائی کے ساتھ مل کر عصبہ بنی ہو جیسے بیٹی۔ بیٹا عصبہ بنفسہٖ ہے اور بیٹی عصبہ بغیرہ ہے اور (۳) عصبہ مع غیرہ۔ وہ عورت جو دوسری عورت کے ساتھ عصبہ بنی ہو۔ مثلاً بہن بیٹی کے ساتھ۔

عصبہ میں اُصولِ ذیل کا لحاظ رکھا جاتا ہے:-

جزءِ میت یعنی بیٹا، پوتا، اصلِ میت یعنی باپ دادا سے مرجح سمجھا جاتا ہے کیونکہ وہ جوان ہوتا ہے، ماں باپ کی خدمت کرتا ہے قریب بعید سے مرجح سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً بیٹا، پوتے سے مقدم ہے اور باپ دادا سے، جس کے توسط سے قرابت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے رہتے، واسطہ والا محجوب رہتا ہے۔ حاجب ہونا یعنی دوسرے قرابت دار پر اثر ڈالنا اور اس کو روکنا دو قسم کا ہے۔

(۱) حجبِ حرمان (۲) حجبِ نقصان۔

(۱) حجبِ حرمان وہ ہے کہ دوسرے کو کچھ نہ ملے۔ جیسے جزءِ میت کے رہتے جزءِ جزءِ میت کو کچھ نہیں ملتا۔

(۲) حجبِ نقصان وہ ہے کہ اس کے ہونے سے دوسرے کو کم حصّہ ملتا ہے۔ مثلاً اولاد نہ ہو تو عورت کو ربع یعنی ۱/۴ اور شوہر کو نصف یعنی ۱/۲ ملتا ہے۔ اگر اولاد ہو تو زوجہ کو ثمن یعنی ۱/۸ اور زوج کو ۱/۴ ملے گا۔

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ

يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ
السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ
لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ ؛ اللہ تم کو وصیت کرتا ہے ، خدا کی وصیت حکم ہے ، اس کا فرمان ہے ۔ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ؛ تمہاری اولاد کے متعلق ، ولد کا لفظ عربی میں بیٹا بیٹی دونوں پر بولا جاتا ہے ۔ لِلذَّكَرِ ؛ مرد کے لئے ، نر کے لئے ۔ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؛ دو عورتوں کے حصوں کے برابر یعنی اگر بیٹا بیٹی ہو تو بیٹے کو دو حصّے اور بیٹی کو ایک حصّہ ۔ یہ کیوں ؟ عورت کا پالنے والا اُس کا خاوند بھی تو ہے اور مرد تو خود دوسروں کو پالنے والا ہے ۔ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً ؛ پس اگر عورتیں ہی ہوں ۔ فَوْقَ اثْنَتَيْنِ ؛ دو سے زیادہ ہوں ۔ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ؛ تو ان کو ترکہ کا دو ثلث یعنی ۲/۳ یا دو تہائی ۔ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً ؛ اور اگر ایک لڑکی ہو ۔ فَلَهَا النِّصْفُ ؛ تو اس کو نصف یعنی ۱/۲ ۔ لڑکیوں کا کیا حکم ہے؟ دو یا دو سے زیادہ بیٹیوں کو دو ثلث یعنی ۲/۳ ۔ وَلِاَبَوَيْهِ اوراس کے ماں باپ کے لئے ۔ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ؛ ان میں سے ہر ایک کو ۔ السُّدُسُ ؛ سُدس یعنی چھٹا حصّہ ۱/۶ ۔ مِمَّا تَرَكَ ؛ اس مال سے جو میت نے چھوڑا ۔ اس کے ترکہ میں سے ۔ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ؛ اگر اس کی اولاد ہو ۔ خواہ میت کو بیٹا ، بیٹی دونوں ہوں یا صرف بیٹا یا صرف بیٹی ہو ۔ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ ؛ پھر اگر میت کی اولاد نہ ہو ۔ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ ؛ اور اس کے ماں باپ اس کے وارث ہوں ۔ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ؛ تو اس کی ماں کو ثلث یعنی تہائی یا ۱/۳ یعنی اگر صرف ماں باپ ہوں تو باپ کو دو ثلث اور ماں کو ایک ثلث ۔ اگر ماں باپ کے ساتھ خاوند یا بیوی ہو تو زوجین یعنی زن وشوہر کا حصّہ دینے کے بعد ماں کو ثلث اور باقی باپ کو مثلاً اُم یعنی ماں ، اَب یعنی باپ ، زوج یعنی شوہر ، ان سب کا حصّہ اس طرح سے تقسیم ہوگا ۔

زوج کو نصف یعنی ۱/۲ اور اَب کو ۱/۳ اور اُم کو ۱/۶ جو زوج کا حصّہ جانے کے بعد باقی کا ۱/۳ ہوتا ہے ۔ اگر زوجہ اور ماں باپ ہوں تو زوجہ کو ۱/۴ اور اُم کو کل کا ۱/۳ دینے کے بعد اَب کو بھی ۱/۳ دے کر باقی ۱/۱۲ بہ حیثیت عصبہ کے دیں گے ۔ اس طرح اَب کو مجموعی طور پر ۵/۱۲ حصّہ ملے گا ۔ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ ؛ پھر اگر اس کے ہوں ۔ اِخْوَةٌ ؛ کئی بھائی ۔ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ ؛ تو اس کی ماں کو سدس یعنی چھٹا حصّہ یا ۱/۶ ۔ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ ؛ وصیت کے بعد ۔ يُّوْصِيْ بِهَآ ؛ میت نے جس کی وصیت کی ہو ۔

واضح ہو کہ بعض دفعہ ایسے قرابت دار بھی رہتے ہیں کہ ان کو میراث سے کچھ حصّہ نہیں ملتا کیونکہ ان سے قوی تر قرابت دار وارث ہوتے ہیں ۔ مثلاً بیٹا بیٹی کے رہتے نواسے ، یا بیٹی کے رہتے پوتی یا اور دوسرے قرابت دار یا کسی نیک کام کے لئے میت کو وصیت کرنے کا حق ہے ۔ یہ وصیت ثلث یعنی ایک تہائی (۱/۳) سے زیادہ نہ ہوگی ۔ ہاں اگر وارث اجازت

دے تو زائد از ثلث وصیت بھی ممکن ہے ۔ اَوْ دَیْـنٍ ؛ یا میت زیر بار قرض ہے تو قرض ادا ہونا چاہیئے ۔ پس ترتیب اس طرح سے ہوگی ۔ اوّل قرض ، پھر وصیت بہ ثلثِ مال ۔ پھر دوسرے قرابت داروں میں باقی ترکہ تقسیم ہوگا ۔ اٰبَآءُ کُمْ وَاَبْنَآؤُ کُمْ ؛ تمہارے باپ اور بیٹے ۔ لَا تَـدْرُوْنَ ؛ تم نہیں جانتے ، تمہیں کیا معلوم ۔ دَرٰی یَـدْرِیْ دِرَایَۃً ؛ جاننا ، سمجھنا ، غور وفکر سے معلوم کرنا ۔ اَیُّهُمْ ؛ ان میں سے کون ۔ اَقْـرَبُ لَـکُمْ نَفْعًا ، تم کو نفع پہونچانے میں قریب تر ہے ، تمہیں کیا معلوم کہ تم میں کون زیادہ نفع بخش ہے ۔ فَـرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰهِ ؛ حصوں کا تقرر اللہ کی طرف سے ہے ۔ ترکیب میں مفعولِ مطلق ہے یعنی فُرِضَ ذٰلِکَ فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ؛ علم وحکمت والا ، اللہ تعالیٰ تمام حالات سے واقف ہے اور جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ تم کو تمہاری اولاد کے بارے میں (یہ) حکم دیتا ہے کہ مرد کو دو عورتوں کے حصّہ کے برابر ملے (مَردوں کو عورتوں کا دو چند حصّہ ملے) پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں دو (یا تین یا اس) سے زیادہ تو ان کے لئے ترکہ کا دو ثلث (یعنی ۲/۳) اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کو (ترکہ کا) نصف (یعنی ۱/۲) اور اس کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکہ کا سُدُس (یعنی ۱/۶) بشرطیکہ اس کی اولاد بھی ہو ۔ پھر اگر اولاد نہ ہو اور اس کے ماں باپ اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کو ثلث (یعنی ۱/۳) پھر اگر (میت کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں) اس کے بھائی ہوں تو اس کی (میت کی) ماں کا چھٹا حصّہ ہے ، وصیت (کی تکمیل) کے بعد جس کی میت نے وصیت کی ہو یا قرض ادا کرنے کے بعد (یعنی پہلے قرض اور وصیت ادا کریں ۔ پھر ترکہ ورثاء میں تقسیم ہوگا) ۔ تمہیں کیا معلوم کہ تمہارے باپ دادا اور بیٹوں میں سے کون تمہارے لئے زیادہ نفع بخش ہیں ۔ یہ خدا کے مقرر کردہ حصّے ہیں ۔ بے شک اللہ علم وحکمت والا ہے ۔

وَلَکُمْ نِصْفُ مَا تَرَکَ اَزْوَاجُکُمْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ کَانَ لَهُنَّ
وَلَدٌ فَلَکُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْنَ بِهَآ اَوْ دَیْنٍ ؕ
وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکْتُمْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّکُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ وَلَدٌ
فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَکْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَیْنٍ ؕ

وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ

فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ

بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾

وَلَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے ہے ۔ نِصْفُ مَاتَرَكَ ؛ نصف اس کا جو چھوڑا ۔ اَزْوَاجُكُمْ ؛ تمہاری بیویوں نے ۔ اِنْ لَّمْ يَكُنْ ؛ اگر نہ ہوں ۔ لَّهُنَّ وَلَدٌ ؛ ان کی اولاد ۔ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ ؛ پھر اگر ان کی اولاد ہو ۔ فَلَكُمُ الرُّبُعُ ؛ تو تمہارے لئے ربع یعنی ۱/۴ ہے ۔ مِمَّا تَرَكْنَ ؛ ان کے ترکہ سے ۔ یعنی اولاد ہو تو خاوند کو ربع ورنہ نصف ۔ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ ؛ بعد ادائے وصیت کے ۔ يُّوْصِيْنَ بِهَا ؛ جو انھوں نے کی ہو ۔ اَوْ دَيْنٍ ؛ یا قرض ۔ یعنی اوّل قرض ادا کریں پھر وصیت ادا کریں ۔ باقی ترکہ ورثاء میں تقسیم ہوگا ۔ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ ؛ اور ان کے لئے ربع یعنی ۱/۴ ہے ۔ اس مال میں سے جو کہ تم نے چھوڑا ۔ یعنی عورتوں کو مردوں کے ترکہ میں سے ربع یعنی ۱/۴ حصّہ ہے ۔ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ؛ اگر تمہاری اولاد نہ ہو ۔ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ ؛ پھر اگر تمہاری اولاد ہو ۔ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ ؛ تو ان عورتوں کو ثمن یعنی تمہارے ترکہ میں سے ۱/۸ حصّہ ملے گا ۔ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا ؛ اس وصیت کی ادائیگی کے بعد جو تم کرتے ہو ۔ اَوْ دَيْنٍ ؛ یا قرض کے بعد ۔

دیکھو ! جو اللہ تعالیٰ بار بار قرض اور وصیت کا ذکر فرماتا ہے کہ کہیں ان کی ادائیگی میں سہل انگاری نہ کی جائے ۔ یہ حقوق الناس ہیں ۔ اس میں ہرگز کوتاہی نہ کرنی چاہیے ۔ خدا کا دل بہت کشادہ ہے ۔ وہ حقوق اللہ سے درگزر کرتا ہے مگر چھوٹے دل کے آدمیوں کے حقوق معاف ہونا مشکل ہے ۔

وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ ؛ اور اگر کوئی مرد ہو ۔ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً ؛ تو اس کی بہ حیثیت کلالہ توریث ہوگی ۔ کلالہ کیا ہے؟ جس کے اُصول وفروع نہ ہوں ۔ نہ ماں باپ ہوں نہ اولاد ہو ، بلکہ بھائی بہن ہوں ۔ اَوِ امْرَاَةٌ ؛ عورت کا بھی یہی حکم ہے ۔ یعنی اُصول وفروع نہ ہونے کی صورت میں عورت ومرد دونوں کا حصّہ ہوگا ۔ وَلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ ؛ اور اس کے بھائی یا بہن ہوں ۔ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ؛ تو ان میں سے ہر ایک کے لئے سُدس یعنی ۱/۶ ہے ۔ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ؛ پھر اگر اس سے زیادہ ہوں یعنی ایک سے زیادہ ہوں مثلاً دو تین ہوں ۔ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ ؛ تو وہ سب ثلث میں شریک ہیں مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؛ بعد ادائے وصیت یا دین یا قرض کے ۔ غَيْرَ مُضَآرٍّ ؛ بغیر اس کے کہ کسی کو ضرر یا نقصان ہو ۔ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کی وصیت اور حکم ہے ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؛ اور اللہ صاحب علم وحلم ہے ۔ خبردار ہے ، بُردبار ہے ۔

کلالہ وہ جس کے ماں باپ ہوں اور نہ اولاد بلکہ بھائی بہن ہوں

ترجمہ :- اور تم کو تمہاری بیویوں کے ترکہ میں سے نصف ہے اگر ان کی کوئی اولاد نہ ہو اور اگر ان کی اولاد ہو تو تم کو ان کے ترکہ میں سے ربع (یعنی ۱/۴ حصہ) ہے مگر وصیت یا قرض کی ادائیگی کے بعد۔ اور بیویوں کو تمہارے ترکہ میں سے ربع (یعنی ۱/۴) حصہ ہے اگر تم کو کوئی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر تمہاری اولاد ہو تو ان کو ثمن (یعنی 1/8) حصہ تمہارے ترکہ میں سے ملے گا مگر ان کی وصیت یا قرض ادا کرنے کے بعد۔ اگر مرد یا عورت ہے تو ان کی بھی توریث بہ حیثیتِ کلالہ ہے (یعنی جب کہ اولاد نہ ہو) اور اس کا ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کو ایک سُدس (یعنی ۱/۶) ہے۔ پھر اگر اس سے زیادہ ہوں (یعنی دو یا دو سے زیادہ بھائی بہن ہوں) تو ایک تہائی میں سب شریک ہیں مگر وصیت یا قرض ادا کرنے کے بعد، بغیر اس کے کہ ان کو کوئی نقصان یا ضرر پہنچے۔ یہ خدائی حکم ہے۔ اور اللہ علم و حلم والا ہے۔

واضح ہو کہ بہن بھائی تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) سگے بھائی جن کے ماں باپ ایک ہوں ان کو عینی، حقیقی اور بنی اعیان بھی کہتے ہیں (۲) پدری بھائی، جن کا باپ ایک ہو اور مائیں دو ہوں۔ ان کو سوتیلے، عَلّاتی اور بنوعلات بھی کہتے ہیں عینی بھائی بہن عصبہ ہوتے ہیں۔ ان کے نہ ہونے کی صورت میں عَلّاتی عصبہ ہوں گے (۳) اخیافی بھائی بہن، جن کی ماں ایک ہو اور باپ مختلف ہوں یہ عصبہ نہیں ہوسکتے۔ ہمیشہ ذی فرض ہی رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہو تو سدس یعنی ۱/۶ اور زیادہ ہوں تو ثلث یعنی ۱/۳ اخیافی بہن کو اخیافی بھائی کے برابر حصہ ملے گا۔ یہاں مرد کو عورت سے دوگنا حصہ نہ ملے گا۔ اخیافی بھائی بہن، ماں کی وجہ سے حصہ پائیں گے جو عصبہ نہیں ہوتے۔ عورت کی قائم مقامی کی وجہ سے یہاں مرد اور عورت برابر ہیں۔ [بشرطیکہ متوفی شوہر سے صلبی اولاد نہ ہو۔ ۔ ۔ ۔ اضافہ از اکیڈمی]

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؛ یہ خدا کے حدود ہیں۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ ؛ اللہ اس کو جنتوں میں داخل فرمائے گا۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ان باغوں کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ یہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؛ اور یہ بڑی کامیابی ہے، فائز المرامی ہے۔

ترجمہ :- یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور فرماں برداری کرے گا وہ (اللہ) اس کو جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ اور وہ جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے (ان کو خلود اور دوام نصیب ہوگا) اور یہ عظیم الشان کامیاب ہونا (اور فائز المرام ہونا) ہے ۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ رکوع ۲ / ۱۴

وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے ، ان سے عصیان کرے ، اور ان کے احکام نہ مانے ۔ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ ؛ اور اس کے حدود سے تجاوز کرے ، آگے بڑھ جائے ، تعدّی کرے ۔ يُدْخِلْهُ ؛ اس کو داخل کرے گا ۔ نَارًا ؛ آتشِ جہنم میں ۔ خَالِدًا فِيْهَا ؛ اس میں ہمیشہ جلتا بھنتا رہے گا ۔ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؛ اور اس کے لئے عذاب ہے ذلیل وخوار کرنے والا ، اہانت و رسوائی کا باعث ۔

ترجمہ :- اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کے حدود سے تجاوز کرے گا تو وہ (اللہ) اس کو آتشِ دوزخ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا ۔ اور اس کے لئے رُسوا کن عذاب ہوگا ۔

اب میں فرائض کے چند اہم مسائل بیان کرتا ہوں ۔ کیونکہ میں بہت سے مولویوں کو دیکھتا ہوں کہ فرائض کے مسائل بیان کرنے میں پریشان ہوتے ہیں ۔ علمائے فرائض اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کا جواب صحیح اعداد میں ہو ۔ اس لئے وہ جب دیکھتے ہیں کہ کسر پڑتی ہے فوراً ذو اضعافِ اقل نکالتے ہیں اور کسر کو دور کرتے ہیں کیونکہ برابر کی چیزوں کو برابر کی چیزوں میں ضرب دینے سے حاصلِ ضرب کی نسبت نہیں بدلتی ۔ ترکہ کی تقسیم کا طریقہ

اعداد دو قسم کے ہیں ۔ قسمِ اوّل میں ثمن ۱/۸ ، ربع ۱/۴ ، نصف ۱/۲ ۔ اور قسمِ دوم میں ثلثین ۲/۳ ، سدس ۱/۶ ، ثلث ۱/۳ ثلث اور ثلثین کا مخرج یعنی ذو اضعافِ اقل ۳/۳ ہے ۔ ثلثان ، ثلث اور سُدس سب کا مخرج ۶ ہے ۔ نصف کا مخرج ۲ ہے ۔ نصف اور ربع کا مخرج ۴ ہے ۔ نصف ، ربع ، ثمن سب کا مخرج ۸ ہے ۔ ثلثان ، ثلث اور نصف کا مخرج ۶ ہے ۔ سُدس اور نصف کا مخرج ۶ ہے ۔ ثلث اور ربع کا مخرج ۱۲ ہے ۔ سُدس اور ثمن کا مخرج ۲۴ ہے ۔ بعض اوقات اجزاء کو جمع کرتے ہیں تو مجموعہ کُل سے بڑھ جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں اعداد کو جمع کر کے حاصلِ جمع کو مخرج بنا دیتے ہیں ۔ اس کو عــول کہتے ہیں ۔ مثلاً ۶ میں سے زوج کو نصف یعنی ۳ ۔ اُمّ کو ۱/۳ یعنی ۲ اور اَبْ کو بھی ۱/۳ یعنی دو دینے سے ان سب کا مجموعہ ۷ ہوتا ہے

نہ کہ چھ۔ لہذا مخرج ۶ لکھ کر اُسی کے اُوپر ع بنا کر ۷ لکھ دیں گے اور اس طرح لکھیں گے۔

۶/۷

میــــــــــــــــــت

زوج	ام	اب
۱/۲	۱/۳	۱/۳
=	=	=
۳	۲	۲

احد الزوجین ذی فرضِ صلبی ہیں اور دوسرے ذی فرضِ نسبی ۔ احدالزوجین کا حصّہ دینے کے بعد بقیہ ذوی الفروضِ نسبی میں تقسیم کردیا جائے گا۔ مثلاً احد الزوجین کو حصّہ دے کرایک کچّا مسئلہ بنایا جائے گا اور ان کے حصص لکھ لئے جائیں گے۔ احد الزوجین کو حصّہ دینے کے بعد جو باقی بچ رہے گا اس کو ذوی الفروضِ نسبی میں تقسیم کیا جائے گا۔ اگر تقسیم میں کسر پیدا ہوتو ضرب دے کر کسر دُور کردی جائے گی۔ مثلاً ثمن کا مخرج ۸ ہے مسئلہ ۸ سے بنایا جائے گا اور ماں کا حصّہ ۱/۶ ہے اور بنتین کا حصّہ ۲/۳ ان کا کچّا مسئلہ ۵ سے بنایا جائے گا کیونکہ ان کے حصوں کا مجموعہ ۵ ہے۔ زوجہ کا حصّہ جانے کے بعد ۷ بچتے ہیں جو پانچ پر صحیح تقسیم نہیں ہوتے۔ ۵ کو ۸ میں ضرب دینا چاہیئے اور مافی ۷ میں ضرب دینا چاہیئے۔

اب کچّا مسئلہ ۳۵ کا ہوگا جس میں سے اُمّ کو ۷ حصّے ملیں گے اور بنتین کو ۲۸ دیئے جائیں گے اور صورتِ مسئلہ یہ ہوگی۔

۸ ردتصحمن ۴۰ مافی ۷ ردہ تصحمن ۳۵

میــــــــــــــــــت

زوجہ	اُمّ	بنتین
۱/۸	۱/۶	۲/۳
—	—	—
۱	۱	۴
—	—	—
۵	۷	۲۸

اس سے پہلے عورتوں کی میراث کا حکم تھا۔ جب ہاتھ میں پیسہ آتا ہے اور کسی قسم کی روک ٹوک نہیں رہتی اور آزادی کی ہوا کانوں میں بھرتی ہے تو ان کے روکنے کے لئے یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ مِنْ نِّسَآئِکُمْ فَاسْتَشْھِدُوْا عَلَیْھِنَّ اَرْبَعَۃً مِّنْکُمْ ۚ فَاِنْ شَھِدُوْا فَاَمْسِکُوْھُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰھُنَّ الْمَوْتُ

اَوۡ یَجۡعَلَ اللّٰہُ لَہُنَّ سَبِیۡلًا ﴿۱۵﴾

وَالّٰتِیۡ ؛ اور وہ عورتیں جو ۔ یَاۡتِیۡنَ الۡفَاحِشَۃَ ؛ کھلی بے حیائی کی بات کرتی ہیں ۔ خواہ زِنا ہو، خواہ مقدماتِ زنا ۔ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ ؛ تمہاری عورتوں میں سے ۔ فَاسۡتَشۡہِدُوۡا عَلَیۡہِنَّ ؛ تو ان پر شاہد، گواہ لاؤ ۔ اَرۡبَعَۃً مِّنۡکُمۡ ؛ تم میں سے چار ۔ یہ نہیں کہ ہوائی باتوں پر کسی کو تہمت لگا دی ۔ چار گواہوں کا مقرر کرنا عورتوں کی عزت و حرمت کو ظاہر کرتا ہے ۔ فَاِنۡ شَہِدُوۡا ؛ اگر چار مردوں نے گواہی دے دی ۔ فَاَمۡسِکُوۡہُنَّ فِی الۡبُیُوۡتِ ؛ تو ان کو گھروں میں روکے رکھو، مارے مارے پھرنے مت دو ۔ حَتّٰی یَتَوَفّٰہُنَّ الۡمَوۡتُ ؛ یہاں تک کہ موت ان کی زندگی کے دن پورے کردے، ان کی وفات ہوجائے یعنی آخر دن تک ان پر روک ٹوک رکھو تاکہ حیا کا برقع اُٹھا کر بدمعاش نہ بن جائیں ۔ اَوۡ یَجۡعَلَ اللّٰہُ ؛ یا اللہ مقرر کردے ۔ لَہُنَّ سَبِیۡلًا ؛ ان کے لئے کوئی راستہ یعنی حدِ زِنا جاری کردے ۔ حدِ زِنا سورۂ نور میں مذکور ہے ۔

ترجمہ :- اور تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کریں تو ان پر تم میں سے چار گواہ طلب کرو ۔ پھر اگر وہ شہادت دے دیں تو ان کو گھروں میں روک رکھو، یہاں تک کہ ان کی وفات ہوجائے (یعنی وفات تک) یا ان کے لئے اللہ کوئی راستہ نکالے (یعنی حدِ شرعی مقرر کرے) ۔

یہ آیت حدِ شرعی کی تمہید ہے اور تمہیدی احکام منسوخ نہیں ہوتے ۔

وَالَّذٰنِ یَاۡتِیٰنِہَا مِنۡکُمۡ فَاٰذُوۡہُمَا ۚ فَاِنۡ تَابَا وَاَصۡلَحَا فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡہُمَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا ﴿۱۶﴾

وَالَّذٰنِ ؛ اور جو مرد اور عورت ۔ یَاۡتِیٰنِہَا مِنۡکُمۡ ؛ تم میں سے ایسی بے حیائی کا کام کریں ۔ فَاٰذُوۡہُمَا ؛ تو ان کو سزا دو ۔ فَاِنۡ تَابَا ؛ پھر اگر وہ دونوں توبہ کرلیں ۔ وَاَصۡلَحَا ؛ اور اپنی چال درست کرلیں، اِن میں صلاحیت پیدا ہوجائے ۔ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡہُمَا ؛ تو ان سے اعراض کرو ۔ ان کو چھوڑ دو ۔ اِنَّ اللّٰہَ ؛ بے شک اللہ ۔ کَانَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا ؛ توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اگر جو عورت، مرد تم میں سے بدکاری کرے تو ان کو (سزا دو) ایذا دو ۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور عملِ صالح پر آجائیں تو ان سے اعراض کرو (درگزر کرو) ۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ
قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١٧

اِنَّمَا التَّوْبَةُ ؛ اس کے سوا کچھ نہیں کہ توبہ، توبہ کا قبول کرنا۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ اللہ نے اپنے اُوپر لازم کرلیا ہے۔ لِلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو۔ يَعْمَلُوْنَ ؛ کرتے ہیں۔ اَلسُّوْٓءَ ؛ برائی، گناہ۔ بِجَهَالَةٍ ؛ جیم کے فتحہ سے۔ جہالت اور نادانستگی سے ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ ؛ پھر توبہ کرلیتے ہیں۔ جھٹ پٹ، ساتھ ہی۔ فَاُولٰٓئِكَ ؛ پھر یہ لوگ۔ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؛ اللہ ان کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ۔ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؛ علم و حکمت والا۔

گناہ کرنے کے بعد توبہ کے وقت جو ندامت و شرمندگی پیدا ہوتی ہے اور دل میں جو شکستگی آتی ہے وہ دِلی اعمال میں بہت بڑی چیز ہے جو گناہوں کو دھو دیتی ہے۔ اور قبولِ توبہ اسی حکمت پر مبنی ہے۔

ترجمہ:- اللہ تو ان ہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں پھر جھٹ پٹ توبہ بھی کرلیتے ہیں۔ اللہ ان ہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور اللہ تو بڑا علم و حکمت والا ہے۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ
اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٨

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ ؛ اور توبہ نہیں ہے۔ لِلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو۔ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؛ برے کام اور گناہ کئے جاتے ہیں۔ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ ؛ یہاں تک کہ جب آجاتی ہے، حاضر ہوجاتی ہے۔ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ ؛ ان میں سے کسی ایک کے پاس موت۔ ہم کب سمجھیں گے کہ کسی کے پاس موت حاضر ہوگی؟ جب عذاب کے فرشتے نازل ہونے لگیں، عالمِ آخرت کھل جائے، ایمان بالغیب باقی نہ رہے۔ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ ؛ تو کہتا ہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں۔ وَلَا الَّذِيْنَ اور نہ ان لوگوں کے لئے توبہ ہے جو۔ يَمُوْتُوْنَ ؛ مرتے ہیں۔ ان کو موت آجاتی ہے۔ وَهُمْ كُفَّارٌ ؛ بحالیکہ وہ کافر تھے۔ منکر تھے، خدا کو مانتے ہی نہ تھے۔ اُولٰٓئِكَ ؛ یہ لوگ۔ اَعْتَدْنَا لَهُمْ ؛ ہم نے ان کے لئے تیار رکھا ہے۔ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ دردناک عذاب، رنج و الم پیدا کرنے والی سزا۔

ترجمہ:- اور توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو بُرے کام کئے چلے جاتے ہیں (گناہ پر گناہ کرتے ہیں) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آجاتی ہے تو کہتا ہے "میں نے اب توبہ کرلی"۔ اور

گناہ پر ندامت کے ساتھ توبہ قبولیت کے لئے اہمیت رکھتی ہے

نہ ان لوگوں کے لئے (توبہ) ہے جو مرتے ہیں تو کافر مرتے ہیں ۔ ہم نے ان لوگوں کے لئے رنج و الم کا عذاب تیار رکھا ہے ۔

فرعون نے عمر بھر خدائی دعوے کئے ۔ جب فرشتہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگا کہ میں بنی اسرائیل کے خدا پر ایمان لاتا ہوں ۔ فرشتہ نے کہا ! آج ایمان لاتا ہے ؟ حالانکہ اس سے پہلے تو ، تو نے ہمیشہ نافرمانی کی ہے اور کفر میں مبتلا تھا ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا۟ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا۟ بِبَعْضِ مَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُوا۟ شَيْـًٔا وَيَجْعَلَ ٱللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿۱۹﴾

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اے لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ لَا يَحِلُّ لَكُمْ ؛ تم کو حلال نہیں ، جائز نہیں ۔ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؛ کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ ۔ علاتی ماں پر بھی جاہلیت کی رسم کے مطابق قابض ہو جاؤ ۔

موجودہ زمانہ میں بھی سرحد کا مرد ، عورت کے ماں باپ کو ولـــوز دیتا ہے ، خاوند کے مرنے کے بعد بیوہ جہاں چاہے نکاح نہیں کرسکتی ، نکاح کرے گی تو متوفی کے خاندان ہی کے کسی مرد سے کرے گی ۔ ہاں اس وقت دوسرے خاندان میں نکاح کرسکے گی ، جب مرد کے خاندان والوں کو ولــــوز واپس کردے ۔ اسلام میں عورت کو مہر ملتا ہے اور عورت کے ماں باپ کو روپیہ دینے کا قاعدہ یہودیوں کا ہے ۔ یہ لوگ عورت کے خاندان کے مردوں کو چھوڑ کر کسی اور سے نکاح کرنے کو بڑی بے شرمی کی بات سمجھتے ہیں ۔ سرحدی مسلمانوں کو ان خلاف شرع کاموں سے روکنے کی ضرورت ہے ۔

وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ ؛ اور نہ ان کو اس لئے روکو ۔ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ ؛ کہ لے جاؤ اس مال کا کچھ حصہ جو تم نے ان کو دیا ہے ۔ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ ؛ مگر یہ کہ کریں ۔ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؛ کھلی بے حیائی کا کام ۔ وَعَاشِرُوْهُنَّ ؛ اور ان کے ساتھ زندگی بسر کرو ۔ معاشرت کرو ۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ معلوم طریقہ سے ، دستور کے موافق ، عُرفِ عام کے مطابق ۔ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ ؛ پھر اگر تم کو ان سے کراہت ہے ، وہ تم کو ناپسند ہیں ۔ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا ؛ تو شاید کہ ایک چیز کو تم مکروہ سمجھتے ہو ، ایک چیز کو ناپسند کرتے ہو ۔ وَيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؛ اور اللہ اسی میں پیدا کردے ۔ خَيْرًا كَثِيْرًا ؛ خیرِ کثیر ، خیر و برکت ۔ یعنی عورتوں کو چھوڑنے میں جلدی نہ کرو ۔ طلاق بدترین جائز ہے ۔

ترجمہ :- اے مسلمانو ! تم کو حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے والی وارث بن جاؤ اور ان کو اس لئے نہ روکو کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ حصہ لے لو (تمہارے دیئے ہوئے مال کو وہ چھوڑ دیں

اور مہر معاف کرنے پر مجبور ہو جائیں) مگر یہ کہ وہ کوئی کھلی بے حیائی کا کام کریں (تو تم ان کو سزا دے سکتے ہو مہر معاف کرواسکتے ہو، خلع کراسکتے ہو۔ مسلمانو!) اور عورتوں کے ساتھ دنیا کے رسم و رواج کے مطابق رہو۔ پھر اگر وہ تم کو ناپسند ہیں (مکروہ ہیں) تو ہوسکتا ہے کہ ایک شئے تم کو مکروہ معلوم ہوتی ہو اور اللہ اسی میں خیرِ کثیر پیدا کردے۔

وَإِنْ أَرَدتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٢٠﴾

وَاِنْ اَرَدْتُّمْ ؛ اور اگر تم نے اِرادہ کرلیا ہے، اگر تم چاہتے ہو۔ اِسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ؛ بدل دینا ایک بیوی کا دوسری بیوی کی جگہ۔ وَّ اٰتَيْتُمْ ؛ اور تم نے دیا ہو۔ اِحْدٰهُنَّ ؛ان میں سے ایک کو۔ قِنطَارًا ؛ ڈھیر۔ فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا تو اس سے نہ لو کچھ۔ یعنی اگر تم کو تمہاری بیوی پسند نہیں اور تم اس کی جگہ دوسری سے شادی کرلینا چاہتے ہو تو اگر روپیوں کے ڈھیر بھی دئے گئے ہوں تو اس میں سے کچھ نہ لو۔ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا ؛ کیا تم مہر واپس لینا چاہتے ہو جھوٹی تہمتیں لگا کر، بہتان باندھ کر۔ وَاِثْمًا مُّبِيْنًا ؛ اور خود کھلا گناہ مول لے کر۔

ترجمہ:- اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی بدلنا چاہتے ہو اور تم نے اس کو (مہر میں) روپیوں کا ایک ڈھیر بھی دیا ہو تب بھی اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم بہتان باندھ کر اور (اپنے سر پر) صریح گناہ لے کر اس کا مہر کھا جانا چاہتے ہو۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۲۹ میں عورت مہر واپس کردے تو جائز بتایا گیا ہے اور یہاں مہر کے واپس نہ لینے کا حکم ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر عورت کی شرارت ہے یا اس کی کراہت ہے اور مرد بے قصور ہے تو مہر کی معافی مناسب ہے اور اگر مرد کی شرارت ہے اور عورت بے قصور ہے تو عورت کو مہر کی معافی پر مجبور کرنا ناجائز ہے۔

رسولِ خدا ﷺ کے زمانہ میں ایک صحابیؓ نے اپنی بیوی کو مہر میں باغ دے دیا تھا۔ بیوی کو میاں سے کچھ کراہت سی تھی انھوں نے دربارِ نبوتؐ میں خُلع کی درخواست پیش کی۔ اسے باغ واپس کرنے اور خُلع کا حکم دیا گیا۔

آج کل مسلمانوں میں ایک غلط فہمی عام ہوگئی ہے کہ خُلع میں مرد مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ قاضی کیا ہوا؟ ایک ناصح مشفق ہوا کہ خُلع کا مشورہ دے کر خاموش بیٹھ گیا۔ کوئی ذرا غور کرے کہ عنین اور لِعان کی صورت میں اور بعض اور صورتوں میں خود قاضی اس مرد کا قائم مقام ہوکر طلاق دے گا۔ اس غلط فہمی کا نتیجہ کیا ہورہا ہے؟ ظالم مرد سے چھوٹنے کے لئے عورتیں کرسچین

اور آرین ہو جاری ہیں ۔ ہمیشہ اس اُصول کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ چھوٹے شر کو بڑے شر کے مقابل قبول کرلینا چاہیئے ۔ عورت کے مرتد ہوجانے سے بھی زیادہ اور کوئی برائی ہوسکتی ہے ؟ اگر احتیاط کو پیشِ نظر رکھتے ہو، ظالم مرد کو قید کرو، اس کو تعزیر دو، پٹواؤ کہ عورت کے چھوڑنے پر تیار ہوجائے ۔ آخری علاج داغ دینا ہے ۔ یعنی قاضی خود مرد کا قائم مقام ہوکر طلاق دے گا ۔

وَكَيْفَ تَأْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ ؛ اور بھلا تم اس مہر کو کیونکر واپس لے سکتے ہو ۔ وَقَدْ اَفْضٰى ؛ اور جب کہ پہنچ کرلی ہو، رسائی پیدا کرلی ہو ۔ بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؛ تمہارے بعض بعض سے ۔ یعنی میاں بیوی مل چکے، خلوتِ صحیحہ ہوچکی، کوئی روک ٹوک باقی نہ رہی ۔ وَاَخَذْنَ مِنْكُمْ ؛ اور عورتوں نے تم سے لے لیا تھا ۔ مِيْثَاقًا غَلِيْظًا ؛ پکا عہد ۔ غلیظ کے معنٰے موٹے کے ہیں ۔ عربی میں حبالــــہ نکاح کہتے ہیں ۔ یعنی نکاح کا رسا کہ لاکھ توڑو نہ ٹوٹ سکے اور فارسی میں رشتۂ نکاح کہ ایک جھٹکے میں ٹوٹ جائے ۔

ترجمہ :- اور بھلا تم اس (مہر) کو کیونکر واپس لے سکو گے ؟ جب کہ تم نے ایک دوسرے سے (میاں نے بیوی کی طرف) بے حجابانہ طور پر رسائی پیدا کرلی ہو اور (شادی کے وقت) تم سے مضبوط عہد عورتوں نے لئے تھے ۔

(ظاہر ہے کہ خلوتِ صحیحہ کے بعد پورا مہر واجب ادلا ہوتا ہے اور شادی کے وقت کیسے مضبوط عہد عورتوں نے تم سے لئے تھے ۔ اب ان سب عہد و میثاق کو کونے میں ڈال دیا ۔ اور مہر بھی کھا جانے کے لئے اُڑ گئے ۔ یہ کھلا گناہ ہے اس سے بچنا ضروری ہے ۔)

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ ع ۳ / ۸ / ۱۴

وَلَا تَنْكِحُوْا ؛ اور نکاح نہ کرو ۔ عربی زبان میں نَكَحَ کے معنے جماع کیا، کے ہیں اور اصطلاحِ شرع میں خاوند بیوی کے معاہدہ کو کہتے ہیں ۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ احتیاطاً لغوی معنے لیتے ہیں ۔ یعنی جن سے جماع کیا گیا ہو، جائز طور سے ہو یا ناجائز ۔ مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ ؛ جن سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو ۔ مِنَ النِّسَآءِ ؛ عورتوں سے ۔ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؛ مگر جو گزرا سو گزرا، آئندہ را احتیاط ۔ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؛ بے شک یہ تو بڑی بے حیائی کی بات ہے ۔

وَمَقْتًا اور عداوت پیدا کرنے والی بات اور گناہ ہے۔ وَسَآءَ سَبِيْلًا ؛ اور برا طریقہ ہے۔ اور بدراہی ہے۔

ترجمہ :- اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو ان سے تم نکاح نہ کرو۔ مگر جو گزرا سو گزرا۔ بے شک یہ تو بڑی بے حیائی اور گناہ کی بات ہے اور نہایت برا طریقہ ہے۔

اس سے پہلے زمانہ جاہلیت کے لوگ شادی بیاہ میں ناجائز کام کیا کرتے تھے۔ مثلاً علاتی ماں سے نکاح کر لینا۔ اب ان تمام رشتوں کو بیان کیا جاتا ہے جن سے نکاح درست نہیں۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر حرام کی گئی ہیں، یعنی ان سے نکاح جائز نہیں۔ اُمَّهٰتُكُمْ ؛ تمہاری مائیں۔ اُمّ کی اصل ہے۔ جمع میں وہ ھا ظاہر کی گئی ہے۔ وَبَنٰتُكُمْ ؛ اور تمہاری بیٹیاں۔ بنت میں پوتیاں بھی داخل ہیں۔ وَاَخَوٰتُكُمْ ؛ اور تمہاری بہنیں۔ وَعَمّٰتُكُمْ ؛ اور تمہاری پھوپھیاں۔ عربی میں دادا کی بیٹی اور پڑ دادا کی بیٹی کو بھی عَمَّةٌ ؛ یعنی پھوپھی کہتے ہیں۔ وَخٰلٰتُكُمْ ؛ اور تمہاری خالائیں۔ عربی میں نانا، پڑ نانا، نانی، پڑ نانی سب کی بیٹیوں کو خالہ ہی کہتے ہیں۔ وَبَنٰتُ الْاَخِ ؛ اور بھائی کی بیٹیاں یعنی بھتیجیاں۔ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ ؛ اور بہن کی بیٹیاں یعنی بھانجیاں۔ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ ؛ اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تم کو دودھ پلایا ہے۔ یعنی دائی جس نے دودھ پلایا، یا انّا۔ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ ؛ اور تمہاری دودھ شریک بہنیں۔ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ ؛ اور تمہاری بیویوں کی مائیں یعنی ساسیں۔ وَرَبَآئِبُكُمْ ؛ اور تمہاری پرورده۔ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ ؛ جو تمہاری گود میں ہیں۔ حَجر کے معنے روکنے کے ہیں۔ حِجر یعنی گود بھی بچے کو گرنے سے روکتی ہے۔ مِنْ نِّسَآئِكُمْ ؛ تمہاری بیویوں کی یعنی تمہاری مادر جلو بیٹیوں سے بھی نکاح نہیں ہو سکتا۔ یعنی بیوی کی گذشتہ خاوند کی بیٹیاں۔ ان کو رَبِيْبَةٌ اور مادر جلو کہتے ہیں۔ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؛ جن کو لے کر تم ایک جگہ داخل ہوئے ہو۔ یعنی جن سے تم نے جماع

کیا ہو۔ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؛ اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؛ تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بیوی سے نکاح ہوتے ہی ساس ماں کا مرتبہ حاصل کرلیتی ہے۔ چاہے بیوی سے جماع ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ اور بیوی سے نکاح ہونے سے بیوی کی بیٹی اس وقت تک حرام نہیں ہوتی جب تک کہ بیوی سے جماع نہ کرے۔ یہ ساس کا اعزاز ہے۔ اگر بیوی سے جماع نہ کیا ہو تو اس کے طلاق کے بعد اس کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے۔ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمْ ؛ اور تمہارے بیٹوں کی بیویاں۔ حَلَآئِلُ حَلِيْلَةٌ کی جمع ہے۔ وہ عورت جس سے جماع حلال ہے یعنی زوجہ، بیوی۔ اَلَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ؛ وہ بیٹے جو تمہارے صُلب اور تمہارے نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ یعنی بَہو سے بھی نکاح جائز نہیں۔ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ ؛ اور دو بہنوں کو ملا کر نکاح کرنا۔ اس میں پھوپھی، بھتیجی، خالہ، بھانجی وغیرہ سب داخل ہیں۔ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؛ مگر جو گزرا سو گزرا۔ مَضٰى، مَامَضٰى۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے۔ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ غفور اور رحیم۔

ترجمہ:- تم پر حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں کہ جنھوں نے تم کو دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساسیں اور تمہاری مادر جلو بیٹیاں، جن کی ماں سے تم نے جماع کیا۔ اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور اُن بیٹوں کی بیویاں جو تمہارے نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں (یعنی بہوئیں بھی حرام ہیں) اور دو بہنوں کو جمع کرنا (بھی حرام ہے) مگر جو ہوگیا سو ہوگیا۔ بے شک اللہ غفور و رحیم ہے۔

حُرمتِ نسب کا ایک قاعدہ ہے حُرِّمَ عَلَى الْمَرْءِ اُصُوْلُهٗ وَفُصُوْلُهٗ وَاَوَّلُ فَصْلٍ مِنْ كُلِّ اَصْلٍ ؛ اُصُوْلُهٗ سے باپ، دادا، ماں، نانا، نانی سب مُراد ہیں۔ فُصُوْلُهٗ سے مُراد بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ نواسی سب مُراد ہیں اور اَوَّلُ فَصْلٍ مِنْ كُلِّ اَصْلٍ سے مُراد اصل کا پہلا جز یعنی بھائی، بہن، چچا، پھوپی، ماموں، خالہ وغیرہ ہیں۔ حُرمتِ رضاعت کا قاعدہ حسب ذیل ہے۔

از جانبِ شیر دہ ہمہ خویش شوند ÷ واز جانبِ شیر خوار زوجان وفروع

یعنی دودھ پینے والے بچے کے تمام قرابتدار ایسے ہی حرام جیسے نسبی قرابت سے۔ اور اس کے نیچے کے قرابت داروں میں سے صرف زوج و زوجہ اور اُن کی اولاد ہیں۔ جمع بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ کا قاعدہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی ایک کو مرد فرض کریں تو ان میں نکاح جائز نہ ہو۔ مثلاً دو بہنیں ہیں۔ ان میں سے ایک کو مرد فرض کریں تو وہ بھائی بہن ہو جائیں گے جن میں نکاح صحیح نہیں، تو ان کو جمع بھی نہیں کرسکتے۔ اسی طرح پھوپی بھتیجی۔ بھتیجی کو مرد فرض کریں تو بھتیجا ہوگا اور پھوپھی بھتیجے کا نکاح جائز نہیں۔ اور اگر پھوپھی کو مرد فرض کریں تو چچا ہو جائے گا اور چچا بھتیجی کا نکاح حرام ہے۔ وَقِسْ عَلٰى ذٰلِكَ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

۵

وَالْمُحْصَنٰتُ

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد اے پی

ہدیہ: (   )

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۲۴

وَالْمُحْصَنٰتُ ؛ حِصْنٌ کے معنی ہیں روکنا۔ حِصَانٌ ؛ وہ گھوڑا جو اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے دشمن سے بچائے۔ حِصْنٌ۔ قلعہ جو دشمن سے بچاتا ہے۔ مُحْصَنَةٌ ؛ پاک دامن بیوی۔ مُحْصَنٌ ؛ شادی شدہ مرد۔ مُحْصَنَةٌ ؛ شادی شدہ عورت اَلْمُحْصَنٰتُ ؛ سے یہاں شادی شدہ عورتیں مراد ہیں۔ (آیت ماقبل کی) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ میں اُمَّهٰتُكُمْ پر عطف ہے۔ مِنَ النِّسَآءِ عورتوں میں سے۔ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؛ مگر وہ عورتیں حلال ہیں جو تمہارے قبضہ میں آگئی ہوں، تمہارے ہاتھ جن کے مالک ہوں۔ چونکہ جنگ کے زمانے میں کوئی قانون باقی نہیں رہتا۔ جان، مال، آبرو، کسی کی پروا نہیں کی جاتی اور عورتیں کنیزیں بنالی جاتی ہیں، لہذا کافروں کی عورتوں کا امام کے تقسیم کرنے کے بعد، کنیز، باندی بنانے کی اجازت دینے کے بعد وہ آدمی اُن کا مالک ہوجاتا ہے، اور نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ امام کا تقسیم کردینا ہی کافی سمجھا جاتا ہے۔ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؛ یہ اللہ کا نوشتہ ہے تمہارے لئے۔ اصل میں كَتَبَ اللّٰهُ كِتَابًا ہے یعنی مفعولِ مطلق ہے كَتَبَ کا۔ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ ؛ اور ان کے سوا سب حلال ہیں، اور حلال کی گئی ہیں وہ سب عورتیں جو اس کے سوا ہیں۔ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ ؛ کہ تم مال یعنی مہر دے کر نکاح کرسکتے ہو۔ مُحْصِنِيْنَ ؛ بحالیکہ تمہارے پیش نظر پاک دامنی ہو۔ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؛ تمہارا مقصد شہوت رانی نہ ہو۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ ؛ جس طرح تم نے ان سے تمتع حاصل کیا، فائدہ اُٹھایا فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؛ تو انھیں ان کا مہر بھی دو۔ فَرِيْضَةً ؛ مہر دینا نکاح میں فرض ہے۔ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؛ اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ ؛ اس مہر میں کہ تم دونوں نے رضا مندی سے متعین کیا ہو۔ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؛ مہر کے واجب ہونے کے بعد یعنی مطلق مہر تو واجب ہے، فرض ہے۔ اُس کے تعیّن میں تم دونوں کو اختیار ہے۔

حضرت امام اعظمؒ کے پاس چونکہ زیادتی میں تعین نہیں۔ لہذا کمی میں تعیین کی جاتی ہے کہ مہر کم سے کم پونے تین روپے ہو، دس درہم ہو۔ دوسرے ائمہ کے پاس ہر وہ چیز جو قیمت رکھتی ہے، مہر بن سکتی ہے۔ مثلاً ایک پائی۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے۔ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؛ بڑا ہی علم وحکمت والا۔

اگر نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ ہو تو "مہرِ مثل" یعنی اس عورت کے خاندان کی عورتوں کا مہر واجب ہوجائے گا۔ مہر کا نکاح میں شرط ہونا اسلام میں عورت کی عزت کو ظاہر کرتا ہے تاکہ طلاق کی صورت میں دوسرے نکاح تک اس کی قوتِ بسری ہوسکے۔

عورت کا نکاح ثانی معیوب نہیں

صاحبو ! آج کل ایک فتنہ ہے کہ پھیل گیا ہے ۔ بیوی کا مہر ایک طرف ، وہ تو اکثر مرنے یا طلاق کی صورت میں دینا پڑتا ہے ۔ قاضی صاحب کا مہر تو پانچ روپیہ نقد ہے دولھا کے گھوڑے جوڑے کے روپے نقد ہیں ۔ لڑکیاں جوان ہوکر ایک زمانہ گذر گیا ، مگر دولھا کا مہر یعنی گھوڑے جوڑے کے روپے میسر نہ ہوسکنے کی وجہ سے ان بیچاریوں کی شادی ہی نہیں ہوسکتی ۔ اور مہر بھی باندھا جاتا ہے تو اتنا عظیم الشان کہ اگر مرد ادا کرنا بھی چاہے تو ہرگز ادا نہ کرسکے ۔ اس کا نتیجہ کیا ہے ؟ میاں بیوی میں ناچاقی ہوگئی ہے ، زندگی وبال ہوگئی ہے ، مگر مرد طلاق نہیں دیتا ، طلاق دے گا تو عظیم الشان مہر واجب الادا ہوگا ۔ اور قرضہ مہر میں آدھی ماہوار باندھی جائے گی ، بیویوں کی زندگی بیچ میں اُدھر ہے ، نہ رکھنا نہ طلاق دینا ۔ ہندوؤں کی دیکھا دیکھی نکاحِ ثانی کو عار سمجھتے ہیں ، حالانکہ رسولِ خدا ﷺ کی نو بیویوں میں سے آٹھ بیویاں بیوہ تھیں ، اُن کا نکاح ثانی ہوا تھا ۔ اہلِ بیت اطہر میں سے کتنی بیویوں نے نکاح ثانی کیا تھا ؟ ان کے کاموں کو مکروہ سمجھنے کا عامتہ الناس کو کیا حق ہے ؟ جب تک اتفاق رہا نکاح رہا ۔ جب نااتفاقی پیدا ہوگئی تو مختصر سا مہر دے دیا اور طلاق یا خلع ہوگیا ۔ سرکارؐ کی بیویوں کا مہر تقریباً چار سو درہم ہوتا تھا ۔

ایک زمانے تک مرد ظلم و ستم کرتے تھے ۔ اس زمانے میں عورتوں کے ظلم و ستم کا رواج ہوگیا ہے ۔ افسوس ! اس زمانے میں اگلے زمانے کے نہ اخلاق رہے نہ عادات ، نہ خاوند بیوی میں محبت ہے ، نہ کوئی کسی کی عزت کرتا ہے ، آگ لگے اس آزادی کو ، اس نے ہمیں کہیں کا نہ رکھا ۔

ترجمہ :- اور (تم پر حرام ہیں) شوہردار عورتوں بجز اُن لونڈیوں کے جن پر تمہارا قبضہ ہوگیا ہے ، یہ تمہارے لئے خدا کا نوشتہ ہے ۔ ان کے سوا تمہارے لئے سب عورتیں حلال ہیں ۔ بشرطیکہ اُن سے فائدہ اُٹھانا مہر کے ساتھ ہو (تمہاری نیت پاک ہو) تمہیں پاک دامنی ملحوظ ہو ، شہوت رانی مقصود نہ ہو ۔ پھر جیسے تم نے اُن سے فائدہ اُٹھایا تو اُن کا مفروضہ مہر بھی ادا کردو ، ہاں ! تم پر کوئی گناہ نہیں اگر مفروضہ مہر پر تمہاری باہمی رضا مندی ہوجائے ۔ بے شک اللہ بڑا ہی علم و حکمت والا ہے ۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ ع ۴

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ ؛ اور جسے استطاعت نہیں ۔ قدرت نہیں ، جس سے ممکن نہ ہو ۔ مِنْكُمْ ؛تم میں سے ۔ طَوْلًا ؛ تونگری ، فراخی ۔ اَنْ يَّنْكِحَ ؛ کہ نکاح کرے ۔ اَلْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ ؛ پاک دامن ایمان دار عورتوں سے ۔ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؛ پھر اُن سے جو تمہارے قبضہ میں آ گئی ہوں ، تمہارے ہاتھ جن کے مالک ہوں ۔ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؛ ایمان دار نوجوان لونڈیوں سے ۔ فَتَيٰتٌ ۔ جمع فَتَاةٌ ؛ بمعنٰی نوجوان عورت ، اس کا مذکر فَتٰی ہے ۔ اپنی مملوکہ لونڈی سے نکاح کی ضرورت نہیں ، دوسرے مسلمان کی لونڈی سے نکاح کی ضرورت ہوتی ہے ، بچے جو پیدا ہوں گے وہ آقا کی مِلک ہوں گے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر شریف عورت سے شادی نہیں کر سکتے ہو تو مجبوراً دوسرے مسلمان کی لونڈی سے نکاح کرلو ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ؛ اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے ۔ اللہ کو خوب علم ہے ۔ بِاِيْمَانِكُمْ ؛تمہارے ایمان کا ۔ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ؛ بعض تم میں کے بعض سے ہیں ۔ لونڈی ہونا ایک عارضی بات ہے ۔ جس قسم سے آزاد عورت ہے ، اس قسم سے لونڈی بھی تو ہے ۔ سب لوگ آدم ہی کی تو اولاد ہیں ۔ فَانْكِحُوْهُنَّ ؛ تو ان لونڈیوں سے نکاح کرلو ۔ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ ؛ اُن کے آقاؤں کی اجازت سے ۔ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؛ اور ان لونڈیوں کا مہر بھی دو ، ان کی اجرت بھی ادا کردو ۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ دستور کے موافق ۔ مگر اس مہر کے مالک اُن کے آقا ہوں گے ۔ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ ؛ بحالیکہ اُن لونڈیوں کی نیت پاک دامنی ہو شہوت رانی نہ ہو ۔ وَلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ؛ اور کسی سے اُس کی آشنائی بھی نہ ہو یعنی ناجائز تعلقات نہ رکھتی ہوں ۔ خِدْنٌ اس کا واحد ہے ، یار ، آشنا ۔ دھگڑ ۔ فَاِذَآ اُحْصِنَّ ؛ پھر جب وہ عورتیں نکاح کرلیں ۔ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ ؛ پھر اگر اُن سے کوئی بے حیائی کی بات ہوجائے ۔ فَعَلَيْهِنَّ ؛ پس اُن پر واجب ہے ۔ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ ؛ بیویوں کی نصف ۔ مِنَ الْعَذَابِ ؛سزا ، یعنی جو سزا بیویوں کو دی جائے گی ۔ اُس کی نصف سزا لونڈیوں کو دی جائے گی یعنی سو (۱۰۰) کوڑوں کے عوض پچاس (۵۰) کوڑے لگائے جائیں گے ۔ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ ؛ یہ لونڈیوں سے نکاح کی اجازت اُن لوگوں کو دی جاتی ہے جنھیں خوف ہو ۔ اَلْعَنَتَ مِنْكُمْ ؛تم میں سے گناہ میں پڑنے کا ۔ یعنی لونڈیوں سے نکاح کی اجازت اُسی وقت دی جاتی ہے جب کہ بدکاری میں مبتلا ہونے کا خوف ہو ۔ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ اور اگر تم صبر کرلو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اور اللہ غفور و رحیم ہے ۔

ترجمہ :- اور تم میں سے جسے اتنا مقدور اور اتنی فراخ دستی نہ ہو کہ وہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکے تو وہ مسلمانوں کی مملوکہ ایماندار جوان لونڈیوں ہی سے نکاح کرلے ۔ اللہ تمہاری ایمان داری کو خوب جانتا ہے ۔ تم ایک دوسرے سے ہو ۔ (آخر تم سب آدم ہی کی تو اولاد ہو) تو ان سے ان کے آقاؤں کی اجازت سے نکاح کرو ۔ اور دستور کے موافق ان کا مہر بھی دو ، بشرطیکہ ان کا مقصد پاک دامنی ہو ، شہوت رانی نہ ہو ، اور کسی سے مخفی یارانہ آشنائی بھی نہ رکھتی ہوں پھر جب اُن لونڈیوں کا نکاح ہوجائے اور ان سے بے حیائی کا کام سرزد ہو تو انھیں بیویوں کی سزا کی نصف

سزا دی جائے گی ۔ یہ اجازت بھی اسے دی جائے گی ، جسے زِنا کاری میں مبتلا ہونے کا خوف ہو،
اور تمہارا صبر کرنا بہرحال اچھا ہے اور اللہ غفور و رحیم ہے ہی ۔

چونکہ لونڈیوں کی عادتیں اچھی نہیں ہوتیں اور اُن کی صحبت سے مَردوں کے اخلاق بھی خراب ہوجاتے ہیں ، تو ان کے اخلاق کی اصلاح کی یہ صورت پیدا کی جاتی ہے فرماتا ہے :

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦﴾

يُرِيدُ اللّٰهُ ؛ اللہ چاہتا ہے ۔ اللہ اِرادہ کرتا ہے ۔ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ ؛ کہ تم سے بیان کرے ۔ وَيَهْدِيَكُمْ ؛ اور تمہیں ہدایت کرے ، بتادے ، راہ نمائی کردے ۔ سُنَنَ ؛ جمع سُنَّةٌ ؛ طریقہ ، راستہ ۔ اَلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ اُن لوگوں کا جو تم سے قبل تھے ، تم سے پیشتر تھے ۔ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؛ اور تمہاری طرف رحمت کے ساتھ رجوع کرے ، تمہاری طرف پھر جائے ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ علم وحکمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ چاہتا ہے کہ تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ، اُن کا حال بیان کردے اور اُن کی طرف رہنمائی کرے ، اور تمہاری توبہ قبول کرے ، (اور تمہاری طرف رحمت کے ساتھ رجوع فرمائے) اور اللہ علم وحکمت والا ہے ۔

صاحبو ! آج کل اس طاعونِ علمی میں آزادی کا زہر ایسا پھیل گیا ہے کہ بزرگوں کے حال سے ، قال سے کوسوں دور بھاگتے ہیں ۔ باوجود بے علمی کے ، تقلید سے کراہت کرتے ہیں ۔ اُنھیں معلوم نہیں اسپ بے لگام ، شتر بے مہار ، ناتھی کے بیل خاک مقصد حاصل کرتے ہیں ۔ بڑوں کو بڑا سمجھو ، اُن کی چال پر چلو ، ایک زمانے کی تربیت کے بعد تم اس قابل ہوگے کہ تم بھی کچھ کام کرو ۔

وَاللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ﴿٢٧﴾

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ ؛ اور اللہ چاہتا ہے ، اِرادہ کرتا ہے ۔ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؛ کہ تمہاری توبہ قبول کرے ، تمہاری طرف مہربانی کے ساتھ مڑجائے ، رجوع کرے ۔ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ ؛ اور وہ لوگ چاہتے ہیں ۔ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ ؛ جو شہوتوں کے تابع ہیں ۔ بندۂ اغراض ہیں ، ہوا و ہوس کے غلام ہیں ۔ اَنْ تَمِيْلُوْا ؛ کہ ٹیڑھے ہوجاؤ ۔ مَيْلًا عَظِيْمًا ؛ خوب ٹیڑھا ہونا ،

سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑو۔

ترجمہ:- اور اللہ تم پر مہربانی کے ساتھ رجوع کرنا چاہتا ہے، اور ہوا و ہوس پرست چاہتے ہیں کہ تم کج روی اختیار کرو، مقصد سے دور ہو جاؤ۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾

يُرِيْدُ اللّٰهُ؛ اللہ چاہتا ہے۔ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ؛ کہ تم سے تخفیف کر دے، تمہارا بوجھ ہلکا کر دے، تم پر زیادہ گراں باری نہ ڈالے۔ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا؛ اور انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے۔ ضَعِيْفًا الانسان کا حال ہے۔

ترجمہ:- اللہ چاہتا ہے کہ تمہارا بوجھ ہلکا کرے، اور انسان تو ضعیف ہی پیدا کیا گیا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۟ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا؛ اے لوگو جو ایمان رکھتے ہو، اے مسلمانو! لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ؛ تم اپنے مال نہ کھاؤ۔ بَيْنَكُمْ؛ باہم، آپس میں۔ ایک دوسرے کا۔ بِالْبَاطِلِ؛ ناحق۔ ناروا غلط اُصول پر، خلافِ شرع۔ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ؛ مگر یہ کہ ہو۔ تِجَارَةً؛ تجارت، عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ؛ تمہاری باہمی رضا مندی سے، تراضیِ طرفین سے ہو۔ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ؛ اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو، دوسروں کی تباہی کو اپنی تباہی سمجھو، دوسروں کے مرنے کو اپنا مرنا سمجھو۔ اِنَّ اللّٰهَ؛ بے شک اللہ۔ كَانَ بِكُمْ؛ ہے تم پر۔ رَحِيْمًا؛ مہربان۔

ترجمہ:- مسلمانو! تم آپس کے مال کو ناجائز طور سے نہ کھاؤ۔ تراضیِ طرفین سے تجارت کی جارہی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں، اور تم آپس میں خون ریزی نہ کرو، بے شک اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

صاحبو! آج کل رشوت خواری کا بازار خوب گرم ہے، جسے دیکھو اس حرام خواری میں گرفتار ہے۔ چپراسی سے لے کر اعلیٰ عہدہ دار تک خالی نہیں۔ اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ۔ وَقَلِيْلٌ مِّنْهُمْ اور وہ بہت کم ہیں۔ رشوت خواری کہیں شیرینی کے نام سے موسوم ہوتی ہے اور کہیں بالائی کے نام سے اور کہیں بخشش کے نام سے۔ رشوت کئی طریقوں سے وصول کی جاتی ہے۔ کہیں حق اور رسم اور کہیں معمول کے نام سے۔ عہدہ داروں سے لے کر ادنیٰ کارگزار تک اس میں سے حصّہ پاتے ہیں۔

بعض لوگ ان لوگوں سے رشوت لیتے ہیں جو حق پر ہیں۔ بے شک ناحق فیصلہ نہیں کرتے ہیں، مگر منہ بھرائی کے بعد۔ بعض لوگ اسی فیصلہ کو حق سمجھتے ہیں جس میں اُن کی مٹھی گرم کی جائے۔ بعض لوگ طرفین سے مابہ الاحتظاظ حاصل کرتے ہیں اور فیصلہ ایسا کرتے ہیں جس سے طرفین کی تائید ہوتی ہے۔ بعض لوگ رعایا سے نہیں لیتے، سرکاری مال میں فی صد اتنی رقم کا

استحقاق سمجھتے ہیں ۔ بعض لوگ مقدمہ میں اتنی طوالت دیتے ہیں کہ بار بار کے آنے جانے کے خرچ سے سبک دوشی حاصل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ دینا پڑتا ہے ، جو روپیہ نہیں لیتے اُن کے پاس سفارش چلتی ہے ۔ بعض لوگ جب تک مقدمہ چلتا ہے کچھ نہیں لیتے ، جب مقدمہ ختم ہو جاتا ہے ، فیصلہ ہو چکتا ہے ، تو جو کچھ انھیں دیا جاتا ہے ، اُسے شیرِ مادر سمجھتے ہیں ۔ بعض لوگ تحفے تحائف کو رشوت میں داخل نہیں سمجھتے ۔ غرض کہ قانون میں رشوت کی تعریف مابہ لاالتحظاظ کی گئی ہے ، یعنی ہر وہ چیز جس سے کسی کو فائدہ ہو سکتا ہے ۔

رشوت سے کی کام سے بڑا رشوت ہے

بعض لوگ خود تو رشوت نہیں لیتے ، مگر اپنے قرابت داروں کو گھر کے بیوی بچوں کو تحفہ تحائف لینے کا موقع دیتے ہیں ۔ یہ ایک مثل ہوگئی ہے کہ بیسوا ، وکیل ، رشوت خوار کا کوئی مذہب نہیں ہوتا ۔ اس کا دین و ایمان نقد بن جاتا ہے ، اُس کے دل میں ثوابِ دارین کا خیال تک نہیں آتا ۔ مال کا ناجائز طور سے لینا اتنا ہی برا ہے جتنا کسی کو قتل کرنا ۔

ایک اور مثل بھی مشہور ہے جو جیتا سو ہارا ، جو ہارا وہ مرا ۔ اگر ایمان داری پیدا ہو ۔ اور ملک وقوم کا دل میں درد ہو ، ناجائز کاموں سے پرہیز ہو تو مسلمان کیوں تباہ ہوں ؟ کافروں سے روپیہ لینا مسلمانوں کو گرفتار کرادینا ، ان کی سزاؤں میں زیادتی کروادینا ان کا ایک ادنیٰ کھیل ہے ۔ کافروں کی تائید میں مسلمانوں پر فائر کروادینا بڑی ہی قابلیت اور رواداری کی علامت ہے ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛ خدا ان اسلامی نام رکھنے والے مسلمانوں کے شر سے بچائے ۔ وہ صاف صاف کہتے ہیں کہ ہم نہ ہندو نہ مسلمان ، ہم کو شریعت سے کیا کام ؟ اسلام سے کیا غرض ؟ ہم تابع قانون ہیں ۔ قوانینِ اسلام گزشتہ زمانے کے لئے تھے ۔ حال میں ماضی کی کیا مجال ؟ غرض جتنے منھ اتنی باتیں ۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ؛ اور جو یہ کام کرے ۔ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا ؛ تعدّی اور ظلم سے ۔ حد سے متجاوز کر کے ۔ ناحق ناروا طور پر ۔ فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؛ تو ہم عنقریب اُسے آگ میں داخل کریں گے ۔ وَكَانَ ذٰلِكَ ؛ اور ہے یہ بات ۔ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ؛ اللہ پر آسان ۔ يُسْرٌ ؛ سہولت ۔ عُسْرٌ ؛ دشواری اور تنگی ۔

ترجمہ :- اور جو تعدّی اور ظلم کے طور پر ایسا کام کرے ہم اُسے عنقریب دوزخ میں ڈال دیں گے اور یہ خدا پر بہت آسان ہے ۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبٰٓئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝

اِنْ تَجْتَنِبُوْا ؛ اگر تم اجتناب کرو ، کنارہ کشی کرو ، بازو ہٹ جاؤ ۔ جَنْبٌ ؛ مادّہ ۔ پہلو ، کنارہ ۔ كَبٰٓئِرَ ؛ بڑے گناہوں سے ۔ جمع كَبِيْرَةٌ ؛ مَاتُنْهَوْنَ عَنْهُ ؛ جن سے تم روکے جاتے ہو ، جن سے تمہیں نہی کی جاتی ہے ، ممانعت کی جاتی ہے ۔

نُـكَـفِّرْ عَنْكُمْ ؛ ہم تم سے دور کردیں گے ، ہم تمہارا کفارہ کردیں گے ، ہم تم سے ڈھانک دیں گے ۔ سَيِّاٰتِكُمْ ؛ تمہارے گناہوں کو یعنی تم اگر بڑے گناہوں سے بچو گے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ بھی معاف کردیں گے ۔ وَنُـدْخِلْكُمْ ؛ اور ہم تمہیں داخل کردیں گے ۔ مُدْخَـلًا ؛ داخل کرنا مصدرِ امی ۔ مَدْخَـلًا ؛ داخل ہونے کی جگہ ۔ كَرِيْمًا ؛ بزرگ ۔ باعزت ۔

ترجمہ :- اگر تم ان بڑے گناہوں سے پرہیز کرو جن سے تمہیں ممانعت کی جاتی ہے ، تو ہم تمہارے چھوٹے گناہوں کو بھی معاف کردیں گے ۔ اور تم کو اچھی جگہ داخل کریں گے ۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

وَلَا تَتَمَنَّوْا ؛ اور تم تمنا نہ کرو ، آرزو نہ کرو ۔ مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ ؛ اس چیز کی کہ خدا نے جس کے ذریعہ فضیلت دی ہے بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؛ تم میں سے بعض کو بعض پر ، ایک کو دوسرے پر ، یعنی خدا نے تم میں سے کسی کو فضیلت دی ، امتیاز عطا کیا ، تو تم اس کی حاسدانہ تمنا نہ کرو ۔ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ ؛ مَردوں کا حصّہ ہے ۔ مِمَّا اكْتَسَبُوْا ؛ اس کا جو انھوں نے کمایا ۔ اس چیز کا کہ انھوں نے کسب کیا ۔ وَلِلنِّسَـآءِ نَصِيْبٌ ؛ اور عورتوں کے لئے بھی حصّہ ہے ۔ مِمَّا اكْتَسَبْنَ ؛ اس سے کہ انھوں نے کمایا ، کسب کیا ، خدا کا بابِ فیض کھلا ہوا ہے جو کرے گا وہ پائے گا ، دوسروں پر حسد کرنے کی کیا ضرورت ؟ جس نے دوسروں کو دیا وہ تمہیں بھی دے گا ۔ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اور اللہ سے اس کے فضل و کرم کا سوال کرتے رہو ۔ وہ دے گا اور ضرور دے گا ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ؛ ہر شئے کو جانتا اور اُس کا علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اگر اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی (ممتاز بنایا) تو تم اس پر رشک نہ کرو (حسد نہ کرو) مَردوں کو ان کے کسب اور محنت کا حصّہ ملے گا ، اور عورتوں کو بھی ان کی محنت کا ثمرہ ملے گا ۔ اللہ سے اُس کا فضل و کرم مانگو ۔ بے شک اللہ (تمہاری جدوجہد ، تمہارے کاموں سے واقف ہے) ان سب کا علم رکھتا ہے ۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ ع

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا ؛ اور ہر ایک کے لئے ہم نے کردیا ۔ مَوَالِيَ ؛ والی ، وارث ۔ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ ؛ اس مال میں سے کہ ماں باپ نے چھوڑا ۔ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؛ اور قرابت داروں نے یعنی ماں باپ اور قرابت داروں کے ترکہ کا ہم نے والی وارث بنا دیا ۔ وَالَّذِيْنَ ؛ اور وہ لوگ ۔ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ ؛ کہ تمہارے ہاتھوں نے معاہدہ کیا ۔ عربوں کی عادت تھی کہ جب کوئی معاہدہ کیا جاتا تو اپنے سیدھے ہاتھ کو شریک کے سیدھے ہاتھ پر مارتے یا آپس میں ہاتھ پکڑ لیتے ۔ اسی وجہ سے قسم کو یَمِیْنٌ ؛ کہتے ہیں معاہدہ کو بھی یمین کہتے ہیں ۔ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؛ تو ان کو دو ان کا حصّہ ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے پر ، ہر شئے سے ۔ شَهِيْدًا ؛ حاضر ، موجود ، باخبر ، یعنی سب چیزیں خدا کے سامنے ہیں اور وہ سب سے باخبر ہے ۔

ترجمہ :- ہم نے اس ترکہ میں سے کہ ماں باپ اور قرابت داروں نے چھوڑا ہر ایک کو (حسب استحقاق) اس کا والی وارث بنایا اور جن لوگوں سے کہ تم نے معاہدہ کیا ہے ، اُنھیں اُن کا حصّہ دو ۔ (اُن سے بدعہدی نہ کرو ۔ ناحق کسی کا حصّہ نہ کھاجاؤ) بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے (سب چیزیں اس کے سامنے ہیں) ۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۞

اس سے پہلے تقسیمِ حصص میں مَردوں کو دو حصّے اور عورت کو ایک حصّہ ملتا تھا ۔ یہاں اس کی توجیہ فرماتا ہے ۔ مَردوں کی ذمہ داریاں اور باربرداریاں بیان فرماتا ہے ۔ میاں بیوی کیسے ہی اچھے ہوں کبھی نہ کبھی اُن میں کچھ نہ کچھ چل ہی جاتی ہے ۔ یہاں نفع ونزاع کے جھگڑے چکانے کے طریقے بیان فرماتا ہے ۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ ؛ قَوَّامٌ اور قَيِّمٌ کسی امر کا ذمہ دار ، سرپرست ، منتظم کے معنی میں آتے ہیں ۔ مرد حاکم ہیں ، باربردار ہیں ۔ عَلَى النِّسَآءِ ؛ عورتوں کے یعنی مرد عورتوں کے حاکم ہیں ۔ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ ؛ اس وجہ سے کہ اللہ نے فضیلت دی ہے ، ان کا دماغ قوی ہے ، ان کے قویٰ زبردست ہیں ۔ مرد جس قدر محنت کرسکتا ہے اُس قدر محنت عورت ہرگز نہیں کرسکتی ۔ وَبِمَآ اَنْفَقُوْا ؛ اور اس وجہ سے کہ وہ صَرف کرتے ہیں ، خرچ کرتے ہیں ۔ مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؛ اپنے مالوں میں سے یعنی بیویوں کا نفقہ ،

مَردوں کا حق ہے، مَرد کماتا ہے عورت کھاتی ہے ۔ فَالصّٰلِحٰتُ ؛ پھر جو نیک بیویاں ہوتی ہیں ۔ قٰنِتٰتٌ ؛ خاوندوں کی مطیع اور فرماں بردار ہوتی ہیں ۔ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ ؛ حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں، غائبانہ بھی یعنی خاوند کے سامنے نہ رہنے کی صورت میں بھی خاوند کی عزت آبرو، دھن دولت سب کی حفاظت کرتی ہیں اُن کے فرش کو دوسروں کو کھندلنے نہیں دیتیں ۔ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؛ اس واسطے کہ اللہ نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی ہے ۔ اسلام میں کوئی عورتوں پر ظلم نہیں کرسکتا ۔ یہ اللہ کی عنایت اور اُس کی حفاظت کی وجہ سے بیویاں، خاوندوں کی حفاظت کرتی ہیں، اُن ہی کو مانتی ہیں ۔ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ ؛ اور وہ عورتیں، جن کے متعلق تمہیں خوف ہے ۔ نُشُوْزَهُنَّ ؛ اُن کی سرکشی کا، نافرمانی کا ۔ نَشْزٌ کے معنٰی ہیں اُٹھنا، کراہت کرنا، بگڑنا، بدمزاجی کرنا ۔ یعنی اگر کسی عورت کے متعلق تمہیں نافرمانی کا ڈر ہے ۔ فَعِظُوْهُنَّ ؛ تو تم پہلے ان کو وعظ و نصیحت کرو، سمجھاؤ بجھاؤ سمجھدار عورت اتنے میں سمجھ جائے گی ۔ یہ نہیں کہ منہ سے بات نکلی اور لگے مارنے ۔ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ ؛ اور اُن سے الگ رہو بچھونوں میں ۔ هَجْرٌ ؛ جُدائی ۔ هِجْرَانٌ ؛ جُدائی ۔ هِجْرَتٌ ؛ ترکِ وطن ۔ مَضَاجِعُ جمع مَضْجَعٌ ؛ بچھونا فرش ۔ خواب گاہ ۔ میاں کی محبت، بیوی کے دل میں ہوگی تو اِتنی جُدائی کو بھی پسند نہ کرے گی کہ میاں کا بچھونا ایک طرف اور بیوی کا بچھونا ایک طرف ۔ اگر کسی ادنیٰ طبیعت کی عورت سے کام پڑا ہے تو اُسے مار بھی سکتے ہیں ۔ وَاضْرِبُوْهُنَّ ؛ اور اُنھیں مارو ۔ غرض کہ عورتوں کے باعتبار تہذیب کے درجات ہیں ۔ بیویوں کو ایک معمولی کلمہ کہہ دینا بھی بڑی سزا ہوتی ہے، اور یہ تو آپ روز دیکھتے ہی ہیں کہ ادنیٰ درجہ کے لوگوں میں بیوی ہے کہ گالیاں دیتی چلی جارہی ہے اور میاں ہیں کہ اُسے پیٹتے چلے جارہے ہیں ۔ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ ؛ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں، تمہارا کہا مان لیں، تمہاری تابعداری کرنے لگیں ۔ فَلَا تَبْغُوْا ؛ پس نہ چاہو ۔ عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؛ اُن پر راستہ، کوئی سختی کا طریقہ ۔ یعنی جب وہ اطاعت کرنے لگیں تو خواہ مخواہ اُن پر سختی نہ کرو ۔ لڑنے اور بدگوئی کرنے کا حیلہ نہ ڈھونڈھو ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ عَلِيًّا كَبِيْرًا ؛ بڑا ہی بالادست، غریب عورتوں کو ستاؤ گے تو اس کی باز پرس خدا بھی کرے گا ۔ تم ہی حاکم نہیں ہو، اللہ بھی تو تم پر حاکم ہے ۔

ترجمہ :- مَرد عورتوں کے حاکم ہیں (اُن کے کاروبار کے منتظم ہیں ۔ یہ کیوں ؟) اِس وجہ سے کہ اللہ نے (طبعی طور سے) مَردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مرد اپنا مال عورتوں پر صَرف کرتے ہیں ۔ (کھلاتے پلاتے ہیں، پہناتے اُڑھاتے ہیں ہر قسم کا نفقہ اُٹھاتے ہیں) پھر جو نیک بیویاں ہوتی ہیں وہ اطاعت گزار ہوتی ہیں ۔ خاوند کے سامنے نہ رہنے کی صورت میں بھی اس کی عزت، اس کی دھن دولت کی حفاظت کرتی ہیں ۔ (یہہ کیوں ؟) اللہ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے، یہ اللہ کی حفاظت کا نتیجہ ہے ۔ اور جن عورتوں سے تم کو نافرمانی کا ڈر ہے (خوف ہے) تو پہلے اُنھیں نصیحت کرو اور خوابگاہوں میں اُن سے الگ رہو ۔ (بالکل ہی نہ مانیں تو) اُنھیں مارو ۔ پھر اگر وہ اطاعت کرلیں تو اُن پر جھوٹے الزام نہ لگاؤ ۔ بے شک اللہ بہت ہی بالادست (اور احکم الحاکمین) ہے ۔

صاحبو ! آج کل جہاں طاعونِ آزادی پھیل رہا ہے وہاں عورتوں میں بھی حُرّیت و مساوات کی بیماری پھیل رہی ہے

اللہ نے مَردوں کو فضیلت دی ہے

ذرا کوئی دونوں کی فِطرتوں پر غور کرے۔ مَردوں کی پیدائش کے اغراض و مقاصد جُدا ہیں اور عورتوں کے جُدا۔ ایک کمانے اور کھلانے کے لئے پیدا ہوا ہے اور دوسرا میاں کی کمائی اُٹھانے اور خرچ کرنے کے لئے، برمحل صَرف کرنے کے لئے۔ کیا عورت کمانے کے لئے پیدا ہوئی ہے؟ ہرگز نہیں۔ عورت اُمید سے رہتی ہے، اُسے چلنا پھرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد ایک زمانے تک پڑی کی پڑی رہتی ہے۔ پھر وہ بچہ کو دودھ پلائے گی یا نوکری کرنے نکلے گی؟ عورتوں کے سر میں آزادی کی ہوا اس لئے بھری کہ میاں نکلے نکھٹو، بیوی نکلی کمانے۔ اب بِمَآ اَنْفَقُوْا کہاں؟ جو عورتیں مَردوں کے برابر علم حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں، اُن کا دماغ ضعیف ہوجاتا ہے، وہ جننے، پالنے کی قابلیت نہیں رکھتیں، مَردوں کے سروں کا بھیجہ، عورتوں کے سروں کے بھیجوں سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ پڑھتے دونوں ہیں، مگر مَردوں کی علمی قابلیت کہاں اور عورتوں کی کدھر؟ دونوں میں آسمان، زمین کا فرق ہے! ۔ بڑے بڑے لکچرار اور اسپیکر مَردوں میں ہوتے ہیں یا عورتوں میں؟ ایک آدھ مرغی بانگ دیتی ہے تو وہ ذبح کرنے کے قابل ہوتی ہے۔ کوئی بتائے، کوئی عورت بھی پیغمبر ہوئی؟ ہمیشہ باورچی، ماما سے بہتر پکاتا ہے، درزی درزن سے بہتر سیتا ہے۔ گانے والی عورت سے گویا بہتر ہوتا ہے۔ کتھک ناچنے والی عورت سے مَرد بہتر ہوتا ہے۔ مَردوں سے مقابلہ کرنے کا دعویٰ رکھنے والی عورتیں کیوں جنگِ عظیم میں شریک نہیں ہوتیں۔ لاکھوں اور کروڑوں مَرد لڑ رہے ہیں اور مر رہے ہیں۔ کیوں مساوات کا دعویٰ کرنے والی عورتیں بیٹھی تماشہ دیکھ رہی ہیں؟ ذرا میدان میں نکلیں، کچھ اپنی شجاعت کے ہاتھ بتائیں۔ مَردوں کے ہتھیار جُدا ہیں اور عورتوں کے ہتھیار جُدا۔ اُن کی نزاکت، اُن کا حسن، اُن کی ادائیں، اُن کا ہتھیار ہیں۔ عورتوں کو کیا ضرورت کہ اپنے ہتھیار چھوڑ کر مَردوں کے ہتھیار سے کام لیں۔ ہر شخص کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ میاں محنت کرے، کمائے، بیوی سلیقے سے اُس کا پیسہ اُٹھائے۔ بچوں کو پالے پرورش کرے مَرد اگر ڈاکٹر ہے، سرجن ہے تو بیوی نرس بنے۔ فطرت کے خلاف جدوجہد کرے گی تو ہرگز کامیابی نہ ہوگی۔ اب بچے دایا کے ہاتھ میں پلتے ہیں، اُن کو ڈبوں کا دودھ ملتا ہے، اُن کو معلوم نہیں کہ شیرِ مادر کسے کہتے ہیں، ماں کی گود سے وہ واقف ہی نہیں دایاؤں کی گود میں پلنے والوں کو عزتِ نفس، اولوالعزمی، خودداری کیسے ملے گی؟ جیسی روح ویسے فرشتے۔ بہرحال ان ناکارہ اور نالائق مَردوں کے ہاتھوں سے عورتوں کی مٹی پلید ہورہی ہے۔ مگر نہیں! اب عورتیں بھی اگلی عورتیں نہیں ہیں۔ اگر مَرد سیر ہیں تو عورتیں بھی سوا سیر ہیں۔ نیل کی نیل بگڑی ہوئی ہے۔ آوے کا آوا بگڑ گیا ہے، ایک کو روئیں، دو کو روئیں، کس کس کو روئیں۔ اب تو ہماری آنکھوں میں آنسو بھی باقی نہیں ہیں، اب ہمارے کئے دھرے کچھ نہیں ہوسکتا۔ کچھ خدا کا فضل ہوجائے اور توفیقِ رفیق ہوجائے تو مسلمانوں کی حالت سنورے، اخلاق سُدھریں۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

وَاِنْ خِفْتُمْ ؛ اور اگر تمہیں خوف ہو، اندیشہ ہو۔ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا ؛ آپس میں نااتفاقی کا، پھوٹ کا۔ تو ڑم تاڑی کا۔ فَابْعَثُوْا ؛ تو بھیجو، مقرر کرو، روانہ کرو۔ حَكَمًا ؛ ایک فیصلہ کرنے والا، حکم دینے والا، جھگڑا چکانے والا، پنچ۔ مِنْ اَهْلِهٖ ؛

شوہر کے کنبے کا، میاں کے خاندان کا ۔ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ؛ اور، ایک اور پنچ بیوی کے خاندان کا ۔ یہ دونوں حَکَم توڑ جوڑ کرسکتے ہیں ۔ مگر اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا ؛ اگر یہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں ۔ میل ملاپ کرادینا چاہیں ۔ یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا ؛ اللہ بھی ان میں موافقت پیدا کردے گا ۔ میل و اتفاق کرادے گا ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ؛ علم والا باخبر، جانتا بوجھتا ہے، تمام کاروائیوں سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر تمہیں میاں بیوی میں اختلاف اور نا اتفاقی کا خوف ہو تو ایک حکم میاں کے خاندان سے اور ایک حکم بیوی کے خاندان سے مقرر کرو اور اگر وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں تو اللہ ان میں موافقت اور اتفاق پیدا کردے گا ۔ بے شک اللہ علم رکھتا ہے، باخبر ہے (کہ شرارت کس کی طرف سے شروع ہوئی اور کون ظالم ہے؟) ۔

صاحبو! ہمارے خیال میں جب میاں بیوی میں اَن بَن شروع ہوجائے، تو فوراً ہر دو خاندان کے پنچوں کو بلاؤ اور فتنہ و فساد کو رفع دفع کردو ۔ ایک چیز بڑی اہم ہے ۔ قابلِ توجہ ہے ۔ فیصلہ کرنے والے معاملات سے واقف ہوں، رسم و رواج سے باخبر ہوں ۔ دونوں خاندان کے اعزاز کا اندازہ کرتے ہوں تو انصاف کی زیادہ اُمید ہے ۔

غالباً اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ حتی الامکان پنچایتوں سے فیصلے کئے جائیں، عدالت کی ضرورت ہی نہ پڑے ۔ مقدمہ بازی میں وکیلوں کو دینے اور رسومِ عدالت بھرنے کی نوبت ہی نہ آئے ۔

میاں بیوی کے فیصلے آپس میں طے ہوجانا چاہئے

اس مقام میں اس بات کی طرف بھی اشارہ نکلتا ہے کہ حاکم دیسی اور ملکی ہو ۔ اس کے دل میں کچھ نہ کچھ ہمدردی رہتی ہے ۔ مقدمہ بازی میں برباد ہونا مسلمانوں کے مناسبِ حال نہیں ۔ کتنی بڑی شرم کی بات ہے کہ نیچ ذات والوں میں ۔ دھیڑوں میں، چماروں میں، بھوئیوں، وڈروں میں، سب میں پنچایتیں ہیں ۔ وہ اپنے پنچوں کی سنتے ہیں ۔ اُن کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں ۔ لیکن نرا جھگڑا کرنے والے ہیں، صُلح جوئی سے کوسوں دور ہیں تو مسلمان ۔ پہلے تمام شہروں میں سرکار کی طرف سے، قاضی مقرر تھے ۔ اُنھیں زمینات دے کر فکرِ معاش سے مستغنی کیا گیا تھا ۔ اب قاضیوں کی جائیدادیں تقسیم ہوتی ہوتی برائے نام رہ گئی ہیں ۔ مشروط الخدمت جائیدادیں ناقابلِ تقسیم ہوتی ہیں ۔ یہ ساری خرابی تقسیمِ جائیداد سے پیدا ہوتی ہے ۔ قاضی کا حصہ اس قدر نہیں ہے کہ وہ اپنے اعزاز کو برقرار رکھے ۔ اب جنابِ قاضی کا کیا کام رہا ہے؟ پانچ روپیہ اپنا مہر لے لے ۔ ایک کشتی چاول اور آدھی کشتی مصری بادام بھی دھرلے ۔ اور عورت و مَرد کا نکاح باندھ دے ۔ اِدھر قاضی یوں ناکارہ ہوگئے اور دینی امور کا فیصلہ کرنے کے قابل نہ رہے ۔ اُدھر حکومت نے منصفوں کو، ناظموں کو مقرر کیا ۔

ایک اور بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ حَکَم صرف نصیحت کرنے کے لئے نہیں ہے، بلکہ اس کی ثالثی کا فیصلہ سرکار سے منظور کرالیا جائے تو اُس کا اثر بھی عدالت کے فیصلے کے برابر ہوتا ہے ۔ میاں بیوی، دونوں کے دستخط لے لئے جائیں کہ حکموں کا فیصلہ جو کچھ ہوگا ناطق ہوگا ۔ اگر وہ طلاق یا خُلع کا حکم بھی دیں تو وہ حق اور ناطق ہوگا ۔ عدالت بھی ایسے فیصلے کو رد نہ کرسکے گی اس سے پہلے ثابت کیا گیا کہ مَردوں کی فضیلت عورتوں پر اس وجہ سے ہے کہ مرد کھلاتے پلاتے اور ہر قسم کا بار

اُٹھاتے ہیں۔ اب عام طور سے دوسروں کی مدد کرنے کے متعلق ہدایت فرماتا ہے، دوسروں کی مدد ایک طرف، سب سے پہلے اپنی مدد آپ کرو۔ خدا کی بندگی کرو۔ شرک چھوڑو وغیرہ۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴿۳۶﴾

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ کی عبادت کرو، خدا کے بندے بنو۔ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا ؛ اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ قادرِ مطلق صرف خدائے تعالیٰ ہے۔ کسی کا وجود بالذات ہے نہ صفت بالذات۔ اُسے ہمیشہ پیشِ نظر رکھو۔ ذوالجلال والاکرم وہی ہے۔ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؛ وَاَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؛ مفعولِ مطلق ہے۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ وَبِذِی الْقُرْبٰی ؛ اور صاحبِ قرابت کے ساتھ۔ قرابت داروں کے ساتھ نیکی کرو۔ قُرْبٰی ؛ قرابت۔ خدا کا تقرب۔ وَالْیَتٰمٰی ؛ اور یتیموں کے ساتھ بھی نیکی کرو۔ وَالْمَسٰكِیْنِ ؛ اور مسکینوں، فقیروں کے ساتھ بھی۔ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی ؛ جَار ؛ ہمسایہ۔ پڑوسی۔ اور قرابت دار ہمسایہ کے ساتھ بھی نیکی کرو۔ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؛ اور اجنبی ہمسایہ کے ساتھ بھی نیکی کرو۔ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ ۔ جَنْبٌ ؛ پہلو، بازو۔ اور ساتھ بیٹھنے والے دوست کے ساتھ بھی نیکی کرو۔ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؛ اس کے لفظی معنٰی ہیں راستہ کا بیٹا اور محاورے میں مسافر کو کہتے ہیں۔ یعنی مسافروں سے بھی نیکی کرو۔ عربی میں اَب — اَخ — اِبْن وغیرہ کے لفظ ملازم، ہمیشہ ساتھ رہنے والے اور متعلق کے معنٰی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اَبُوالْخَیْرِ ؛ خیر والا۔ جس سے خیر کے کام ہوں۔ اُمُّ الْقُرٰی ؛ بڑا گاؤں۔ قدیم زمانے کا شہر۔ اَخُوالْحَیَآءِ ؛ صاحبِ حَیَا — اُخْتُ الْمَوْتِ ؛ موت کے مشابہ۔ اِبْنِ السَّبِیْلِ ؛ راستہ والا۔ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؛ اور وہ جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہوگئے ہیں، یعنی لونڈی، غلام، جانور۔ اِن سب کے ساتھ نیکی کرو۔ ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے رہو۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ۔ لَا یُحِبُّ ؛ محبوب نہیں رکھتا، پسند نہیں کرتا۔ مَنْ كَانَ ؛ جو ہو۔ مُخْتَالًا ؛ متکبّر۔ خُیَلَاءُ ؛ تکبّر، خود پسندی۔ اترانا۔ اکڑنا۔ فَخُوْرًا ؛ بڑا ہی فخر کرنے والا۔ یعنی اکڑنے اور شیخی کرنے والے کو خدا دوست نہیں رکھتا۔

ترجمہ:- اور اللہ کی عبادت کرو۔ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور احسان کیا کرو ماں باپ کے ساتھ قرابت داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ، قرابت داروں اور اجنبی دونوں طرح کے ہمسایوں کے ساتھ، اور پاس بیٹھنے والے دوست کے ساتھ، راہ رو مسافر کے ساتھ، اپنے مملوک (اپنے قبضہ کے باندی، غلام اور جانوروں) کے ساتھ (نیکی کیا کرو۔ ان پر احسان کرو) بے شک اللہ پسند نہیں کرتا (دوست نہیں رکھتا) اُسے جو اپنے آپ اکڑتا اور شیخی بگھارتا ہے۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ
وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝۳۷

اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ ؛ جولوگ بخل کرتے ہیں ۔ مستحقین کی امداد نہیں کرتے ۔ ایک شاعر کہتا ہے ۔ ان کی مثال شکاری کتے کی ہے کہ شکار تو خود کرتا ہے مگر کھا نہیں سکتا ۔ اچھا آدمی کھاتا ہے، کھلاتا ہے، دوسروں کی مدد کرتا ہے ۔ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؛ اور لوگوں کو بخل کا حکم دیتا ہے، یعنی نہ آپ دیتا ہے اور نہ دوسروں کو دینے دیتا ہے ۔ ایسے کنجوس مکھی چوس کا مقولہ ہوتا ہے، '' کھال جائے مگر مال نہ جائے، چمڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے''۔ وَيَكْتُمُوْنَ ؛ اور چھپا دیتے ہیں ۔ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ؛ اللہ نے انھیں جو کچھ دیا ۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اپنے فضل وکرم سے ۔

صاحبو ! بعض لوگ اپنی دولت کو زمین میں دفن کردیتے ہیں ۔ تھوڑے زمانے تک تو یاد رہتا ہے کہ دفینہ کہاں تھا ؟ پھر آخر میں بھول بھال جاتے ہیں ۔ اور بعض وہمیوں کے خیال کے مطابق شیاطین اس پر قابض ہوجاتے ہیں ۔ بعض لوگ سود سے جمع کیا ہوا پیسہ، سرکاری مال سے چرایا ہوا پیسہ، غریبوں پر ظلم وستم سے حاصل کیا ہوا پیسہ، رُشوت جس کو شیرِ مادر سمجھتے ہیں ۔ ان تمام ناجائز قسم کے پیسوں کو ممالکِ غیر کے بنکوں میں رکھاتے ہیں ۔ بنک والے ظاہر نہیں کرتے کہ کتنا روپیہ کس کے پاس ہے ؟ کیونکہ اگر ظاہر ہوجائے کہ ہزار پانچ سو روپیہ ماہوار والا کیا لاکھوں روپیہ جمع کرسکتا ہے ۔ یہ آخر خود بھی کچھ کھاتا ہوگا، کچھ پیتا ہوگا، کچھ پہنتا ہوگا، کچھ فرش اور فرنیچر پر صَرف کرتا ہوگا، کچھ برج اور گھوڑ دوڑ پر لگاتا ہوگا ۔ بہرحال بنک والے ان کے رازوں کو ظاہر نہیں کرتے ۔ مگر منتقم حقیقی کیا کرتا ہے ؟ سلطنتوں میں جنگ چل جاتی ہے، جتنا روپیہ بنکوں میں تھا، لوٹ لیا جاتا ہے ۔ بہت سے بنک دیوالیہ ہوجاتے ہیں، کمائے ہوئے گناہوں کا عذاب تو سر پر رہتا ہی ہے ۔ روپیہ پیسہ بھی مالِ غنیمت ہوجاتا ہے ۔

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ اور ہم نے کافروں اور منکروں کے لئے تیار رکھا ہے ۔ عَذَابًا مُّهِيْنًا ؛ اہانت کرنے والا، ذلیل وخوار کرنے والا، فضیحت ورسوا کرنے والا عذاب ۔

ترجمہ :- جو لوگ بخل کیا کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کا حکم دیتے ہیں، اور خدا نے اپنے فضل وکرم سے اُنھیں جو کچھ دے رکھا ہے اُسے چھپاتے ہیں ۔ ہم نے اُن منکروں کے لئے ذلیل وخوار کرنے والا عذاب (اُٹھا رکھا ہے) تیار رکھا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ
وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ۝۳۸

وَالَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ ؛ اور جو لوگ صَرف کرتے ہیں ،خرچ کرتے ہیں ۔ اَمۡوَالَهُمۡ ؛ اپنے مالوں کو ۔ رِئَــآءَ النَّاسِ ؛ لوگوں کو دکھانے کے لئے ۔ رَاءَ ۔ یُرَاءِ ی ۔ مُرَائَةً وَرِئَاءً ؛ دکھاوا کرنا ۔

صاحبو ! جسے دیکھو ! بے جا رسوم اور اسراف میں گرفتار ، سود کے پیسے سے عرس ہو رہے ہیں ۔ روزہ کشائی ہو رہی ہے ختنہ ،تسمیہ خوانی کی جارہی ہے ۔ اوّل تو قرض لینا ہی کوئی اچھی بات نہیں ، پھر سودی قرض غیر ضروری کاموں میں ، اور وہ بھی عبادت کے کاموں میں ! '' نیکی برباد گناہ لازم'' مسلمانوں کے پاس پہلے دولت تھی ،حکومت تھی ، تو اُنھیں سخاوت پر برانگیختہ کیا جاتا تھا ۔ انھیں داد و دہش پر متوجہ کیا جاتا تھا ۔ اب ضرورت ہے کفایت شعاری کی ،تعلیم کی ، بے جا صَرفوں سے روکنے کی میانہ روی کو پیشِ نظر رکھنے کی ۔ افسوس ! مسلمانوں کا خون'' کالی جونکیں'' پی رہی ہیں ،جن کا نام ساہوکار ، بنیا اور بینکر ہے ۔

مسلمانوں کو بے جا رسوم سے بچنا چاہئے

ہمارے باپ دادا نے ہماری شادی میں اتنے روپے لگائے ، ہماری بہن کو اتنے جوڑے دیئے ، اتنا زیور دیا ۔ اگر ہم ویسی ہی شادی نہ کریں تو لوگ ہم سے کیا کہیں گے ؟ پہلا سوال جو دولھے والوں کی طرف سے ہوتا ہے ، کیا دیں گے ؟ موٹر دیں گے ؟ گھوڑے جوڑے کے دو ہزار روپے دیں گے ؟ ولایت کو بھجوا کر تعلیم دلوائیں گے ؟ اس قدر روپیہ حُکامانِ بالا کو دینے کے بعد نوکری مل سکتی ہے تو کیا آپ اتنی امداد کرکے ہم کو نوکر رکھا سکیں گے ؟ غرض کہ یہ سب نکھٹو مَردوں کے مطالبات ہیں ، جو اُن مطالبات کو پورا نہیں کرسکتے ۔ اُن کی بیٹیاں بیٹھی رہتی ہیں ۔ اصلاحِ رسوم کے دعوے تو بہت ہی لمبے چوڑے کئے جاتے ہیں ،مگر عمل کے وقت صفر ہی صفر رہتا ہے ۔ دنیاداروں کی دیکھا دیکھی مشائخوں کو بھی سونے کے پازیب اور گراں بہا چڑھاؤں کی سوجھی ، کوئی انصاف سے کہے کہ آج کل ان مال دار مشائخوں کی لڑکیاں فقیروں کے گھر جارہی ہیں یا امیروں کے ؟ مال داروں کے یا عہدہ داروں کے ؟ غرض کہ ایک تباہی ہے ، جو عالم گیر ہوگئی ہے ۔ اصلاح کے لفظ کا وظیفہ تو خوب پڑھا جاتا ہے ۔مگر اتنی دفعہ اللہ کا نام بھی نہیں لیا جاتا جتنی دفعہ اصلاح ، اصلاح کا لفظ کہا جاتا ہے ۔ ہمارے ''اخیافی بھائیوں'' یعنی مادرِ وطن کے بچوں کو دیکھو ! ان پر غور کرو کہ وہ کس قدر کماتے ہیں ؟ اور اس میں سے کتنا مختصر صَرف کرتے ہیں ۔ وہ جو کھاتے ہیں اس کو بٹے کھاتے ہیں لکھتے ہیں ۔یعنی کتا بچہ نقصان باقی میں ۔قرض لینے سے آدمی ذلیل ہوجاتا ہے ۔ اُس کی آن بان نہیں رہتی ، غیر مسلموں سے قرض لیں ۔ تقاضے کے وقت سخت سُست سنیں تو نہ عزت رہتی ہے نہ آبرو !

ہمارے زمانے کا ایک واقعہ ہے جو عبرت خیز ہے ۔ ایک صاحب کی لڑکی کی شادی کے وقت ساہوکار نے قرض دینے کا وعدہ کیا ۔ جب شادی مانڈی گئی اور دولھا کے آنے کا وقت ہوا تو ساہوکار نے قرض دینے سے انکار کردیا ۔ اس بدنصیب خَسِرَ الدُّنۡیَـاءَ وَالۡاٰخِـرَةَ نے طفنچہ سے خودکشی کرلی ،مگر بعض خدا کے ایسے بندے بھی ہیں ، جنھوں نے شادیوں کو شرعی اُصول کے مطابق انجام دیا ، ان کے حق میں شادی ، شادی رہی ، خانہ آبادی رہی نہ کہ بربادی ۔ بہرحال مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے ۔ اس پر جلد توجہ کرنے کی ضرورت ہے ۔

وَلَا یُؤۡمِـنُـوۡنَ بِاللّٰهِ ؛ اور اللہ پر ایمان نہیں رکھتے ۔ وَلَا بِـالۡیَـوۡمِ الۡاٰخِرِ ؛ اور نہ قیامت کے دن پر ۔ وَمَنۡ یَّكُنِ الشَّیۡطٰنُ لَهٗ ؛ اور جس کے لئے شیطان ہو ۔ قَـرِیۡنًا ، ساتھی فَسَـآءَ قَرِیۡنًا ؛ تو کیا برا ساتھی ہے ، دوست ہے ۔ شیطان جس کی رہنمائی کرے ، جس کا دوست بنے ، وہ ضرور بدترین دوست ہوگا ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ دکھاوے میں اپنا مال صَرف کرتے ہیں نہ اُنھیں اللہ پر ایمان ہے نہ روزِ جزا پر، اور جس کا ساتھی شیطان ہو، وہ برا ساتھی نہ ہوگا تو کیا ہوگا ؟

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ ؛ بھلا ان کا کیا نقصان ہوگا، اور اُنھیں کیا ضرر پہنچے گا۔ لام فائدہ کے لئے اور عَلٰی ضرر کے لئے آتا ہے۔ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اگر وہ اللہ پر ایمان لائیں اور پچھلے دن یعنی روزِ قیامت پر بھی ایمان لائیں۔ جہاں نیک و بد سب کا بدلہ دیا جائے گا۔ وَاَنْفَقُوْا ؛ اور نفقہ دیں اور خرچ کریں، دین پر صَرف کریں۔ مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؛ اس مال سے کہ خدا نے اُنھیں دے رکھا ہے۔ خدا کا مال خدا کے نام پر دینے کے لئے تیار نہیں۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ ہے۔ بِهِمْ عَلِيْمًا ؛ اُن کے حال کا علم رکھنے والا۔ اُن کے اعمال سے خوب واقف ہے۔

ترجمہ :- بھلا اُن کا کیا نقصان ہوگا، اگر وہ اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان لائیں، اور خدا کے دیے ہوئے میں سے کچھ اللہ کے نام پر بھی دیں اور اللہ کو اُن کے حال کا خوب علم ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ

وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ ؛ بے شک اللہ ظلم نہیں کرتا۔ مِثْقَالَ ؛ وزن۔ ذَرَّةٍ ؛ چھوٹی چیونٹی۔ گرد کے وہ باریک اجزاء جو دھوپ میں اُڑتے نظر آتے ہیں۔ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ؛ ذرّہ بھر۔ ذرّہ کے بھاروں بھار، ذرّہ برابر۔ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً ؛ اور اگر نیکی ہو۔ يُّضٰعِفْهَا ؛ اس کو دُونا کر دیتا ہے۔ ستر گنا کر دیتا ہے، سات سو کے برابر کر دیتا ہے۔ وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ ؛ اتنا ہی نہیں اور اپنے پاس سے دیتا ہے۔ اَجْرًا عَظِيْمًا ؛ اجرِ عظیم۔ بڑا ثواب۔

ترجمہ :- بے شک اللہ تو کسی پر ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اگر کوئی نیکی ہوتی ہے تو اس کو کئی چند کر دیتا ہے۔ اور اپنے پاس سے اجرِ عظیم عطا کرتا ہے (بڑا ثواب دیتا ہے)۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا ؛ بتاؤ اُن کا کیا حال ہوگا جب ہم لائیں گے۔ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ؛ ہر قوم میں سے، ہر گروہ میں سے، ہر جماعت میں سے، ہر جرگہ میں سے۔ بِشَهِيْدٍ ؛ گواہی دینے والے کو یعنی ہر اُمّت کے حال پر اُن کا پیغمبر گواہی دے گا۔

وَجِئْنَابِکَ ؛ اور ہم تمہیں لائیں گے ۔ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ ؛ ان لوگوں پر ۔ شَهِيْدًا ؛ گواہ بنا کر ۔

ذرا غور کرو ! پیغمبر اپنی اُمت کے حال سے واقف ہوتے ہیں تو اُن پر گواہی بھی دیتے ہیں ۔ ان کا ذریعہ علم بے واسطہ ہونا چاہیئے ، جو علم بواسطہ ہوتا ہے وہ سنی سنائی شہادت ہوتی ہے ، اصل جاننے والے کے رہتے سنی سنائی شہادت جائز نہیں ۔ لہذا پیغمبروں کو اپنی اُمت کا علم بے واسطہ ہونا چاہیئے ۔ اور حبیبِ خداؐ کو تمام دنیا کا علم بھی بے واسطہ ہونا چاہیئے ۔

ترجمہ :- پھر کیسے ہوگا جب ہر اُمّت پر ہم شاہد پیش کریں گے ، اور (اے نبی کریمؐ !) ہم تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر پیش کریں گے ۔

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا۠ ﴿۴۲﴾ ع ۶

يَوْمَئِذٍ ؛ جس دن یہ سب ہوگا ۔ اس کی اصل يَوْمَ اِذْ وَقَعَ كَذَا ہے ۔ وَقَعَ كَذَا کے عوض نون تنوین ہے ۔ يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ منکرین آرزو کریں گے ، خواہش کریں گے ، چاہیں گے ، وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ۔ وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ ؛ اور رسول کا عصیان کیا ، پیغمبر کی نافرمانی کی ، ان کا کہا نہ مانا ۔ کیا آرزو کریں گے ؟ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؛ اگر ان پر زمین برابر ہو جاتی ۔ کاش وہ پیوندِ زمین ہو جاتے ۔ مٹی میں دفن ہو جاتے ۔ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ ؛ اور خدا سے چھپا نہ سکیں گے ۔ حَدِيْثًا ؛ کسی بات کو ۔

ترجمہ :- اُس دن کفر کرنے والے ، پیغمبروں کی نافرمانی کرنے والے ، آرزو کریں گے کہ کاش وہ پیوندِ زمین ہو جاتے (زمین میں دفن ہو جاتے ، اس سے کیا ہوتا ہے) خدا سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے ۔

اس سے پہلے فرمایا گیا تھا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا ، جب کہ ہر گروہ پر ایک گواہ ہوگا ، اور رسولِ خدا ﷺ سب پر گواہ ہوں گے ۔ اب چند خاص احکام بیان فرماتا ہے ، اور خاص بری باتوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیتا ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

یٰۤاَ یُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اے ایمان والو۔ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ ؛ نماز کے پاس نہ پھٹکو، نماز کے قریب نہ جاؤ۔ وَ اَنْـتُمْ سُکٰرٰی ؛ بحالیکہ تم پیے ہوئے ہو، مست ہو، متوالے ہو، بحالتِ نشہ ہو۔ حَتّٰی تَعْلَمُوْا ؛ جب تک کہ تم جانو۔ مَاتَقُوْلُوْنَ ؛ جو تم کہتے ہو۔

بعض لوگوں نے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ میں صَلٰوۃ کہہ کر ظرف مراد لیا ہے، یعنی مسجد کے قریب نہ جاؤ۔ دیکھو! اللہ تعالےٰ نے کس طرح شراب کو رفتہ رفتہ حرام کیا ہے۔ امریکہ میں شراب سے روکنے کی بڑی بڑی کوششیں کی گئیں اور انھیں ہر طرح ناکامی ہوئی، حالانکہ بڑے تعلیم یافتہ تھے، نیک و بد کے سمجھنے والے تھے۔ مگر ذرا خدا کے شاگرد نبی اُمّی کی تعلیم کو بھی دیکھو! کہ چند ہی روز میں اُجڈ سرکش عربوں سے شراب چھڑا ہی دی۔

بعض لوگ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ نماز پڑھو تو سمجھ کر پڑھو، نہ معنی معلوم، نہ الفاظ کی تصحیح، نہ قراءت درست۔ قرآن کے الفاظ تو منہ سے نکلے، کچھ قرآن کی صورت تو پیدا ہوئی۔ میں بغیر ترجمہ اور معنی سمجھے نماز پڑھنے کو ناجائز تو نہیں سمجھتا، مگر اس میں بھی کیا کلام ہے کہ اس سے نماز اور قرآن پڑھنے کی اہمیت تو ضرور ثابت ہوتی ہے۔

سُکٰرٰی جمع سَکْرَانَ ہے۔ مست۔ پیا ہوا۔

واضح ہو سُکر یعنی نشہ میں خون کی گردش تیز ہوتی ہے، اور اس کا زور خصوصاً دماغ پر پڑتا ہے۔ سُکر غیر معمولی خوشی پیدا کرتا ہے۔ سَمّ یعنی زہر سے خون کی گردش تیز تو ہوجاتی ہے مگر یہ فرحت نہیں پیدا کرتا۔ زہر کی حُرمت ضرر کی وجہ سے ہے۔ مخدِر سے خون کی گردش سُست ہوجاتی ہے، جیسے افیون۔

وَلَا جُنُبًا ؛ اور تم مسجد کے پاس نہ جاؤ، یعنی مسجد میں داخل نہ ہو، بحالیکہ تم جنبی ہو، ناپاک ہو، تمہیں نہانے کی ضرورت ہو۔ اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ ؛ مگر راستہ چلتے، سفر میں اگر ضرورت ہو، پانی مسجد میں ہو یا مسجد میں جائے بغیر چارہ نہ ہو تو مسجد میں عبور اور مرور جائز ہوگا۔ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا ؛ یہاں تک کہ تم پانی نہالو، غسل کرلو۔ صلٰوۃ کہہ کر ایک دفعہ نماز مراد لی گئی ہے، اور دوسری دفعہ مسجد۔ یہ ایک قسم کا استخدام ہے کہ ایک لفظ کے دو جگہ دو معانی لئے جائیں۔

وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی ؛ اور اگر تم بیمار ہو۔ مریض ہو۔ مَرْضٰی جمع مَرِیْض۔ اَوْعَلٰی سَفَرٍ ؛ یا سفر پر ہو، مسافر ہو۔ پانی ایک مِیل کے فاصلہ پر ہو۔ رائے مبتلابہ کو اہمیت ہے، یعنی جس شخص کو ضرورت لاحق ہے، اگر اُسے ضرر کا اندیشہ نہ ہو وہ پانی حاصل کرے ورنہ تیمّم کرے۔ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ ؛ یا تم میں سے کوئی آئے۔ مِنَ الْغَآئِطِ ؛ پاخانہ سے، غائط اصل میں جھاڑے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اب بھی بعض لوگ پاخانہ کو جھاڑا ہی کہتے ہیں۔ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ ؛ یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو۔ یعنی اُن سے صحبت کی ہو۔ یہ کنایہ ہے جماع سے۔

امام شافعیؒ کے پاس عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹتا ہے۔ بی بی عائشہؓ آرام کرتی تھیں اور حضرت تہجد کی نماز پڑھتے تھے، سجدہ کرنا ہوتا تو حضرت بی بی عائشہ کے پیر کو ہاتھ لگاتے اور وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں۔ بعض دفعہ آنحضرت ﷺ نماز پڑھتے رہتے اور بی بی عائشہ آپ کو ہاتھ لگا دیتیں [اس لئے امامِ اعظمؒ کے پاس عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا]۔

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً ؛ پس اگر تم پانی نہ پاؤ۔ تمہیں پانی نہ ملے، یا کسی کے پاس پانی ہے، مگر پانی کا مالک بہت زیادہ قیمت طلب کرتا ہے تو یہ بھی نہ پانے کے حکم میں ہیں۔ فَتَیَمَّمُوْا ؛ تو تم قصد کرو، ارادہ کرو۔ صَعِیْدًا طَیِّبًا ؛ پاک مٹی کا۔

دیکھو! تیمّم میں نیت فرض ہے۔ کیونکہ تیمّم کے معنے خود نیت کے ہیں۔ اِرادہ کرنے کے ہیں اور وضو میں نیت فرض نہیں کیونکہ وضو پانی سے ہوتا ہے اور پاک کرنا اس کا فعلِ طبعی ہے، چاہے نیت کریں یا نہ کریں، پانی ضرور پاک کردے گا۔

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ ؛ پھر مسح کرلو اپنے موٹھوں پر، اپنے منہ پر ہاتھ پھیرلو۔ وَاَيْدِيْكُمْ ؛ اور اپنے ہاتھوں پر بھی مسح کرلو۔

حضرت امام اعظمؒ کے پاس منہ پر الگ مسح کرنا چاہیئے اور ہاتھ پر الگ، اور جس طرح وضو کو کہنیوں تک کرتے تھے، مسح بھی کہنیوں تک کرو۔ بعض ائمہ کے پاس ایک ضرب میں منہ اور کہنیوں تک مسح کرنا کافی ہے۔

اِنَّ اللّٰـهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے۔ عَفُوًّا غَفُوْرًا ؛ عفو کرنے والا۔ مغفرت کرنے والا۔ چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو تو مٹا دیتا ہے، اور بڑی غلطیوں کو چھپا دیتا ہے۔

ترجمہ:- مسلمانو! نشہ کی حالت میں تم نماز نہ پڑھو۔ جب تک کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تم (کیا پڑھتے ہو) کیا کہتے ہو اور ناپاکی کی حالت میں (مسجد میں نہ جاؤ) مگر راہ چلتے، بوقتِ ضرورت، یہاں تک کہ تم غسل کرلو۔ اگر تم بیمار ہو یا مسافر ہو یا بیت الخلاء سے آئے ہو یا عورت سے صحبت کی ہو، اور پھر تمہیں پانی نہ ملے تو اچھی مٹی پر تیمّم کرلو، اپنے ہاتھ، اپنے چہروں اور ہاتھوں پر پھیرلو بے شک اللہ بڑا عفو کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

صاحبو! بعض نادانوں نے تیمّم کو ایک تماشہ بنالیا ہے۔ مرمر کا صاف ستھرا پتھر پاس رکھ لیا ہے۔ تیمّم کرنا ہوتا ہے تو اس چکنے پتھر کو ہاتھ لگا دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے تیمّم کرلیا ہے۔ میں اس کو دین سے مذاق کرنا سمجھتا ہوں۔

اس سے پہلے تیمّم کی آیت گزری ہے۔ کج فہم علمائے یہود اپنے پاس کے سخت احکام کے مقابل ان سہولتوں کو، جو اسلام میں ہیں۔ اعتراض کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان سب اعتراضات کا رد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۴۴

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ اِلَى الَّذِيْنَ ؛ اُن لوگوں کی طرف۔ اُوْتُوْا نَصِيْبًا ؛ جن کو کچھ حصہ دیا گیا ہے۔ مِنَ الْكِتٰبِ ؛ کتاب سے۔ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ ؛ گمراہی مول لیتے ہیں، بے راہی خریدتے ہیں۔ وہ ضلالت کی بیع وشری کرتے ہیں۔ وَيُرِيْدُوْنَ ؛ اور ارادہ کرتے ہیں۔ چاہتے ہیں۔ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ؛ کہ تم بھی راستہ کھودو، گمراہ ہوجاؤ، بھٹک جاؤ۔

ترجمہ:- کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا، جن کو کتاب سے کچھ حصہ مِلا ہے۔ (وہ کیا کرتے ہیں) گمراہی خریدتے ہیں، اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ تم بھی بے راہ ہوجاؤ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۴۵

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے ۔ بِاَعْدَآئِکُمْ ؛ تمہارے اعداء کو، تمہارے دشمنوں کو ۔ مگر اِن کی عداوت سے ہوتا ہی کیا ہے؟ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ ؛ اور اللہ بس ہے ۔ کافی ہے ۔ با زائد ہے، زور دینا مقصود ہے ۔ کَفٰی کا فاعل اللہ ہے ۔ وَلِیًّا؛ حمایتی ۔ مددگار ۔ دوست ۔ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ ؛ اور اللہ بس ہے ۔ نَصِیْرًا ؛ مددگار، نصرت دینے والا ۔ اللہ بس باقی ہوس ۔

ترجمہ :- اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے، حمایت اور مدد کے لئے ایک اللہ بالکل کافی ہے، اور فتح ونصرت عطا کرنے کے لئے ایک اللہ بس ہے ۔

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ؛ اُن لوگوں میں سے جو یہودی ہوگئے ہیں ۔ بعض یہودی ۔ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ ؛ کلام میں تحریف کرتے ہیں ۔ کچھ بڑھاتے ہیں ۔ کچھ گھٹاتے ہیں ۔ کچھ معانی غلط بتلاتے ہیں ۔ تحریف بے جا کرتے ہیں ۔ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ؛ اُس کی جگہ سے ۔ مَوَاضِعِهٖ کی ضمیر کَلِمَ کی طرف پھرتی ہے ۔ اَلْکَلِمَ میں لام جنس ہے، لہٰذا اُس کی طرف واحد کی ضمیر پھیری گئی، یہودی کیا کہتے تھے؟ وَیَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں ۔ سَمِعْنَا ؛ ہم نے سن تو لیا ۔ وَعَصَيْنَا ؛ اور ہم نے عصیان کیا ۔ تمہارا کہا نہ مانا ۔ وَاسْمَعْ ؛ اور سنو ۔ غَيْرَ مُسْمَعٍ ؛ تم کو سننا نصیب نہ ہو ۔ وَرَاعِنَا ؛ اور ہماری رعایت کرو ۔ لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ ؛ اپنی زبان کو توڑ مڑوڑ کر یعنی رَاعِنَا کو رَاعِیْنَا اے ہمارے چرواہے! اور کبھی رَاعِنًّا ؛ اے ہمارے احمق! رعونت والے ۔ غرض کہ قسم قسم سے بدگوئی کرتے ۔ یہ گالیاں بکنا یہودیوں میں ہے اور ان میں بھی ہے جو بظاہر اپنے کو مسلمان دکھاتے ہیں، مگر ہیں اسی یہودی خاندان میں کے ۔ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؛ اور دین پر اعتراض کرنے کے لئے ۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ ؛ اور اگر وہ لوگ ۔ قَالُوْا ؛ کہتے ۔ سَمِعْنَا ؛ ہم نے سنا ۔ وَاَطَعْنَا ؛ اور ہم نے اطاعت کی ، مان لیا ۔ وَاسْمَعْ ؛ اور آپ سماعت فرمایئے ۔ سن لیجئے ۔ وَانْظُرْنَا ؛ اور ہم پر نظر رکھیئے ۔ اور ہم کو مہلت دیجئے ۔ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؛ تو اُن کے لئے اچھا ہوتا ۔ وَاَقْوَمَ ؛ اور سیدھی اور دُرست بات ہوتی ۔ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ ؛ مگر اللہ نے تو ان پر لعنت کردی ہے، ان پر خدا کی پھٹکار ہے بِكُفْرِهِمْ ؛ ان کے کفر، ان کے انکار ۔ بے ایمانی کی وجہ سے ۔ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ پھر وہ ایمان اور یقین نہیں رکھتے ۔ اِلَّا قَلِيْلًا؛ مگر بہت قلیل اور بہت کم ۔

ترجمہ :- بعض یہودی کلام کو اپنے مقام سے بدل دیتے تھے ۔ اُن میں تحریف کرتے تھے (کیا کہتے تھے؟) وہ کہتے تھے زبان کو توڑ مڑوڑ کر سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا (یعنی ہم نے

سن تو لیا، مگر ہم تو ہرگز نہ مانیں گے۔ اور سن لو۔ تم کو سننا نصیب نہ ہو۔ اے ہمارے نادان، اے ہمارے چرواہے!)
یہ سب دین میں طعن اور اعتراض کرنے کے لئے کہتے تھے۔ اگر یہ لوگ کہتے: سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا (یعنی ہم نے سن لیا اور مان لیا اور سماعت فرمایئے اور ہم پر نظرِ کرم رکھیے) تو ان کے واسطے بہتر ہوتا۔ درست ہوتا (مناسب ہوتا) مگر نہیں خدا نے ان کی بے ایمانی کی وجہ سے ان پر لعنت کردی ہے۔ لہذا وہ بہت کم ایمان لاتے ہیں۔

صاحبو! ان یہودیوں نے تورات میں کیا کیا تحریفیں کیں؟ کمی کی، زیادتی کی، معنے بدلے، تاویلاتِ بے جا کیے۔ اس موضوع پر علماء نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ نمونہ کے طور پر مولوی عبدالحق صاحب سے مَمْفَرْد رومن کیتھولک کا ایک قول نقل کرتا ہوں وہ لکھتا ہے:-

''یہود نے کتبِ انبیاء کو نہ صرف غفلت بلکہ بددیانتی اور عِناد سے جلادیا۔ اور کسی میں تغیر و تبدّل کردیا''۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝۴۷

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ؛ اے اہلِ کتاب، اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی ہے۔ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا؛ ایمان لاؤ اس کتاب پر جس کو ہم نے اُتارا۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ جو ہمارا اُتارا ہوا ہے۔ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ؛ وہ نیا دین نہیں لایا ہے وہ دینِ الٰہی کی تبلیغ کرتا ہے۔ وہ اُن آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہیں۔ مِنْ قَبْلِ؛ اس سے پہلے۔ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا؛ کہ ہم نے تمہاری صورتیں بگاڑ دیں۔ طَمس کے معنٰی ہیں مٹا دینا، محو کردینا، بگاڑ دینا۔ صورت کا بے صورت کردینا۔ فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَا؛ پھر پلٹا دیں اُن چہروں کو اُن کی پشتوں کی طرف۔ اُن کی پیٹھوں کی طرف۔ تمہاری قسمت پلٹ جائے۔ تم بھاگ کھڑے ہوں۔ تمہارا اقبال اور خوشی جاتی رہے۔ عَلٰٓى اَدْبَارِهَا وُجُوْهًا سے حال ہے۔ اَوْ نَلْعَنَهُمْ؛ یا ہم ان کو لعنت کردیں۔ اُن پر پھٹکار ڈالیں یا ماریں۔ اُن کو ذلیل و خوار کریں۔ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ؛ جس طرح کہ ہم نے شنبہ کے روز عید منانے والوں کو ذلیل و خوار اور ملعون بنا دیا۔ یہودی ہفتہ کو عید مناتے ہیں۔ عیسائی یکشنبہ کو اور مسلمان جمعہ اور روزِ آدینہ کو۔ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا؛ اور اللہ کا حکم اور اُس کا کام ہو کر رہتا ہے۔

ترجمہ:- اے اہلِ کتاب! تم ایمان لاؤ اس (کتاب) پر جس کو ہم نے اُتارا (قرآن پر) جو دوسری آسمانی کتابوں کی جو تمہارے پاس ہیں تصدیق کرتا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں۔ اور ان کو تمہاری پشتوں کی طرف پھیر دیں، اور ان پر لعنت برسا دیں جس طرح کہ ہم نے ہفتہ منانے والوں کو لعنت کی تھی۔ اور اللہ کا حکم تو ہو کر رہتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝۴۸

اَنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ ؛ بے شک اللہ مغفرت نہ کرے گا ، معاف نہ کرے گا ، نہ بخشے گا ۔ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ ؛ کہ اس سے شرک کیا جائے ۔ دوسرے گناہ جرم ہیں اور شرک بغاوت ہے ۔

شرک کیا ہے

شرک ہے کیا ؟ اللہ کی ذات اور اُس کی صفت میں کسی کو شریک کرنا ۔ خدا کا وجود بالذات اور اُس کے صفات بھی بالذات ہیں ۔ ایک صفت بھی کسی بندے میں بالذات مانیں تو شرک ہوجائے گا ۔ بالعرض طور سے خدائے تعالیٰ کی بہت سی صفتیں انسان میں ہیں ۔ وہ سمیع و بصیر ہے ۔ ہم بھی سنتے دیکھتے ہیں ۔ خدا حی ہے ۔ ہم بھی زندہ ہیں ۔ خدا قدیر اور مُرید ہے اللہ نے ہم کو بھی کچھ قدرت دے رکھی ہے اور ارادہ عطا کیا ہے ۔ اس طرح بالعرض طور سے ، خدا کی عطا ہے اس کے پرتو صفات سے ، خدا کے صفات کا ہم میں سے بھی ظہور ہوتا ہے ۔ تمام مخلوقات میں انسان مظہرِ اتم ہے ۔ اس سے ضرور اسماء الٰہی کے آثار ظاہر ہوں گے ۔ ایسا ماننا ایسا کہنا ہرگز شرک نہیں ہے ۔ ایک معمولی چیز بھی بندے میں بالذات مانیں تو بے شک شرک ہے ، اور بڑی سے بڑی صفت بھی بندے میں بالعرض مانیں تو ہرگز شرک نہیں ۔ خلق ، عطائے اولاد ۔ احیاء یہ بڑی صفتیں ہیں ، بالعرض حیثیت سے ان کا استعمال بندوں کے لئے ہوا ہے ۔ جیسا کہ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ ؛ جب کہ تم بناتے ہو مٹی وکیچڑ سے ۔ تَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؛ تمام بنانے والوں میں اللہ بہترین بنانے والا ، پیدا کرنے والا بابرکت ہے ۔ وَاِذْ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؛ جب تم مُردے زندہ کرتے ہو ۔ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ حکم خدا سے ۔ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ؛ جبرئیلؑ کہتے ہیں ۔ میں تمہارے یہاں اس لئے آیا ہوں کہ تم کو پاک صاف بیٹا دوں ۔ غرض کہ شرک میں نسبت اِلی اللہ نہیں رہتی ۔ وہ کمالِ غفلت ہے ۔ اس سے بچنا اور بے شک بچنا چاہیئے ۔

بالعرض سمجھ کر ، نسبتِ حقیقی کو پیشِ نظر رکھ کر ، مجاز کے طور پر اگر کوئی بات کہی جائے تو ہرگز شرک نہیں ۔ جو بے سمجھی سے مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں وہ خود شرک کے ناپاک پانی میں غوطے کھاتے ہیں ۔ کیونکہ شرک کا حکم لگانا خدا کا کام تھا ۔ خدا کا کام یہ خود کرنا چاہتے ہیں ۔ لہذا یقیناً یہ خود شرک کر رہے ہیں ۔ ظالمو ! مسلمانوں کو مشرک نہ سمجھو ، کافر نہ کہو ۔ اور مسلمانوں کے لئے گڑھا کھود کر خود نہ گرو ۔ حدیث میں آیا ہے کہ کوئی کسی کو مشرک کہنے والا ، ناحق ناروا دوسروں کو مشرک سمجھنے والا خود مشرک ہوجاتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ شرک کے سوا سب کچھ بخشتا ہے

وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ ؛ اور بخش دیتا ہے جو اس کے سواء ہے ، اس سے کم ہے ۔ لِمَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہے ، خدا ارحم الراحمین ہے ۔ غفور رحیم ہے ۔ اس کا کون ہاتھ پکڑ سکتا ہے ؟ کون اس کو بخشنے سے روک سکتا ہے ۔ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ ؛ اور جو کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے ، اللہ سے شرک کرے ۔ اللہ کے صفات کسی اور میں مانے ۔ فَقَدِ افْتَرٰى ؛ تو اس نے بڑی افترا پردازی کی ، بہت بڑا جھوٹ کہا ، اس نے طوفان باندھا ۔ اِثْمًا عَظِيْمًا ؛ بڑے گناہ کو ۔ خدا کا کوئی شریک نہیں ، کوئی کسی کو خدا کا شریک سمجھے تو اِس سے بڑا گناہ کیا ہوگا ؟ اس سے بڑا طوفان کیا ہوگا ؟ بہتان کیا ہوگا ؟

ترجمہ:- بے شک اللہ شرک کو معاف نہیں فرماتا ۔ اِس کے سواء جس بات کو چاہے معاف کرتا ہے اور جو اللہ سے شرک کرے وہ تو ایک بڑا طوفان باندھتا ہے (جھوٹ کہتا ہے)۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾

اَلَمْ تَرَاِلَى الَّذِيْنَ ؛ کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا ؟ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؛ بڑے خاندان سے نسبت رکھنے کی وجہ سے اپنے آپ کو پاک اور مقدّس سمجھتے ہیں ۔ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؛ بلکہ اللہ جس کو چاہا مقدّس سمجھتا ہے ، پاک صاف سمجھتا ہے ۔ مقدّس بنا دیتا ہے ۔

بندہ کو ہمیشہ سر افگندہ رہنا چاہیئے ۔ تمہارے بزرگ تو اچھے تھے ، تم اپنی بولو ''پدرم سلطان بود'' کہنا کیا کام آتا ہے ۔ تمہارے باپ شاہی محل میں رہتے تھے ، مگر تم تو زمین مذلّت پر پڑے ہو ۔ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ؛ اور اُن پر فتیل کے برابر بھی ، ایک بٹے ہوئے تاگے کے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا ۔

ترجمہ:- کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے تقدس کے ڈینگ مارتے ہیں (پاکیزگی اور بے گناہی کی شیخی کرتے ہیں ۔ صحیح علم صرف اللہ کو ہے) ۔ بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے مقدّس سمجھتا ہے (یا مقدّس بنا دیتا ہے) ۔ اور اُن پر ذرا بھی ظلم نہ کیا جائے گا ۔ (بٹے ہوئے تاگے کے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا) ۔

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ ع ۷

اُنْظُرْ ؛ دیکھو ۔ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ ؛ کیسی افتراپردازی کرتے ہیں ، کیا بہتان باندھتے ہیں ، کیسے لگتے لگاتے ہیں ۔ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؛ خدا پر جھوٹ کے ۔ وَكَفٰى بِهٖ ؛ اور وہ کافی ہے ۔ اور بس ہے ۔ اِثْمًا مُّبِيْنًا ؛ صریح گناہ ہونے کو ۔

ترجمہ:- دیکھنا ! یہ لوگ خدا پر کیسا جھوٹ باندھتے ہیں ، ایسا صریح گناہ ہونے کو بالکل کافی ہے (بس ہے) ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ
وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ؟ کیا تم نے نظر نہیں کی ؟ اِلَى الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کی طرف جو ۔ اُوْتُوْا ؛ دیئے گئے ہیں نَصِيْبًا ؛ حصہ ۔ مِنَ الْكِتٰبِ ؛ کتاب سے یعنی وہ اہلِ کتاب ہیں بعض آسمانی کتابوں کے ماننے والے ہیں ۔ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ ؛ بُت اور شیطان پر یقین بھی رکھتے ہیں ۔ ان پر ایمان بھی لاتے ہیں ۔ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں کی نسبت کہتے ہیں ۔ هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى ؛ یہ لوگ زیادہ راستے پر ہیں ، زیادہ ہدایت پر ہیں ۔ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں سے ۔ ان لوگوں سے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ سَبِيْلًا ؛ راستے کے لحاظ سے ۔ اَهْدٰى سَبِيْلًا ؛ زیادہ راہ یافتہ ہیں ،

یہی سیدھے راستے پر ہیں ۔ عداوت کی انتہا ہوگئی کہ کافروں کو اور بُت پرستوں کو مسلمانوں پر ترجیح دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تم نے اُنھیں نہیں دیکھا ، جن کو کتاب اللہ سے کچھ حصّہ دیا گیا ہے ۔ (اور وہ خود اپنے آپ کو اہلِ کتاب سمجھتے ہیں ، کیا کرتے ہیں ؟) بُت اور بڑے ہی سرکش (یعنی شیطان) پر یقین رکھتے ہیں اور کافروں کی نسبت کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے یہ زیادہ سیدھے راستے پر ہیں ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝۵۲

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہی لوگ ہیں ۔ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ ؛ کہ خدا نے اُن پر لعنت کردی ۔ ان پر خدا کی پھٹکار ہے ۔ وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰہُ ، اور جس پر خدا لعنت کردے ۔ جس پر خدا کی پھٹکار ہو ۔ فَلَنْ تَجِدَلَہٗ ؛ تو تم اُس کے لئے نہ پاؤ گے ۔ نَصِیْرًا ؛ یار و مددگار ، فتح و نصرت دینے والا ۔

ترجمہ :- یہی لوگ تو ہیں جن پر خدا نے لعنت کردی ہے ، اور جس پر خدا لعنت کردے تو تم اس کے لئے کسی کو مددگار نہ پاؤ گے ۔

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝۵۳

اَمْ لَھُمْ نَصِیْبٌ ؛ کیا اُن کے لئے کچھ حصّہ ہے ۔ مِنَ الْمُلْکِ ؛ ملک اور بادشاہی سے ۔ فَاِذًا ؛ جب تو ۔ لَا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ ؛ لوگوں کو نہ دیں گے ۔ نَقِیْرًا ۔ نَقِیْر ؛ کھجور کی گٹھلی میں کا گڑھا ۔ نَقر ۔ کھودنا ۔ مِنْقَار ؛ چونچ ۔ نَقِیْر و قطمیر ؛ بالکل معمولی چیز ۔ رائی برابر ۔ تل برابر ۔ بہت ہی کم ۔

ترجمہ :- کیا اُنھیں بادشاہی سے کچھ حصّہ ملا ہے ؟ تب تو یہ لوگوں کو کچھ بھی نہ دیں گے ۔

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰھُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝۵۴

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ؛ کیا یہ لوگوں پر حسد کرتے ہیں ۔ رشک کرتے ہیں ، جلے مرتے ہیں ۔ عَلٰی مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ ؛ اس پر کہ اللہ نے اُنھیں سرفراز کیا ہے ، دیا ہے ، عطا فرمایا ہے ۔ مِنْ فَضْلِہٖ ؛ اپنے فضل و کرم سے ۔

حسد کا نتیجہ کیا ہوتا ہے ؟ محسود کا تو کچھ نہیں بگڑتا ۔ خود حاسد ہے کہ جلے مرتا ہے ۔ محسود کا نقصان ہو یا نہ ہو ۔ حاسد بدنصیب ہے کہ خود عذاب اُٹھا رہا ہے ۔

فَقَدْ اٰتَیْنَا ؛ لہٰذا ہم نے دیا ہے ۔ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ ؛ ابراہیمؑ کے متبعین کو ۔ ابراہیمؑ کے خاندان کو ۔ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ کتاب اور حکمت ۔ وَاٰتَیْنٰھُمْ ؛ اور ہم نے اُن کو دیا ۔ مُلْکًا عَظِیْمًا ؛ بڑا ملک ، بڑی حکومت ، بڑی سلطنت ۔

ترجمہ:- کیا یہ لوگوں پر حسد کرتے ہیں؟ ان (نعمتوں) پر کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے عطا کیا ہے ہم نے آلِ ابراہیم کو کتاب و حکمت سے سرفراز کیا اور اُن کو بہت بڑا ملک عطا کیا۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝۵۵

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ ؛ یہ سب اہلِ کتاب برابر نہیں ہیں۔ اِن میں سے بعض تو ایسے ہیں جو کتاب اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؛ اور ان میں سے بعض کتاب اللہ پر ایمان لانے سے رُک گئے ہیں۔ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ؛ اور جہنم کافی ہے اُن کے جلانے کو۔ اُن کے لئے آتشِ جہنم بس ہے۔

ترجمہ:- ان میں سے کچھ تو کتاب اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ ایسوں کے لئے آتشِ جہنم کافی وافی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۵۶ ع

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا، انکار کیا، حق پوشی کی۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری نشانیوں سے، ہماری آیتوں سے۔ سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؛ ہم اُن کو عنقریب آتشِ دوزخ میں ڈال دیں گے۔ كُلَّمَا نَضِجَتْ ؛ جب پک جائے گی، جب جل چکے گی۔ جُلُوْدُهُمْ ؛ اُن کی جلد، اُن کی چمڑی، اُن کا پوست۔ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا ؛ تو ہم بدل دیں گے چمڑی کو۔ غَيْرَهَا ؛ ان چمڑوں کا غیر یعنی ایک پوست جل جائے گا تو ہم دوسرا تازہ پوست دیں گے۔ لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؛ تاکہ عذاب کا مزہ چکھیں۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے۔ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ؛ عزت والا، حکمت والا۔

ترجمہ:- بے شک جو لوگ ہماری آیتوں کو نہیں مانتے عنقریب ہم ان کو آتشِ جہنم میں ڈال دیں گے، جب ان کا پوست جل جائے گا تو ہم اُس کو دوسرے پوست سے بدل دیں گے، تاکہ عذاب کا خوب مزہ چکھیں۔ بے شک اللہ عزیز ہے، حکیم ہے۔ (اُس کی عزت کا تقاضا ہے کہ منکرین کو عذاب کرے۔ اُس کی حکمت کا اِقتضا ہے کہ تازہ بہ تازہ نو بہ نو عذاب ہو۔)

صاحبو! عذاب و تکلیف کیوں ہوتی ہے؟ جہل کی وجہ سے، ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے، حقیقت نہ کھلنے کی وجہ سے۔ دنیا میں تمام عمر میں علمِ صحیح نہ ملا۔ ایمان نہ آیا۔ دنیا تو مزرعۃ الآخرۃ ہے۔ جو یہاں اندھا وہ وہاں بھی اندھا۔ چراغِ ہدایت تو عمر بھر نصیب نہ ہوا، آخرت میں روشنی کی کیا صورت؟ تمام زندگی بھر بغاوت کا نتیجہ عذابِ دائمی ہوگا۔

بعض لوگ کہتے ہیں زمانہ عظیم کے بعد عذاب نعمت سے بدل جائے گا۔ خدا کا حُبِّ ذاتی غالب آجائے گا، شجرۃ الجرجیر

اُگے گا ، رحمتِ رحمٰن غضب کو پامال کردے گی ۔ بعض لوگ شفاعت نبی ﷺ سے بخشے جائیں گے ۔ ہاں جو لوگ شفاعت کے قائل نہیں البتہ اُن کو شفاعت سے کچھ حصہ نہ ملے گا ۔ خدائے تعالیٰ اپنے دستِ قدرت سے تین پَسُو لوگوں کو دوزخ سے نکالے گا ۔ بہر حال ایک لحہ کے لئے بھی دوزخ میں پڑنے سے اللہ ہم کو بچائے ۔ آمین ۔

اللہ ایسا نورِ ایمان عطا کرے کہ دوزخ پکار اُٹھے ۔ جُزْ یَامُؤْمِنْ ؛ اے مومن چلاجا ۔ گذرجا ۔ نکل جا ۔ فَاِنَّ نُوْرَکَ یُطْفِئُنِی ؛ تیرا نور مجھے بجھائے ڈالتا ہے ۔

دوزخ میں کھیلے ہے دھمال ÷ تو اُس کے فقیر کو جانا کیا؟

اللہ اپنا فقیر بنائے ۔ آمین ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝۵۷

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو لوگ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کیے ۔ اعمالِ صالحہ کیے ۔ سَنُدْخِلُهُمْ ؛ تو بہت جلد ہم اُن کو داخل کردیں گے ۔ جَنّٰتٍ ؛ جنتوں میں ، باغوں میں ۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؛ اور وہ ہمیشہ جنتوں میں رہیں گے ۔ اَبَدَ ۔ یَابَدُ ۔ اَبَدًا ؛ وحشی ہونا ۔ بھاگنا ۔ اَوَابِدُ ؛ وحشی جانور ۔ اَبَدْ ۔ وہ مستقبل کا زمانہ جس کی کہیں انتہا نہ ہو ۔ لَهُمْ فِیْهَا ؛ ان کے لئے ان جنتوں میں ہیں ۔ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ؛ پاک بیویاں ۔ اُن کے اخلاق اچھے ، ظاہری گندگی سے بھی پاک ۔ صاف ستھرے ۔ وَنُدْخِلُهُمْ ؛ اور ہم ان کو داخل کردیں گے ۔ ظِلًّا ظَلِیْلًا ؛ گھنے سایہ میں ۔ پروردگار کے زیرِ سایہ ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کیے ۔ ہم ان کو ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ابدالآباد تک رہیں گے ۔ اُن کی ایسی بیویاں ہیں جو پاک صاف اور صاف ستھری ہیں ، ہم اُن کو گھنے سایہ میں داخل کریں گے ۔

اس سے پہلے یہودیوں کی خیانت اور اُن کی ناانصافیاں بیان کی گئیں ، اب اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ تم ایسا نہ کرو ، فرماتا ہے :

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ۝۵۸

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ ؛ بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے ، تم کو امر کرتا ہے ۔ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ ؛ کہ امانتوں کو ادا کرو ۔ اِلٰٓی اَهْلِهَا ؛ اُن کو جن کی ہیں ۔ یعنی جن کی امانت ہے اُن کو پہنچادو ۔ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ ؛ اور جب لوگوں کو حکم کرو ۔

کوئی فیصلہ کرو ۔ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؛ تو عدل و انصاف کا حکم دو ۔ عدالت کے مطابق فیصلے کیا کرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؛ بے شک تم کو کیا اچھا وعظ کرتا ہے ۔ کیا بہتر نصیحت فرماتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ؛ بے شک اللہ سب چیزوں کو دیکھتا اور سنتا ہے ، وہ سمیع اور بصیر ہے ۔ نہ کوئی آواز اُس سے چھپی ہے نہ کوئی صورت ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ جس کی امانت اُس کو واپس کردو ۔ اور لوگوں میں فیصلے کرو تو عدل و انصاف سے فیصلے کرو ۔ دیکھو اللہ تم کو کیا اچھی نصیحت کر رہا ہے ۔ بے شک اللہ سمیع و بصیر ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ ع ۸ ۵

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ۔ اے مؤمنو! اے ایمان دارو! اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ؛ اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو ۔ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ؛ اور حاکموں کی بھی اطاعت کرو ۔ ان لوگوں کی بھی اطاعت کرو جو صاحبِ امر ہیں ، صاحبِ حکومت ہیں ۔

اُولِي الْاَمْر کون ہیں؟ ماں باپ ، بچوں کے لئے ، میاں ، بیوی کے لئے ، بادشاہ ، رعایا کے لئے ، اُستاد ، شاگرد کے لئے ، آقا ، غلام کے لئے ، عہدیدار ، ماتحتوں کے لئے ۔ مگر دیکھو! خدا و رسول کی اطاعت ، حاکموں کی اطاعت سے مقدم ہے ، خدا اور رسول کے فرمان کے مقابل کسی کا حکم ہو ، ناقابلِ عمل ہے ۔ دوسروں کی حکومت تاحیات ہے ، خدا اور رسول کی اطاعت ابدالآباد تک ہے ۔ لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ؛ خدا کے خلاف حکم ، کسی کا حکم ماننے کے قابل نہیں ، جو خدا کے خلاف حکم دیتا ہے ، ایک جگہ اُس کے لئے ظالم ، ایک جگہ فاسق اور ایک جگہ کافر کا لفظ آیا ہے ۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ ؛ پھر اگر تم نے نزاع اور اختلاف کیا کسی چیز میں ، یعنی کوئی بات صاف نہیں ، حق بات واضح نہیں ۔ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ؛ تو اس میں خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو ۔ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اگر تم کو اللہ کا اور روزِ جزا کا ایمان ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر ۔ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؛ تو یہ تمہارے لئے خیر ہے ۔ اچھی بات ہے ۔ وَاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ؛ اور اس کا انجام اچھا ہے ۔ اس کا مآل اَحسن ہے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو ، اور رسول اور اپنے حاکموں کی بھی اطاعت کرو ۔ اگر کسی مسئلہ میں کشمکش ہوجائے (نزاع ہوجائے) تو اگر تم ایماندار ہو ، اور اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس مسئلہ میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو ۔ یہ بہتر ہے اور اس کا مآل اچھا ہے ۔ (انجام نیک ہے) ۔

صاحبو! موجودہ زمانہ میں کیا ہورہا ہے؟ قرآن و حدیث کو پسِ پشت ڈال دیا۔ نہ ماں باپ کی اطاعت ہے نہ دوسرے بزرگوں کی فرماں برداری۔ سرکاری قانون کے سامنے قرآن و حدیث کی تمہارے پاس کچھ وقعت نہیں۔ تم حقیقۃً خدا و رسول کے سوا دوسروں کی پوجا کرتے ہو۔

خدا کو تمہاری غرض کیا پڑی ہے ÷ جو تم کو خدا ہی سے بیزاریاں ہیں (حسرت صدیقی)

کل معلوم ہوجائے گا کہ خدا کی نافرمانی کا انجام کیا ہوتا ہے، چار دن کی زندگی اور غیرِ خدا کی بندگی، توبہ کرو مرنا ہے، دوزخ میں جلنا ہے۔ جب تک سانس ہے۔ تب تک آس ہے۔ اب بھی کچھ نہیں گیا۔ خدا اور رسول کی اطاعت کرلو، ورنہ پچتاؤ گے۔ اوراس وقت پچتانا کچھ کام نہ آئے گا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاَعْوَانِهٖ وَاَنْصَارِهٖ۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ؛ اَللّٰهُ اَكْبَرُ؛

آج کل ایک عجیب ہڑبونگ مچی ہوئی ہے، جس کو دیکھو اجتہاد کا دعویٰ اور چار سطر عربی کے پڑھ نہیں سکتے، قرآن و حدیث کوسوں دور ہے۔ نہ لُغت، نہ نحو، نہ صَرف، اُصولِ فقہ اور اسرارِ دین سے مَس تک نہیں۔ اور ہر ایک ہے کہ بل کھا رہا ہے کہ میں مجتہد ہوں، قرآن اور حدیث کے تو ہوگئے مجتہد۔ اور جب قانون کا مسئلہ سامنے آجاتا ہے تو وکیل صاحب کے پاس دوڑے جاتے ہیں کہ آپ عدالت میں جاکر بحث کریں، اُردو کا قانون سمجھنے کا تو حوصلہ نہیں اور آپ ہیں کہ قرآن و حدیث سے مسائل استنباط کرنے لگے۔ تقلید کے نام سے بیزار ہیں اور تقلید میں گرفتار ہیں۔ خود ہیں کہ تقلید کئے جارہے ہیں۔ سمجھ ہوتی تو معلوم ہوتا کہ امام اعظمؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام مالکؒ۔ امام احمد ابن حنبلؒ کی تقلید تو چھوڑ دی۔ مگر، اختیار کی تو، کس کی تقلید؟ محمد بن علی شوکانی کی۔ ابن قیم ابن حزم کی۔ بعض تو نواب صدیق حسن خان کی تقلید کرتے ہیں۔ ایک صاحب تقلید کی سخت برائی کررہے تھے، اتنے میں میں بھی پہنچ گیا۔ صاحبِ مذکور نے میری طرف توجہ کی۔ پوچھا، کیا ہر شخص پر تقلید حرام ہے؟ یہ سن کر بڑے خوش ہوئے۔ میں نے اُن سے کہا، میں ایک طالب علم آدمی ہوں، اور میرا تمام زمانہ طلبِ علم میں گزرتا ہے۔ کیا آپ کے خیال میں کوئی ایسا شخص ہے کہ میں اُس کی تقلید کروں۔ مگر نہیں جناب! میں ٹھونک بجا کر دیکھوں گا، ہر علم میں پوچھوں گا۔ کیا آپ کے خیال میں کوئی صاحب ایسے ہیں؟ امتحان کا جو نام سنا حواس درست ہوگئے۔ سارا ڈینگ مچانا بھول گئے۔ ان کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی، نواب صدیق حسن خاں کی، اُس کا نام تھا ''فتح المغیث فی فقہ الحدیث''۔ میں نے کہا، جناب! ذرا میں بھی دیکھوں، یہ کتاب ہے یا؟ اُنھوں نے کتاب مجھے دے دی اِس میں مـالابُـد اور ''کشف الـحاجة'' کی طرح نرے مسائل ہیں۔ نہ قرآن کی کوئی آیت ہے نہ کوئی حدیث، صاحبِ مذکور نے کہا۔ جناب اس کتاب میں جتنے مسائل ہیں، قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں۔ اس میں کسی کی تقلید نہیں کی گئی ہے۔ میں نے کہا، جناب اس میں تو نہ قرآن کی کوئی آیت ہے نہ حدیث۔ آپ سے کس نے کہا کہ یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے؟ جناب! یہ نواب صدیق حسن خاں کی کتاب ہے اُنھوں نے جو کچھ لکھا ہے، قرآن و حدیث سے لکھا ہے، آپ کس کے اعتبار پر ان مسائل کے قرآن و حدیث سے ماخوذ ہونے کا ادّعا کررہے ہیں؟ میں نے تو کہہ دیا، کہ صدیق حسن خاں سے، یہ نواب صدیق حسن خاں کی کتاب ہے۔ اور قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ کیا آپ صدیق حسن خاں پر اعتبار اور اعتماد کرکے ایسا کہتے ہیں۔ ہاں جناب! نواب صاحب بڑے عالم اور دیندار تھے۔ اچھا جناب! کسی پر اعتماد کرکے اُن کی اطاعت کا قلادہ گلے میں ڈال لینا تقلید نہیں؟

آپ نے امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے تقلید کا ہار تو گلے سے اُتار دیا، مگر غور سے دیکھیئے کہ آپ کے گلے میں تو نواب صاحب کی تقلید کا پٹا پڑ گیا ہے۔

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ معلوم نہیں تو کسی عالم سے پوچھو، یہ خدائی حکم ہے۔

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؛ اگر مشکل مسئلہ کو رسول کی طرف اور اولی الامر کی طرف رجوع کرتے تو جن لوگوں میں استنباطِ مسائل کی قابلیت ہے، استنباط کرتے، حکم کو سمجھتے، خود کو آتا کچھ نہیں، بڑوں کی تقلید سے بھاگتے ہیں، اور چھوٹوں کی تقلید میں پھنسے جا رہے ہیں۔

مجتہد کے بھی درجات ہوتے ہیں۔ ہر ایک حسبِ طاقت کام کرتا ہے۔ جس کو اللہ نے صحیح علم دیا ہے وہ اپنی کمزوریوں اور استنباط کی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہیں، وہ آزادی سے اولی الامر کی اطاعت کو پسند کرتے ہیں۔

آج کل علم کی چنداں ضرورت نہیں، ضرورت ہے تطویل تمام کی یعنی بسیار گوئی کی تجہیل کرام یعنی بزرگوں کو جاہل سمجھنا، اِعجاب تمام یعنی اپنی نادانی پر اکڑنا۔ اِغزائے عوام یعنی جاہلوں کو اُلو بنانا، ان کو گمراہ کرنا، ان سے داد لینا۔ مگر ضرورت ہے تھوڑی بے حیائی، تھوڑی جرأت، تھوڑے استقلال کی۔ ایک بات کہہ جانا چاہیئے۔ دو چار احمق ہاں میں ہاں ملانے پر تیار ہو ہی جائیں گے۔

تقلید اور بدعت کی تھوڑی بحث سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں آ گئی ہے۔ اللہ نے چاہا تو ان مسائل پر مستقل کتابیں لکھی جائیں گی۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۶۰

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا؟ تم کو کچھ معلوم ہے؟ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ ؛ ان لوگوں کا حال جو زعم کرتے ہیں۔ دعویٰ کرتے ہیں۔ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ؛ کہ وہ ایمان لا چکے ہیں، وہ یقین رکھتے ہیں۔ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ؛ ان احکام کا جو تم پر اُتارے گئے ہیں اور ان احکام پر جو تم سے پہلے اُتارے گئے ہیں۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا ؛ اور پھر حَکَم بنانا چاہتے ہیں۔ حَکَم بناتے ہیں۔ رجوع کرتے ہیں۔ اِلَى الطَّاغُوْتِ ؛ طغیان کرنے والے، جہالت کے طغیان میں ڈوبے ہوئے کی طرف۔ شیطان کی طرف۔ شیطان کے مریدوں کی طرف، اور اُس کے شاگردوں کی طرف۔ دعویٰ تو یہ تھا کہ ہم احکامِ الٰہی کو مانتے ہیں۔ اور رجوع کرتے ہیں۔ کس کی طرف؟ شیطان کی طرف۔ طغیان زدہ کی طرف۔ وَقَدْ اُمِرُوْٓا ؛ اور حالانکہ ان کو حکم کیا گیا ہے، وہ مامور ہیں۔ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؛ کہ اس سے انکار کریں۔ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ ؛ اور شیطان اِرادہ کرتا ہے، چاہتا ہے۔ اَنْ يُّضِلَّھُمْ ؛ کہ ان کو گمراہ کر دے۔ بہکا دے۔ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ؛ بہت ہی گمراہی۔

شیطان تو چاہتا ہے کہ ان کو خوب گمراہ کردے ۔ مقصد سے دُور کردے ۔

ترجمہ :- کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا ، جو (دعویٰ تو کرتے ہیں) زعم تو کرتے ہیں کہ جو کچھ تم پر نازل ہوا اورتم سے پہلے نازل ہوا ، سب پر ایمان رکھتے ہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا حاکم بنائیں اور اس سے فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس کی ایک بات نہ مانیں (بالکل انکار کریں) اور شیطان تو چاہتا ہے کہ ان کو خوب گمراہ کرے ۔ (مقصد سے دور کرے) ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝۶۱

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ ؛ اور جب ان سے کہا جاتا ہے ۔ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ آؤ اور رجوع کرو ان احکام کی طرف ، جو اللہ نے اُتارے ہیں ۔ وَاِلَى الرَّسُوْلِ ؛ اور پیغمبر کی طرف رجوع کرو ۔ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ ؛ تم منافقوں کو دیکھو گے ۔ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ؛ تم سے بالکل روگرداں ہوجاتے ہیں ۔ تمہارے احکام ماننے کے لئے تیار نہیں ۔

ترجمہ :- اور جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ ان احکام کی طرف جن کو خدا نے اُتارا ہے ۔ اور پیغمبر کی طرف رجوع کرو تو تم منافقوں کو دیکھو گے کہ تم سے بالکل اعراض کریں گے ۔ (تم سے روگرداں ہوجائیں گے تمہاری ایک نہ سنیں گے) ۔

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝۶۲

فَكَيْفَ ؛ پھر کیا ہوا ؟ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ؛ جب اُن کو کوئی مصیبت اور آفت پہنچ جائے ۔ وہ کیوں ؟ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؛ اُن شرارتوں کی وجہ سے ، جن کو اپنے ہاتھوں پہلے سے بھیجا ہے ۔ ثُمَّ جَآءُوْكَ ؛ پھر تمہارے پاس آتے ہیں ۔ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ ؛ اللہ کا حلف اُٹھاتے ہیں ۔ قسم کھاتے ہیں ۔ اِنْ اَرَدْنَآ ؛ کہ ہم نے ارادہ نہیں کیا ۔ اِنْ بمعنی لا وما کے ہے ۔ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ؛ مگر اصلاح کا ۔ اور آپس میں موافقت پیدا کرنے کا ، ہم تو بھلائی اور ملاپ چاہتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر اُن کا کیا حال ہوتا ہے جب اُن کی بداعمالی اور کرتوت کی وجہ سے مصیبت اور آفت آجاتی ہے تو تمہارے پاس آتے ہیں ۔ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم تو بھلائی اور ملاپ چاہتے ہیں (اصلاحِ کار اور اتفاق چاہتے ہیں) ۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِيٓ أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿۶۳﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہ لوگ وہ ہیں ۔ یَعْلَمُ اللّٰہُ مَا فِی قُلُوْبِھِمْ ؛ ان کے دلوں کی باتوں کا اللہ کو خوب علم ہے ۔ فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ ؛ پھر ان سے اعراض کرو ۔ انجان ہوجاؤ ۔ درگذر کرو ۔ وَعِظْھُمْ ؛ اور ان کو پند و نصیحت کرو ، وعظ کرو ۔ وَقُلْ لَّھُمْ ؛ اور ان سے کہو ۔ فِی اَنْفُسِھِمْ ؛ اُن کے حق میں ، اُن کے متعلق ۔ قَوْلًا بَلِیْغًا ؛ مؤثر بات ۔ دل میں گھس جانے والی بات ۔ بلیغ بات ۔

ترجمہ :- یہ لوگ وہ ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے ، تاہم اُن سے اعراض کرو (درگذر کرو) اور اُن کو نصیحت کرو ۔ اور اُن کے متعلق مؤثر باتیں کرو ۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿۶۴﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا ۔ مِنْ رَّسُوْلٍ ؛ کوئی رسول ۔ اِلَّا لِیُطَاعَ ؛ مگر یہ کہ اس کی اطاعت کی جائے ، اس کا حکم مانا جائے ، اس کی فرماں برداری کی جائے ۔ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؛ بحکم خدا ۔ یعنی پیغمبر اسی واسطے آتا ہے کہ بحکم خدا اس کی اطاعت کی جائے ۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ ؛ اور اگر وہ لوگ ۔ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ؛ جب کہ اُنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے ۔ اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا ہے ۔ جَآءُوْکَ ؛ تمہارے پاس آتے ۔ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ ؛ پھر اللہ سے مغفرت چاہتے ، مافی مانگتے ۔ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ ؛ اور پیغمبر بھی ان کے لئے مغفرت کی دُعا مانگتے ۔ جب رسولِ خدا ﷺ نے دنیا سے پردہ کیا ہے تو اُن کے قائم مقام ، ان کے جانشین کو مغفرت طلب کرنا چاہیئے ۔ اگر کوئی آنحضرت ﷺ کو دیکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ وہ خود آپ سے دُعائے مغفرت چاہے ۔

لَوَجَدُوا اللّٰہَ ؛ تو اللہ کو پاتے ۔ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ؛ توبہ قبول کرنے والا ، رحم فرمانے والا ۔ مغفرت کے ساتھ پھرنے والا محبت کے ساتھ جھکنے والا ۔

ترجمہ :- ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر یہ کہ بحکمِ خدا اُس کی اطاعت کی جائے ۔ اگر اُنھوں نے اپنا برا آپ کِیا تھا (اپنی تباہی و بربادی کردی تھی) تو تمہارے پاس آتے ، اللہ سے مغفرت طلب کرتے اور رسول بھی اُن کے لئے مغفرت طلب کرتے تو اللہ کو تواب و رحیم پاتے ۔

صاحبو ! آج کل بزرگوں سے اعراض و روگردانی کی ہوا چل رہی ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ۔ مرشد کی ضرورت

کیا ہے؟ اللہ بس ہے ۔ اسی سے مغفرت مانگو ۔ کوئی ذرا اس آیت پر غور کرے اور وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ کو سمجھے کہ پیغمبر کے بھی دُعائے مغفرت دینے کی کیا ضرورت تھی؟ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ تو تھا ہی ۔ یہ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ کیوں؟ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے بھی یعقوب علیہ السلام سے دُعائے مغفرت چاہی تھی ۔ یہ سب کیوں؟ یہ توسل ہے، یہ استمداد ہے، یہ امر وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کا امتثال ہے ۔ اوّل اللہ تعالےٰ کے دربار میں جانے کے قابل منہ تو بناؤ پھر اُس دربارِ پُر انوار تک جانے کی جرأت کرنا ۔

محبوبِ خدا سے پھیر کے منہ اللہ کو شکل دکھانا کیا

دراصل ان لوگوں کے دلوں میں نہ پیغمبر کی عظمت ہے نہ اُن کی محبت ۔ جس کا نتیجہ ''ازیں سو رانده دازاں سو درمانده''۔
یہ لوگ شفاعتِ نبوت سے محروم اور رحمتِ ربوبیت سے مَردُود ۔ ذٰلِکَ هُوَالْخُسْرانُ الْمُبِيْنُ ۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۶۵

فَلَا ؛ پھرنہیں ۔ یہ لا آئندہ آنے والے لا کی تاکید ہے ۔ وَرَبِّکَ ؛ اور تمہارے پروردگار کی قسم ۔ اللہ تعالیٰ، اپنے حبیب کے رَب کی قسم کھاتا ہے ۔

قسم اصل میں ایک قِسم کی شہادت ہے ۔ اُردو کا شاعر تک کہتا ہے ع

خدا شاہد، خدا شاہد، یہ کیوں کہتے ہو وعدوں پر

گویا حضرتؐ کے حال پر اور اُن کی عظمت پر غور وفکر کرنے سے معلوم ہوگا کہ بغیر حضرتؐ کے احکام کو قبول کرنے کے کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ یہ ہرگز مؤمن نہ بنیں گے، ان کے دل میں ایمان نہ آئے گا، یہ ایماندار کہلانے کے قابل نہ ہوں گے ۔ حَتّٰى يُحَكِّمُوْکَ ؛ یہاں تک کہ وہ تم کو حاکم نہ بنائیں، حَکم نہ بنائیں، تمہارے حکم کے تابع نہ ہوجائیں تمہارے انصاف وفیصلہ پر اعتماد نہ کریں ۔ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ؛ ان مسائل میں کہ آپس میں جھگڑا پڑ گیا ہو، اُن اختلافات میں کہ شاخ در شاخ ہوں ۔ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا ؛ اور وہ نہ پائیں، اور موجود نہ ہو ۔ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ ان کے دلوں میں ۔ حَرَجًا ؛ تنگی، ناراضی ۔ مِمَّا قَضَيْتَ ؛ اس فیصلہ سے کہ تم نے کیا ۔ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؛ اور تسلیم کرلیں ۔ خوش دلی کے ساتھ، اور دل سے مان لیں ۔

ترجمہ :- نہیں ہرگز نہیں، تمہارے پروردگار کی قسم یہ کبھی مؤمن نہ ہوں گے ۔ (ان کو ایمان سے کوئی تعلق نہ ہوگا) جب تک کہ آپس کے اختلافات میں تم کو حاکم نہ مانیں ۔ اور اس فیصلہ سے ان کے دل میں کسی قسم کی تنگی اور گرانی نہ ہو اور تمہارے احکام کو (ظاہر و باطن میں) بخوشی خاطر (قبول کرلیں) تسلیم کرلیں ۔

صاحبو! ذرا آج کل کے زمانے پر غور کرو۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ مسلمان کو ضروری نہیں کہ اسلام کے تمام احکام مان لے یاد رکھو! حضرتؐ کی ایک بات کو بھی نہ ماننا، حضرت کو نہ ماننا ہے اور اسلامی احکام میں سے ایک کو بھی نہ ماننا اسلام سے انکار کرنا ہے۔ ذرا اس قانون کے زمانہ پر غور کرو۔ یہ کیا دین ہے؟ کیا ایمان ہے؟ کیا پیغمبر کو ماننا ہے؟ کہ ان کے احکام نہ مانیں اور بے سمجھی سے کہیں کہ موجودہ زمانے میں کہیں ان احکام کی پابندی ممکن ہے؟

صاحبو! اسلامی احکام خدا کے احکام ہیں، دائمی احکام ہیں، قیامت تک منسوخ نہ ہونے والے احکام ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے سپید پوستوں کو رفتہ رفتہ اسلام کی ایک ایک بات کی حقانیت ثابت ہورہی ہے۔ تمام لوگ اپنے مذاہب چھوڑ رہے ہیں اور اسلامی اُصول اختیار کرتے چلے جارہے ہیں۔ جو مذہب رکھتے ہیں۔ وہ اپنے مذہب کی اصلاح کرتے جارہے ہیں۔ مگر کس کے اُصول کے مطابق؟ اسلام کے! میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر مسلمان خدا اور رسول کے تابعِ فرمان ہوجائیں اور عملِ صالح اختیار کریں تو ان کی ساری نکبت دُور ہو، اُن کی ذِلّت وخواری کافور ہو۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّھُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝ۙ۶۶

وَلَوْ اَنَّا ؛ اور اگر یہ کہ ہم۔ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ ؛ ہم ان پر فرض کردیتے ہیں، ہم ان پر لکھ دیتے ہیں۔ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؛ کہ تم اپنے آپ کو مار ڈالو، خودکشی کرو۔ اَوِ اخْرُجُوْا ؛ یا نکل جاؤ۔ مِنْ دِيَارِكُمْ ؛ اپنے ملک سے، اپنے وطن سے، اپنے گھربار سے۔ مَا فَعَلُوْهُ ؛ تو وہ اس کو نہ کرتے۔ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؛ مگر ان میں سے چند لوگ۔ یعنی اگر ان کو خودکشی یا جلا وطنی یا ہجرت کا حکم دیتے تو بہت کم لوگ اس پر عمل کرتے۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ فَعَلُوْا ؛ اگر یہ لوگ کرتے۔ امتثالِ امر کرتے، احکام پر عمل کرتے۔ مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؛ یا وعظ ونصیحت پر جو اُن کو کی جاتی ہے، پابندی احکام کا حکم جو اُن کو دیا جاتا ہے۔ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ؛ تو ان کے حق میں بہتر ہوتا۔ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ؛ اور ان کی ثابت قدمی کا باعث ہوتا۔

ترجمہ:- اور اگر ہم ان لوگوں پر خودکشی (یا باہم ایک دوسرے کے قتل کرنے) کا حکم دیتے یا ہجرت و جلا وطنی کا حکم دیتے تو اس پر بہت ہی کم لوگ عمل کرتے۔ اگر یہ لوگ احکامِ الٰہی پر عمل کرتے تو ان کے حق میں بہتر اور ان کی ثابت قدمی کا باعث ہوتا۔

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰھُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ۙ۶۷

وَاِذًا ؛ تب تو، بے شک۔ اس وقت۔ لَاٰتَيْنٰھُمْ ؛ ہم اُن کو دیتے۔ مِنْ لَّدُنَّآ ؛ اپنے پاس سے۔ اَجْرًا عَظِيْمًا ؛ اجرِ عظیم۔ بڑا ثواب۔

ترجمہ:- اور جب (ہمارے احکام پر عمل کرتے) تو ہم بھی ان کو اپنے پاس سے اجرِ عظیم عطا کرتے۔

وَلَهَدَيۡنٰهُمۡ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ﴿۶۸﴾

وَلَهَدَ يۡنٰهُمۡ ؛ اور البتہ ہم ان کو ہدایت کرتے ۔ ان کو دکھا دیتے ۔ ان کو پہنچا دیتے ۔ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ؛ سیدھا راستہ

ترجمہ :- اور البتہ ہم اُنھیں سیدھا راستہ بتا دیتے (راہِ راست کی ہدایت کرتے) ۔

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا ﴿۶۹﴾

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ ؛ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے ۔ فَاُولٰٓئِكَ ؛ تو وہ لوگ ۔ مَعَ الَّذِيۡنَ ؛ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے ، رہیں گے ۔ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ ؛ جن کو خدا نے نعمت سے سرفراز کیا ہے ، اُن پر اپنا فضل و کرم کیا ہے ۔ وہ لوگ کون ہیں ؟ وہ لوگ یہ ہیں ۔ مِنَ النَّبِيّٖنَ ؛ نبیوں سے ۔ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ ؛ اور صدیقین سے ۔ وَالشُّهَدَآءِ ؛ اور شہیدوں سے ۔ وَالصّٰلِحِيۡنَ ؛ اور نیک اور صالحین سے ۔ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا ؛ اور رفیقوں میں یہ لوگ کیا اچھے رفیق ہیں ۔ اُن کی رفاقت کیا عمدہ ہے ۔ رفیق ، ندیم اور جلیس سے مختلف ہے کہ رفیق صرف سفر کا ساتھی ہی نہیں بلکہ راستہ بتلانے میں بھی کام آتا ہے ۔

ترجمہ :- اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ رہیں گے جن پر خدا نے اپنا فضل و کرم کیا اور نعمت (قرب و رضا) سے سرفراز فرمایا ہے ۔ (یعنی) انبیاء ، صدیقین ، شہداء اور صالحین ۔ اور یہ کیا اچھے رفیق ہیں ۔

ع ۹ / ۶

ذٰلِكَ الۡفَضۡلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيۡمًا ﴿۷۰﴾

ذٰلِكَ ؛ یہ ۔ اَلۡفَضۡلُ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کا فضل ہے ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيۡمًا ؛ اور اللہ کافی ہے ، علم رکھنے کے لحاظ سے ، اللہ کا جاننا کافی وافی ہے ۔

ترجمہ :- یہ فضلِ خدا ہے اور اللہ کا جاننا کافی ہے ۔

صاحبو ! اللہ اور رسول کی اطاعت کا کیا ثمرہ ہے ؟ بزرگوں کی معیّت ، کیا یہ معیت قیامت میں نصیب ہوگی ؟ قرآن شریف میں تو مطلق ہے ۔ قرآن کے اطلاق کو باطل کرنے کا کس کو حق ہے ؟ تو پھر پیغمبروں اور دیگر بزرگوں کی معیت کیا دنیا میں بھی نصیب ہوگی ؟ بے شک ہوگی ۔ کیا معراج شریف میں حبیبِ خدا ﷺ کو دوسرے پیغمبروں کی معیت نہیں ملی تھی ؟ کیا آپ نے ان کی امامت نہیں کی تھی ؟ جو ان کے وارثِ حال ہیں ، اُن کی معیت کے بھی وارث ہیں جن پر خدا کا فضل و کرم ہے ۔ اُن کو رسولِ خدا ﷺ اور ان کے شیوخ طریقت کی قربت نصیب ہوتی ہے ، دیدار نصیب ہوتا ہے ، شرفِ تکلم

نصیب ہوتا ہے، مگر دو چیزیں ضروری ہیں (۱) اللہ کا فضل (۲) اللہ و رسول کی اطاعت ۔

اچھا رفیق سفر میں ہوتا ہے یا گھر میں ؟ رفیق طریق ہوتا ہے یعنی راستے میں ، بزرگانِ دین اور شیوخ طریقت اگر ہمارے رفیق ہیں تو آج اس دنیا میں ہمارے ساتھ رہیں گے ۔ ہماری ہر طرح سے خبر گیری کریں گے ۔ ہماری مدد فرمائیں گے بھلا ایسے شخص کو بھی کوئی رفیق کہہ سکتا ہے جو کسی طرح سے کام نہ آئے ، کسی قسم کی مدد نہ دے ۔ بغیر مدد کے رفاقت کیوں کر ہوسکتی ہے ؟ زیادہ براین نیست کہ وہ دنیا سے پردہ کئے ہوئے ہیں تو وہ روحانی طور سے رفاقت دیں گے ۔ کشف کے طور سے رفاقت دیں گے ۔ بہر حال دنیا میں بھی وہ ہمارے ساتھ رہیں گے اور کل آخرت میں بھی ۔ حدیث میں آیا ہے " جو جس کو چاہے اُس کے ساتھ ، تو جس کو چاہے اُس کے ساتھ " ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔

بزرگوں کی معیت ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری بہر صورت واجب ہے ۔ اس میں سب سے اہمیت حکمِ خدا پر جان دینے کے لئے تیار رہنے کی ہے ۔ فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان دارو ! اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو ۔ خُذُوْا حِذْرَكُمْ ؛ اپنی حفاظت کی چیز لے لو ، یعنی ہتھیار سے مسلح ہوجاؤ ، یہ نہیں کہ " لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں " ۔ ہتھیار مردوں کی زینت ، جان کی حفاظت ، اپنی جگہ میں قوت ، اور دشمنوں میں ہیبت ہے ۔ ایک دفعہ کا ہمارا مشاہدہ ہے کہ بعض مسلمان دشمنوں سے لڑنے چلے اور ہاتھ میں ایک لمبا بانس تھا ، جو جابجا سے ٹوٹ کر ، پھوٹ کر ، پھٹ پھٹ کر رہا تھا ۔ یہ بہادری نہیں خودکشی ہے ۔ ہماری جان بہت قیمتی ہے ، اس کی حفاظت ضروری ہے ۔ ہم کو اَعِدُّوْا لَهُمْ کا حکم ہے ۔ یعنی اُن (دشمنوں) کے واسطے تیاری کرو ۔ ہتھیار کی تعریف ہے تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ یعنی جس سے خدا کے ، اور اپنے دشمنوں کو خوف دلاتے ہیں ۔ تلوار ۔ طمنچہ ۔ بندوق ۔ مشین گن ، سب سے تیار رہو ۔ مگر افسوس ! تیاری کس طرح کی جاسکے ؟ جب کہ جہاں کچھ ارادہ کیا گیا منافقوں نے اس کی رپورٹ کردی ۔ علم سیکھو ، رازداری پیدا کرو ، ساز و سامان سے لیس رہو ، پھر کچھ کام ہوسکتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ دشمن اور دوست نما منافقوں کے شر سے بچائے ۔

دشمن کے لئے ہمیشہ تیار رہو

فَانْفِرُوْا ؛ پھر دشمنوں سے لڑنے نکلو ۔ ثُبَاتٍ ؛ جمع ثُبُوْتٌ ؛ اس کی اصل ثُبْوَةٌ ؛ اس کی تصغیر ثُبَيَّةٌ ہے ۔ فَانْفِرُوْا سے حال ہے ۔ ٹکڑی ٹکڑی ۔ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ؛ یا سب مل کر نکلو ۔ جو بات ہو حسبِ موقع ہو ۔ فوج کا افسر جو مناسب حکم دے اس پر عمل کرو ۔ اس انتظار میں نہ بیٹھو کہ بڑی فوج جمع ہوگی تو ہم لڑنے نکلیں گے ۔ ایک عرب کہتا ہے :-

طَارُوْا اِلَيْهِ زُرَافَاتٍ وَّ وُحْدَانًا

یعنی " جماعت ہے کہ دشمنوں کی طرف دوڑ رہی ہے ، اکیلا آدمی ہے تو وہ بھی دشمن کی طرف دوڑ رہا ہے " ۔ بہر حال گھر میں نہ بیٹھنا چاہیے ۔ مَرد گھر میں نہیں بیٹھتا ، گھر کے دروازے بند نہیں کرلیتا ، میدان میں نکلتا ہے ، مارتا ہے ، مرتا ہے ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! اپنے ہتھیار لے لو ، پھر دشمنوں سے لڑنے نکلو ٹکڑیاں بن کر نکلو یا جمع ہوکر نکلو ۔ (بہر حال نکلو اور ضرور نکلو) ۔

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ

اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝۷۲

وَاِنَّ مِنْكُمْ ؛ اور بے شک تم میں بعض ایسے بھی ہیں ۔ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ؛ جو جنگ کے لئے نکلنے میں سُستی کرتے ہیں دیر کرتے ہیں ، بڑے بطیء ہیں ۔ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ ؛ پھر اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچے اور یہ سُستی کرنے والے بچ جائیں تو کیا کہتے ہیں ؟ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ ؛ وہ کہتا ہے اللہ کا مجھ پر کیا فضل ہوا ، اللہ نے مجھ کو نعمتِ حیات سے سرفراز کیا ۔ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ ؛ کہ میں اُن لڑنے والے مسلمانوں کے ساتھ نہ تھا ، میں ان کے ساتھ شریک جنگ نہ تھا ۔ شَهِيْدًا ؛ حاضر ، موجود ۔

ترجمہ :- اور بے شک تم میں بعض ایسے بھی ہیں جو سُستی کرتے ہیں ۔ پھر اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہتے ہیں خدا کا مجھ پر کیا فضل ہوا کہ میں اُن کے ساتھ حاضرِ جنگ نہ تھا ۔ (جان بچی اور لاکھوں پائے ۔ عزت گئی بلا سے ، مذہب گیا بلا سے ، مرنے سے تو بچ گئے ۔)

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ

يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۷۳

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ ؛ اور اگر تم کو پہنچ جائے ۔ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کا فضل ، کامیابی ، فتح مندی ۔ لَيَقُوْلَنَّ ؛ تو وہ ضرور کہہ اُٹھے گا ۔ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ ؛ گویا کہ تھی ہی نہیں ۔ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ ؛ تمہارے میں اور اس میں کوئی محبت ۔ جنگ کے وقت تو ایسا تھا گویا کہ مسلمانوں میں اور اس میں نہ کوئی محبت تھی نہ ہمدردی ۔ اب مسلمانوں کی فتحمندی کے بعد کیا کہتا ہے ؟ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ ؛ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا مُنادیٰ محذوف ہے ۔ اصل میں يٰقَوْمِ لَيْتَنِيْ ہے ۔ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ؛ تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا ۔ میرا بھی نام نکلتا ، مالِ غنیمت میں حصّہ ملتا ۔ جان بھی بچتی اور مال بھی مل جاتا ۔

ترجمہ :- اور اگر تم پر فضلِ خدا ہوتا تو یہ (ہول دلا) کیا کہتا ؟ حالانکہ اس سے پیشتر ایسا تھا کہ تم مسلمانوں میں اور اس میں نہ محبت تھی نہ ہمدردی ' '' کاش میں بھی اُن کے ساتھ ہوتا تو بڑا کامیاب ہوتا '' (من کی مرادیں پاتا ، فائز المرام ہوتا) ۔

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ

وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۷۴

فَلْيُقَاتِلْ ؛ تو جنگ کرنا اور لڑنا چاہیئے ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ، اللہ کے واسطے ، اس کی خوشنودی کے لئے ۔ کون ؟ اَلَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ ؛ وہ لوگ جو بیچ دیتے ہیں ۔ اَلْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؛ دنیا کی زندگی کو ۔ بِالْاٰخِرَةِ ؛ آخرت کے عوض ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ اور جو فی سبیل اللہ ، راہِ خدا میں جنگ کرتا ہے ۔ اور اس کو پرواہ نہیں کہ کچھ بھی ہو ۔ فَيُقْتَلْ اَوْيَغْلِبْ ؛ پھر وہ مارا جائے یا دشمنوں پر غالب ہوجائے ۔ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ ؛ تو عنقریب ہم اُس کو دیں گے ۔ اَجْرًا عَظِيْمًا ؛ بڑا ثواب ، اجرِ عظیم

ترجمہ :- پس فی سبیل اللہ ان لوگوں کو لڑنا چاہیئے جو دنیوی زندگی بیچ کر آخرت خریدتے ہیں ، اور جو لوگ فی سبیل اللہ جنگ کرتے ہیں خواہ مارے جائیں یا دشمنوں پر غالب آجائیں ، عنقریب ہم ان کو اجرِ عظیم عطا کریں گے ۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝۷۵

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ ؛ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم جنگ نہیں کرتے ؟ لڑنے کے نام سے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہو ، جنگ سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہو ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ، اللہ کے واسطے ۔ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ ؛ اور ضعیف و ناتوان لوگوں کے لئے ۔ اُن کو ظالموں کے شر سے بچانے اور چھڑانے کے لئے ۔ لفظ اللہ پر عطف ہے ۔ اَیْ فِيْ سَبِيْلِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ یا سَبِیْل پر عطف ہے ۔ اَیْ فِيْ خَلَاصِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ یا اَعْنِیْ کا مفعول ہے ۔ مِنَ الرِّجَالِ ؛ مردوں سے ۔ مُسْتَضْعَفِيْنَ کا بیان ہے یعنی ضعیف مرد ۔ وَالنِّسَآءِ ؛ عورتیں ۔ وَالْوِلْدَانِ ؛ اور بچے ۔ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ ؛ جو کہتے ہیں ، دُعائیں کرتے ہیں ۔ مُسْتَضْعَفِيْنَ کی صفت ہے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ، اے ہمارے پروردگار ، اے ہماری پرورش کرنے والے ۔ اَخْرِجْنَا ؛ ہم کو نکال ۔ مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ؛ اس گاؤں سے ۔ اَلظَّالِمِ اَهْلُهَا ؛ جس کے لوگ ، جس کے رہنے والے ظالم ہیں ۔ اَلظَّالِمِ ، قَرْيَةِ کی صفت ہے ۔ اَهْلُهَا ؛ اس کا فاعل ہے ۔ وَاجْعَلْ لَّنَا ؛ اور ہمارے لئے کر ۔ مِنْ لَّدُنْكَ ؛ تیرے پاس سے ۔ وَلِيًّا ؛ دوست ۔ مددگار ۔ نَصِيْرًا ؛ مددگار ۔ فتح و نصرت دینے والا ۔

ترجمہ :- تمہیں ہو کیا گیا کہ فی سبیل اللہ (اور خدا کی خاطر) جنگ نہیں کرتے ۔ نہ ضعیفوں کی خاطر ، جو ، کچھ مرد ہیں ، کچھ عورتیں ہیں ، کچھ بچے ہیں ۔ جو دعائیں کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں ۔ یارب ! ہم کو ظالم لوگوں کے قریے سے نکال اور ہمارے لئے اپنے پاس سے حمایتی کھڑا کردے اور اپنے پاس سے ہمارے لئے فتح و نصرت دینے والا پیدا کر ۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ
فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ ع ۱۰ ۷

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ جو ایمان دار ہیں ۔ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں جنگ کرتے ہیں ۔ فی سبیل اللہ لڑتے ہیں وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جو کافر ہیں ، جو منکر ہیں اور کفر کرتے ہیں ۔ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ ؛ سرکش اور پر طغیان شیطان کی خاطر لڑتے ہیں ۔ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ؛ تو تم بھی شیطان کے حمایتیوں سے لڑو ۔ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ ؛ بے شک شیطان کا مکر ، اُس کا کید ، اُس کا فریب ، كَانَ ضَعِيْفًا ؛ ضعیف و کمزور تھا اور رہے ۔

ترجمہ :- جو ایمان دار ہیں وہ فی سبیل اللہ لڑتے ہیں (جنگ کرتے ہیں) اور جو کافر ہیں شیطان کی راہ میں اور اُس کی خاطر لڑتے ہیں ۔ تو تم شیطان کے حمایتیوں سے لڑو ۔ شیطان کا مکر ضعیف ہے ۔ (کمزور ہے) ۔

خدا تمہارا ہے تو کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکتا ہے ع
دشمن اگر قوی ست نگہباں قوی تر است

صاحبو ! ایک بات قابلِ توجہ ہے ۔ شیطان کے مکر کو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ؛ اور عورتوں کے مکر کے متعلق فرماتا ہے اِنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيْمٌ ؛ بہت سے متقی پرہیزگار لوگوں سے یہ کالے سروالیاں زھد وتقویٰ ، عقل و دین سب کو غارت کردیتی ہیں ۔ ان کے شر سے خدا ہی بچائے تو بچ سکتے ہیں ورنہ ہے بڑی مشکل ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ
فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ
اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ
قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ۔ اِلَى الَّذِيْنَ ؛ اُن لوگوں کو ، اُنھیں ۔ قِيْلَ لَهُمْ ؛ جن سے کہا گیا ۔ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ ؛ چند روز اپنے ہاتھ روکے رکھو ، ابھی تم اپنے دشمن سے لڑنے کے قابل نہیں ہو ۔ چار دن صبر کرو ، ہتھیار جمع کرو ۔ سپاہ گری کے کام سیکھو ، پھر دیکھا جائے گا ۔ كَفَّ ۔ يَكُفُّ ۔ كَفًّا ؛ روکنا ۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؛ جب تک جہاد کی اجازت نہ دی جائے پابندی سے نماز پڑھو ، زکوٰۃ دو ۔ نماز میں جسمی عبادت ہے اور زکوٰۃ میں مالی ۔ خدا کی ہر طرح عبادت کرو گے تو

اس قابل بنو گے کہ دشمنوں سے لڑسکو گے، جہاد کرسکو گے۔ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمْ ؛ پھر جب ان پر فرض کردیا گیا۔ ان پر لکھ دیا گیا۔ اَلْقِتَالُ ؛ جنگ، جہاد، دشمنوں سے باہم لڑنا۔ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؛ تو اُن میں کا ایک فریق، ایک فرقہ، ایک حصّہ۔ يَخْشَوْنَ النَّاسَ ؛ لوگوں سے ڈرتے ہیں، خوف کھاتے ہیں۔ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ ؛ خدا کے خوف کے برابر۔ ایماندار جیسے خدا سے ڈرتا ہے یہ بزدل، ہولِ دلے، آدمیوں سے ڈرتے ہیں۔ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ؛ یا اس سے کچھ زیادہ ہی ڈرتے ہیں۔ وَقَالُوْا ؛ اور ہول دلے کہتے ہیں۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب! لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ؛ کیوں ہم پر فرض کردیا تو نے جنگ کو، جہاد کو۔ لَوْلَا اَخَّرْتَنَا ؛ کیوں تو نے ہم کو باقی نہ رکھا۔ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؛تھوڑی مدت کے لئے یعنی تو نے جہاد کا حکم کیوں دیا؟ کاش! چند روز اور ہم کو جینے دیتا۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ؛ (اے حبیبؐ) تم کہہ دو۔ دنیا کا ساز و سامان بہت کم ہے۔ چند روزہ زندگی کے لئے کیوں جان دیتے ہو؟ جہاد سے کیوں ڈرتے اور بھاگتے ہو؟ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ ؛ اور آخرت اور اُس کی نعمتیں بہتر ہیں۔ لِمَنِ اتَّقٰى ؛ اس کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتا ہے، خدا سے ڈرتا ہے، پرہیزگار ہے۔ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ؛ اور تم پر فتیلہ برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ تم سے ذرّہ برابر ناانصافی نہ کی جائے گی۔

ترجمہ :- کیا تم نے اُن لوگوں کو بھی دیکھا، جن سے کہا گیا کہ تم (چند روز) جنگ سے ہاتھ روکو اور پابندی سے نماز پڑھو، زکوٰۃ دو۔ پھر جب ان پر جہاد فرض ہوگیا تو ان میں کا ایک فرقہ والے (ہول دلے بزدل، نامرد) لوگوں سے ایسا ڈرتے ہیں، جیسے کوئی خدا سے ڈرتا ہے یا اس سے بھی زیادہ۔ اور وہ کہتے ہیں: یارب! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کردیا؟ ہم کو چند روز اور جینے دینا تھا۔ (اے حبیبؐ!) تم کہہ دو! دنیا کا سامان کم ہے (دنیا کی زندگی چند روزہ ہے) اور آخرت اور اس کی نعمتیں متقیوں کے لئے ہیں اور بہتر ہیں اور تم پر رتی برابر ظلم نہ ہوگا (ایک تاگے کے برابر ناانصافی نہ ہوگی)۔

صاحبو! ذرا اپنے حال پر غور کرو۔ تم خدا سے زیادہ ڈرتے ہو یا دشمنوں سے اور اُن کے ہتھیاروں سے۔ اوّل کے لوگ، جنگ کی اجازت چاہتے تھے اور ان کو حکم دیا جاتا تھا کہ چند روز صبر کرو۔ ہاتھ روکو۔ پھر ایسا زمانہ آیا کہ لوگ آرزو کرنے لگے چند روز ہم جیتے ہوتے تو اچھا ہوتا۔ اصل یہ ہے کہ اُن کے پیشِ نظر دنیا ہے اور دنیا کی صرف چند روزہ زندگی۔ اُن کے دل میں خیال تک نہیں گزرتا کہ ایک طول طویل زندگی آگے ہے اور متقی و پرہیزگاروں کے لئے آخرت کی نعمتیں ہیں، خدا کا دیدار ہے، مُحَمَّد ﷺ کی معیت ہے۔ تمہاری نیکی ضائع نہ جائے گی۔ اور تم پر ذرّہ برابر ظلم نہ ہوگا۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ

عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَاۤءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾

اَيْنَ مَاتَكُوْنُوْا ؛ تم جہاں رہو ۔ يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ ؛ موت آدھمکے گی اور تم کو پکڑ لے گی ۔ موت حق ہے ۔ موت سے کس کو رستگاری ہے؟ وَلَوْ كُنْتُمْ ؛ اگر چہ تم رہو ۔ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؛ مضبوط برجوں میں ۔ شِيْدٌ ؛ گچ ۔ مُشَيَّدَةٌ ؛ مضبوط کینکریٹ سے بنائے ہوئے ۔ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ ؛ اور اگر ان کو کوئی بھلائی پہنچے ۔ اگر ان کی مرضی کے موافق کام ہو ۔ يَقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ تو کہتے ہیں کہ یہ تو خدا کی طرف سے ہے ۔ ان لوگوں کو خدا تو یاد آتا تھا ، بھلائی کو خدا کی طرف منسوب کرتے تھے ۔ اب تو خدا کی طرف خیال جاتا تک نہیں ۔ کامیابی کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں ۔ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ؛ اور اگر اُنھیں کوئی برائی پہنچے ، نقصان ہو ۔ يَقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؛ تو کہتے ہیں ، یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ۔ برائی کو پیغمبر کی طرف نسبت کرتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں ، مذہب کی پابندی سے تمام نقصان ہوا ۔ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ اے حبیبؐ ! کہہ دو ، سب خدا کی طرف سے ہے ۔ فَمَالِ هٰۤؤُلَاۤءِ الْقَوْمِ ؛ ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے ، اس قوم کی آنکھوں پر کیا پردہ پڑ گیا ہے ۔ لَا يَكَادُوْنَ ؛ قریب نہیں ہیں ۔ يَفْقَهُوْنَ ؛ سمجھیں ۔ حَدِيْثًا ؛ بات ۔ اِن خانہ خرابوں کو ہوا کیا ہے کہ بات نہیں سمجھتے ۔

ترجمہ :- تم کہیں رہو موت آدھمکے گی (اور تمہارا ٹینٹوا پکڑے گی) اگر چہ تم مضبوط برجوں میں رہو ۔ اگر ان کو کوئی بھلائی پہنچے تو کہتے ہیں یہ تو خدا کی طرف سے تھا اور اگر کچھ برائی پہنچتی ہے تو (اس کو پیغمبر کی طرف نسبت دیتے ہیں ، اور) کہتے ہیں یہ تو آپ کی وجہ سے ہوا ۔ (اے حبیبِ کریم !) تم ان سے کہہ دو ۔ سب خدا کی طرف سے ہے ۔ اِن لوگوں (بدعقلوں) کو ہوا کیا ہے جو بات نہیں سمجھتے (اور منشاء تک نہیں پہنچتے ۔)

سمجھ ہوتی تو موت کو شہہ رگ سے زیادہ قریب سمجھتے ۔ اس بات کا تصور رکھتے کہ ایک نہ ایک دن مرنا ضرور ہے ۔ قلعہ میں رہنے سے جان نہیں بچ سکتی ۔ موت کا آنا برحق ہے ۔ خدا کے حضور میں جانا برحق ہے ۔ حساب و کتاب دینا برحق ہے اس لئے تیار رہو ، اس کے لئے تیاری کرو ، عملِ صالح کرو ۔ خدا کے لائق بنو ۔

مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾

مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ؛ تم کو جو بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے ۔ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؛ اور تم کو جو برائی پہنچتی ہے وہ تمہاری طرف سے ہے ، وہ تمہارے اعمال اور کرتوت کا نتیجہ ہے ، برے کام کرو گے ، اور پھر بھلائی کے اُمیدوار رہو گے ؟ یہ ہرگز نہ ہوگا ۔ برائی کو پیغمبر کی طرف نسبت کرتے ہو؟ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ

رَسُوْلًا ؛ اور اے پیغمبر! ہم نے تو تم کو لوگوں کے لئے صرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ کرنا نہ کرنا لوگوں کا کام ہے۔ عملِ صالح کا نتیجہ صالح اور شر کا نتیجہ شر۔ پیغمبر پر کیا الزام؟ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا ؛ اور اللہ اس پر شہادت دینے کے لئے کافی ہے۔ وہ شاہدِ حال ہے تو بس وہ سب دیکھ رہا ہے۔ اُس کا دیکھنا کافی وافی ہے۔

ترجمہ:- (اور انسان! او سراپا نسیان!) تجھے جو نیکی پہنچتی ہے وہ خدا کی طرف سے ہے اور جو بدی پہنچتی ہے وہ خود تجھ سے ہے (تیرے کرتوت ہیں، تیرے نتائجِ اعمال ہیں) (اے نبی کریم!) ہم نے تو تم کو لوگوں کے لئے صرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ اس پر اللہ کی شہادت کافی ہے (خدا حقیقتِ حال سے خوب واقف ہے، اور اُس کی واقفیت بس ہے)۔

صاحبو! برائی بھلائی کا کرنے والا بندہ ہے، خیر و شر کا فاعل بندہ ہے۔ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ ؛ فعلِ خیر و شر بندے کی طرف سے ہے اور اُس کی طرف منسوب، برائی بھلائی کا کاسِب بندہ ہے اور اُسی کی طرف نسبت ہونی چاہئے۔ بھلائی خدا کا عطیہ ہے اور برائی ہمارا کام ہے۔ مَآ اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ وَمَآ اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ ؛ وجود کا عطا کرنا، ہر ایک کو اس کے اقتضا کے مطابق دینا، برے سے برائی اور بھلے سے بھلائی کا نمودار کرنا، سب خدا کی طرف سے ہے، اس لئے قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ۔ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ کی تفہیم

دیتا ہے ہر ایک کو حکیم جس کی جیسی فطرت ہے (حسرت صدیقی)

وجود خیرِ محض ہے اور وہی خدا کا عطیہ ہے۔ خیر اور شر دونوں دریائے وجود میں ڈوب کر بے نام و نشان ہو جاتے ہیں۔ مرکز سے جس قدر دوری ہوگی برائی پیدا ہوگی، جانبِ عدم بڑھے گی۔ اور وجود سے جس قدر قرب بڑھے گا جانبِ خیر بڑھے گی۔ ہم کو کیا روتے ہو، اپنے آپ کو روؤ۔ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ؛ خدا چور سے چوری ظاہر کرتا ہے، خبیث سے خباثت نمایاں کرتا ہے۔ جس پر سِرّ قدر کھلتا ہے اُس کو دائمی سُرور رہتا ہے، ہر چیز کو دیکھتا ہے اور ہنستا ہے۔ اس کے سامنے جو چیز ظاہر ہوتی ہے مبنی بر حکمت رہتی ہے۔ وہ خدا کے حکیمانہ کاموں کو دیکھتا ہے اور داد دیتا ہے، چاہے اس کے بیوی بچے مر جائیں، چاہے تنگدستی اور بیماری میں عمر کٹے، چاہے اُس کی جان چلی جائے، کوئی پروا نہیں۔ اُس کے پاس تو وہ واہ کرنا ہے اور ہنسنا ہے، اُس کے وردِ زبان اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے مَاشَآءَ اللّٰہُ ہے۔

الحاصل خیر و شر دونوں کا فاعل و کاسِب بندہ۔ خدائے تعالیٰ کو چوری، زِنا، جھوٹ کا فاعل سمجھنا، اس سے بدتر فاعل حقیقی سمجھنا، سخت گستاخی بلکہ کفر ہے، اور چونکہ شر، عدم سے ہے اور خیر وجود سے، اس لئے شر، بندہ سے اور خیر خدا سے ہے۔ اور چونکہ تمام افعال کا، خیر ہوں یا شر نمایاں ہونا اعطائے وجود سے ہے جو اللہ کی صفت خاصہ ہے۔ لہٰذا سب خدا کی طرف سے ہے۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا ۝

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ ؛ اور جس نے رسول کی اطاعت کی۔ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ؛ تو اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ وَمَنْ تَوَلّٰی

اور جس نے رُوگردانی کی، منھ موڑا، خدا اور رسول کی اطاعت نہ کی، اُس کا ذمہ دار وہ خود ہے۔ فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ؛ پھر ہم نے تمہیں بنا کر نہیں بھیجا۔ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا؛ ان کی حفاظت کرنے والا۔ ان کا نگہبان، ان کے خیر و شر کا ذمہ دار۔

ترجمہ:- اور جس نے رسول کی اطاعت کی تو بے شک اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی (اُس نے اپنا برا کیا) ہم نے تو تم کو ان کا محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔ (جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا۔)

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۚ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ؛ اور وہ کہتے ہیں ہمارا کام تو اطاعت کرنا ہے، مان لینا ہے۔ ہم تو پیغمبر کے احکام مانتے ہی ہیں۔ اَمْرُنَا؛ محذوف کی خبر طاعۃ ہے۔ فَاِذَا بَرَزُوْا؛ پھر جب نکلتے ہیں، باہر جاتے ہیں۔ مِنْ عِنْدِکَ؛ تمہارے پاس سے۔ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ؛ ایک جماعت سازش کرتی ہے، گھر میں بیٹھے باتیں بناتی ہے، راتوں کو سوچتی ہے، منصوبے باندھتی ہے۔ مِنْهُمْ؛ ان میں سے۔ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ؛ تم جو کہتے ہو اس کے سوائے، اس کے خلاف۔ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ؛ اور اللہ لکھتا جارہا ہے۔ مَا يُبَيِّتُوْنَ؛ جو سازشیں وہ کرتے ہیں۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ؛ تو ان سے اعراض کرو، ان کی پروا نہ کرو۔ اُن سے روگردانی کرلو۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ؛ اور اللہ پر توکل کرو، اس پر اعتماد کرو، اپنے تمام کاموں کو اس پر چھوڑو۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا؛ اور اللہ کارساز بس ہے، اللہ کا وکیل ہوجانا تمہارے لئے کافی ہے۔

ترجمہ:- یہ (منافق) کہتے ہیں ہمارا کام تو (خدا کے احکام کی) اطاعت کرنا ہے (اور ہم کر رہے ہیں)، پھر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو ایک جماعت (کچھ لوگ) تم نے جو کچھ کہا ہے اُس کے خلاف راتوں کو گھر میں بیٹھے سازشیں کرتے ہیں اور اللہ اُن کی سازشوں کو لکھتا جارہا ہے۔ تم ان سے اعراض کرو اور خدا پر توکل کرو، اللہ تمہارا وکیل و کارساز بس ہے۔

کیا یہ قرآن کو حق نہیں سمجھتے؟ کلام اللہ کو باطل سمجھتے ہیں؟

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ؛ کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ کیا یہ کلام اللہ میں تدبر نہیں کرتے؟ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ؛ اگر یہ قرآن اللہ کے سوا کسی اور کے پاس کا ہوتا۔ لَوَجَدُوْا فِيْهِ؛ تو وہ اس میں پاتے۔ اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا؛ بہت کچھ اختلافات۔

ترجمہ:- کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ اگر قرآن اللہ کے سوا کسی اور کے پاس سے ہوتا تو اس میں

بہت کچھ اختلاف پاتے ۔
مگر تدبر بھی تو ہو، غور وفکر بھی تو کریں ۔ خالی ٹامک ٹوئیاں لگانے سے کیا ہوتا ہے؟ اگر بات سمجھ میں نہ آئے تو رسولِ کریمؐ یا اُن کے وارث علماء سے پوچھتے ۔

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۸۳

وَاِذَا جَآءَ هُمْ ؛ اور جب اُن کے پاس آتی ہے، اور اُن کو پہنچتی ہے ۔ اَمْرٌ مِنَ الْاَمْنِ اَوِالْخَوْفِ ؛ کوئی بات اَمن سے یا خوف سے ۔ اَذَاعُوْبِهٖ ؛ تو اس کو مشہور کرتے ہیں ۔ اس کی اشاعت کرتے ہیں، اس کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں ۔ وَلَوْرَدُّوْهُ ؛ اور اگر اس کو پہنچا دیتے، اس میں رجوع کرتے ۔ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى اُوْلِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ ؛ پیغمبر اور اُن میں سے اولی الامر کی طرف ۔ خودنہیں سمجھ سکتے تو پیغمبر کی طرف رجوع کرتے، حاکموں کی طرف رجوع کرتے جو اس مسئلہ کو حل کرسکتے ۔ لَعَلِمَهُ ؛ تو اس کو جانتے ۔ اَلَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؛ وہ لوگ جو ان میں سے استنباطِ مسائل کرسکتے ہیں، جو تحقیقات کرسکتے ہیں، جو پتھر میں سے پانی نکال سکتے ہیں ۔ نبط اس پانی کو کہتے ہیں، جو کنویں کو کھودنے سے نکلتا ہے ۔ اِسْتِنْبَاطُ ؛ کلیات سے جزئیات کو استخراج کرنا ۔ نکالنا ۔ مبہم کی شرح کرنا ۔ علّت نکال کر سبب دریافت کرکے، دوسرے احکام معلوم کرنا ۔
بعض نادان قیاس کو ناجائز سمجھتے ہیں ۔ اور بعض جانتے کچھ نہیں، نہ اصل حقیقت سے کچھ واقف ہیں، نہ غور وفکر کے عادی ہیں ۔ اور اَنٹ کی سنٹ لگاتے جاتے ہیں ''ایاز قدرِ خود بشناس'' ۔ جتنا کمبل دیکھو اُتنے پیر پھیلاؤ، آدمی، چھوٹا منہ، بڑی بات نہ کرے ۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؛ اور اگر تم پر خدا کا فضل نہ ہوتا ۔ وَرَحْمَتُهٗ ؛ اور اس کی رحمت نہ ہوتی ۔ لَا تَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ ؛ تو تم شیطان کی اتباع کرتے ۔ اُس کے پیچھے ہو لیتے، اس کے قدم بہ قدم چلتے، اس کے تابع ہوجاتے ۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ مگر چند لوگ ۔

ترجمہ :- اور جب اُن کے پاس امن یا خوف کی بات پہنچتی ہے، تو وہ اُس کی اشاعت کرتے ہیں ۔ اگر اس کو رسول کی طرف رجوع کرتے اور ان میں سے بااختیار لوگوں کی طرف توجہ کرتے (اور اُن پر چھوڑتے) تو اس کا صحیح مقصد، اصلی وجہ، ان میں سے استنباط کرنے والے (تحقیقات کرنے والے) جانتے ۔ اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو بجز چند لوگوں کے تم تابعِ شیطان ہوجاتے ۔
(اس کے لئے سپر ہوجاتے ۔ اس کے قدم بہ قدم چلتے) ۔

اہم معاملات کو سمجھنے کے لیے واقف کاروں سے رجوع کرنا چاہیئے

منافقین قسم قسم کی بری خبریں اُڑاتے کہ عنقریب تمام کفارِ عرب ، مل کر مسلمانوں کو نیست و نابود کریں گے ۔ خدائے تعالےٰ نے حکم دیا کہ بے تحقیق باتوں پر ہرگز توجہ نہ کرنا چاہیئے ۔ اور راہِ خدا میں جنگ کرنے سے کبھی پست ہمت نہ ہونا چاہیئے ۔ لہذا فرماتا ہے :

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِیْلًا ۝۸۴

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ اے نبی تم راہِ خدا میں جنگ کرو ۔ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ ؛ کوئی ساتھ دے یا نہ تم تو مامور ہو ، تم پر جو پڑے اُٹھانے پر تیار رہو ۔ مکلّف تو صرف تم ہو ، اب رہ گئے دوسرے ۔ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اور ایمان داروں کو اُبھارو ، شوق دلاؤ ، ترغیب دو ۔ حَرَضَ ۔ یَحْرُضُ ۔ وَیَحْرِضُ ۔ حُرُوْضًا ؛ بیمار ہونا ، دُبلا ہونا ۔ حَرُضَ ۔ یَحْرُضُ ۔ حَرَاضَةً ؛ بری بیماری میں مبتلا ہوکر لاغر و ناتواں ہونا ۔ وَحَرَّضَهٗ عَلَیْهِ ؛ برانگیختہ کیا ۔ ترغیب دی ۔ عَسَى اللّٰهُ ؛ شاید کہ اللہ ، ممکن ہے کہ اللہ ، عجب نہیں کہ اللہ ، کچھ بعید نہیں ۔ اَنْ یَّكُفَّ ؛ کہ روک دے ۔ باز رکھے ۔ بَاْسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ سختی کو اُن لوگوں کی جنھوں نے کفر کیا ، کافروں کی جنگ کو ۔

یاد رکھو ! وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا ؛ اللہ عذاب کرنے اور نقصان پہنچانے میں سب سے زیادہ ہے ۔ بَاْسًا تمیز ہے اَشَدُّ سے بَاْسٌ اور بُؤْسٌ ان دونوں کے مادّے میں سختی اور تکلیف کے معنٰی ہیں ۔ مگر مفلسی اور ناداری کو بُؤس کہتے ہیں اور جنگ اور سختیوں کو بَاْس ۔ وَاَشَدُّ تَنْكِیْلًا ؛ اور بڑا ہی سخت سزا دینے والا ہے ، اور شدید تر ہے سزا دہی میں ۔ تَنْكِیْلًا اَشَدُّ کی تمیز ہے ۔ نَكَلَ کے معنٰی ہیں رُکنا ۔ نِكْلٌ ؛ بیڑی ، جو چلنے سے روکتی ہے ۔ نَكَالٌ ؛ عذاب جو تمام راحتوں سے روکتا ہے ۔ تَنْكِیْلَ ؛ عذاب دینا ۔

ترجمہ :- اے نبی ! راہِ خدا میں جنگ کرو (تم اصل ہو اور) تمہیں کو تکلیف دی جارہی ہے ۔ مسلمانوں (سے اُمید ہے کہ تمہارا ساتھ دیں گے ان) کو جہاد کی ترغیب دو (اُکساؤ ، اُبھارو ، شوق دِلاؤ) کیا تعجب ہے کہ اللہ ، کافروں کی جنگ کو روک دے ۔ دیکھو خدا کے پاس سے پڑنے والی سختی بہت شدید ہے اور اس کا عذاب بھی سخت ہے ۔

پھر اگر تم جنگ کر سکتے ، تم نادار ہو ، کچھ دے نہیں سکتے تو کم سے کم اچھی بات کی سفارش کردو ۔

مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّكُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ۝۸۵

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً ؛ جو نیک کام کی شفاعت کرتا ہے، اچھے کام کی سفارش کرتا ہے۔ شَفْعٌ کے معنٰی ہیں جفت۔ سفارش کرنے والا صاحبِ حاجت کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ لہٰذا اس کو شفاعت کہا گیا۔ يَكُنْ لَّهٗ ؛ تو اس کے لئے ہوگا۔ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ؛ ایک حصّہ اس میں سے جو نیک سفارش کرتا ہے، اس کو نیکی سے حصّہ ملتا ہے۔ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً ؛ اور جو بری سفارش کرتا ہے۔ جو برائی پر دوسروں کی رہنمائی کرتا ہے، جو دوسروں کو نقصان پہنچانے میں لوگوں کو اُبھارتا ہے۔ يَكُنْ لَّهٗ ؛ تو اس کو ہوگا۔ كِفْلٌ مِّنْهَا ؛ اس میں کا ایک حصّہ۔ برائی کی رہنمائی کرنے والے کو برائی پہنچے گی۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ ہے۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے پر۔ مُّقِيْتًا ؛ محافظ۔ یہ قوت سے مشتق ہے جس میں قوت ہے وہی حفاظت کرسکتا ہے۔

ترجمہ :- جو نیک (کام کی) سفارش کرتا ہے اُس میں سے اُس کی سفارش کرنے والے کو بھی حصّہ ملتا ہے۔ اور جو بری (بات کی) سفارش کرتا ہے اُس کو بھی اُس بدسِگالی اور بری رہنمائی کے وبال سے ایک حصّہ ملتا ہے، اور اللہ ہر چیز کا محافظ ہے (نہ کسی کی نیکی ضائع جائے گی نہ بدی بے اثر ہوگی)۔

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ النصف

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ ؛ جب تم کو سلام کیا جائے، دُعائے زندگی دی جائے۔ کوئی کہے جیتے رہو۔ تمہاری عمر دراز ہو، خدا تم کو سلامت رکھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہے۔ اَلسَّلَامُ کے دو معنے ہیں۔ تم پر سلامتی ہو، اور اللہ تمہارا نگہبان ہے۔ اَلسَّلَامُ ؛ خدا کا نام ہے۔ اَلسَّلَامُ کہنے میں جو بات ہے وہ سَلَامٌ میں نہیں۔ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا ؛ تو جواب میں اس سے بہتر تحیت اور سلام کہو یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کا جواب وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ؛ جیتے رہو کا جواب، آپ کا سایہ ہم پر ہمیشہ رہے۔ آپ سلامت رہو کا جواب جیتے رہو۔ بامراد ہو یا کامیاب زندگی گزارو۔ اَوْرُدُّوْهَا ؛ یا اُسی کو واپس کردو۔ یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کا جواب کم سے کم وَعَلَيْكُمُ السَّلَام تو دو، چُپ نہ رہو۔ یاد رکھو! سلام کرنا تو سنت ہے۔ مگر سلام کا جواب دینا واجب ہے کیونکہ فَحَيُّوْا امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے پر، ہر چیز کا۔ حَسِيْبًا ؛ حساب لینے والا۔ اور محاسبہ کرنے والا۔

ترجمہ :- اور جب تم پر سلام کیا جائے تو اس کا جواب تم اس سے بہتر دو۔ یا (کم سے کم) اتنا ہی دو، بے شک اللہ ہر بات کا محاسبہ کرنے والا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ ع ۱۱ / ۸

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ لَيَجْمَعَنَّكُمْ ؛ بے شک تم سب کو جمع کرے گا۔ اِلٰى يَوْمِ

اَلْقِیٰمَةِ ؛ بروزِ قیامت ۔ لَارَیْبَ فِیْهِ ؛ اس میں کچھ شک نہیں ۔ اس کے حق ہونے میں کسی قسم کی خلش باقی نہ رہنی چاہیئے ۔ وَمَنْ اَصْدَقُ ؛ اور کون زیادہ سچا ہے؟ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ سے ۔ حَدِیْثًا ؛ بات میں ۔ اَصْدَقُ سے تمیز ہے ۔ خدا سے زیادہ سچ کہنے والا کون ہے؟ کس کی بات خدا کے کہنے سے زیادہ سچی ہوسکتی ہے؟

ترجمہ :- اللہ ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ قیامت کے دن تم کو ضرور جمع کرے گا ۔ اس میں کیا شک ہے اور (اللہ سے زیادہ راست گو کون ہے؟) اللہ کی بات سے کس کی بات زیادہ سچی ہوسکتی ہے ۔

فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا ۝۸۸

فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ ؛ پھر تم کو منافقوں کی کیا پڑی ہے؟ مَا مبتدا لَکُمْ خبر ۔ مَا لَکُمْ اصل میں مَا یَهُمُّ لَکُمْ ہے یعنی تمہیں کیا پڑی ہے؟ فِئَتَیْنِ ؛ دو گروہ ۔ اَیْ سِرْتُمْ فِئَتَیْنِ کہ تم دو گروہ ہوگئے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ نے ۔ اَرْكَسَهُمْ ۔ ان کو اوندھا کردیا ، ان کو پٹ کردیا ہے ۔ ان کو سرنگوں کردیا ہے ۔ ان کے تمام مقاصد کو چوپٹ کردیا ہے ۔ بِمَا كَسَبُوْا ؛ ان کے اعمال کی وجہ سے ۔ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا ؛ کیا تم ہدایت کرنا چاہتے ہو ۔ کیا تم ان کو راستے پر لانا چاہتے ہو ۔ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؛ جن کو خدا نے گمراہ کردیا ۔ قعرِ ضلالت میں ڈال دیا ۔ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ ؛ اور جس کو خدا گمراہ کرے ۔ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا ؛ تو تم ان کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے ۔ تو اس کو کوئی راستہ نہ ملے گا ۔

ترجمہ :- پھر تم کو منافقوں کی کیا پڑی ہے کہ ، ان کے متعلق دو گروہ بن گئے ۔ اللہ نے تو ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو اوندھا کردیا ہے (کہ کچھ سجھائی نہیں دیتا) جن کو خدا نے گمراہ کردیا ، تم اُن کو راستے پر لانا چاہتے ہو ۔ جن کو خدا نے گمراہ کیا ہو اُن کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے (اُن کی ذاتی ضلالت و گمراہی راستے پر آنے نہ دے گی ۔)

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِیَآءَ حَتّٰى یُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝۸۹

وَدُّوْا ؛ وہ آرزو کرتے ہیں ۔ چاہتے ہیں ۔ لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؛ کاش تم بھی کافر ہوجاؤ ۔ منکر بن جاؤ ۔ كَمَا كَفَرُوْا ؛ جیسے

وہ خود کافر ہوگئے ہیں ۔ فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً ؛ پھر تم اور وہ دونوں برابر سرابر ہوجائیں، تم بھی کافر وہ بھی کافر ۔ فَلَا تَتَّخِذُوْا ؛ تو پھر نہ بناؤ ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے کسی کو ۔ اَوْلِيَآءَ ؛ دوست ۔ ان بے دینوں سے کیسی دوستی ؟ کہاں کی دوستی ؟ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ؛ یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ، یعنی وہ جب تک اپنا طور طریقہ نہ چھوڑیں ، ان سے دوستی نہیں ہوسکتی ۔ بڑی ہجرت عادتِ بد کا چھوڑنا ہے ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر وہ روگردانی کریں ، نہ مانیں ، اعراض کریں ۔ فَخُذُوْهُمْ ؛ تو ان کو گرفتار کرو ۔ پکڑلو ۔ وَاقْتُلُوْهُمْ ؛ اور ان کو قتل کرو ، مار ڈالو ، مار پھینک دو ۔ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ؛ ان کو جہاں پاؤ ، یعنی ان بے دینوں کو جہاں کہیں پاؤ مار پھینک دو ۔ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ ؛ اور ان میں سے کسی کو نہ بناؤ ۔ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ؛ اپنا دوست اور نہ حمایتی ۔ یعنی ان دشمنانِ دین کو اپنا یار و مددگار نہ بناؤ ۔

ترجمہ :- اُن کی آرزو ہے کہ جیسے وہ کافر ہوگئے ہیں ، تم بھی کافر ہوجاؤ ۔ پھر تم اور وہ دونوں برابر ہوجائیں اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ ، جب تک فی سبیل اللہ ہجرت نہ کریں (اپنا طور طریقہ نہ چھوڑیں) ۔ اگر وہ نہ مانیں (اور حق سے روگرداں رہیں) تو ان کو پکڑلو اور وہ جہاں کہیں ملیں مار کر پھینک دو ۔ اور ان میں سے کسی کو یار و مددگار نہ بناؤ ۔

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝۹۰

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ ؛ مگر تم اُن سے نہیں لڑسکتے ، جو ملتے رہتے ہیں ۔ اِلٰى قَوْمٍ ؛ ایسی قوم سے ۔ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؛ کہ تم میں اور اُن میں معاہدہ ہے ۔ ہم عہد سے لڑنا مسلمانوں کا کام نہیں ۔ اَوْجَآءُوْكُمْ ؛ یا اُن لوگوں سے بھی نہیں لڑسکتے جو تمہارے پاس آئیں ۔ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ ؛ ان کے دل تنگ ہوگئے ہیں ۔ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ ؛ کہ تم سے لڑیں ۔ اَوْيُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؛ یا ان کی قوم سے لڑیں ۔ یعنی عاجز ہیں کہ نہ تم سے لڑ سکتے ہیں ، نہ اپنی قوم سے لڑسکتے ہیں تو ان سے ملنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ۔ وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا چاہے ۔ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ ؛ تو اُن کو تم پر مسلط کردے گا ۔ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ؛ پھر وہ تم سے لڑتے ۔ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ ؛ پھر اگر تم سے کنارہ کش ہوجائیں ۔ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ ؛ تم سے نہ لڑیں ۔ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ؛ اور تمہارے آگے پیغام صلح ڈالیں ، اور تمہاری طرف دستِ صلح دراز کریں ۔ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ ؛ تو اللہ نے تمہارے لئے نہیں کیا ۔ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ؛ ان پر راستہ یعنی ایسوں پر تم کو کوئی اعتراض نہ ہونا چاہئیے ۔

ترجمہ :- (مسلمانو !) تم کو ان لوگوں سے لڑنا نہیں چاہئیے جو اُن لوگوں سے ملتے جلتے رہتے ہیں کہ اُن میں

اور تم میں معاہدہ ہے ۔ یا تمہارے پاس یا تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ تنگ دل ہوکر، عاجز ہوکر آئے ہیں ۔ اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر غلبہ دیتا اور وہ تم سے لڑتے ۔ اگر وہ تم سے لڑنے سے کنارہ کش ہوجائیں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہاری طرف دستِ صُلح دراز کریں (پیغامِ صُلح ڈالیں) تو ایسوں پر تم کو اعتراض کا کوئی حق نہیں ہے ۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَ يَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ
اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ
ع ۱۲ ۹ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ ؛ عنقریب تم اور لوگوں سے بھی ملو گے ۔ يُرِيْدُوْنَ ؛ جو چاہتے ہیں ۔ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ ؛ کہ تم سے بھی امن میں رہیں ۔ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؛ اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں ۔ مگر ان کی دل کی حالت یہ ہے : كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ ؛ جب فتنہ اور فساد کی طرف بُلائے جاتے ہیں ، جب ان کو فتنہ و فساد کا موقع ملتا ہے ۔ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ؛ تو اس میں کود پڑتے ہیں ، بے سمجھی سے اس میں اوندھے منہ گرتے ہیں ۔ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ ؛ پھر اگر تم سے کنارہ کش نہ ہوں ۔ تم سے لڑنے سے الگ نہ ہوں ۔ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ؛ اور تمہاری طرف صُلح نہ ڈالیں ، صُلح کے طالب نہ ہوں ، امن و آشتی نہ چاہیں ۔ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ ؛ اور اپنے ہاتھ نہ روکیں ۔ يُلْقُوْا اور يَكُفُّوْا کا عطف يَعْتَزِلُوْا پر ہے ۔ لَمْ کے ماتحت ہے ۔ فَخُذُوْهُمْ ؛ تو اُن کو پکڑو ۔ اُن کو گرفتار کرو ۔ وَاقْتُلُوْهُمْ ؛ اور اُن کو قتل کردو ۔ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؛ جہاں کہیں تم اُن کو پاؤ ، وہ تم کو جہاں کہیں ملیں ۔ وَاُولٰٓئِكُمْ ؛ اور یہ لوگ ۔ كُمْ ترکیب میں کچھ نہیں ہے صرف مخاطب کی وجہ سے ضمیر بدلتی ہے ۔ مخاطب واحد ہے تو اُولٰٓئِكَ ؛ اور جمع ہے تو اُولٰٓئِكُمْ آتا ہے ۔ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ ؛ ہم نے تمہارے لئے اُن پر قائم کردی ہے ۔ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ؛ صاف حجت ۔ واضح غلبہ ۔

ترجمہ :- عنقریب تم چند ایسے لوگوں سے بھی ملو گے جو چاہتے کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی ۔ مگر اُن کی دِلی حالت یہ ہے کہ جہاں اُن کو فتنہ و فساد کا موقع ملا بس اس میں کود پڑے ۔ پھر اگر وہ تم سے الگ نہ رہیں اور طالبِ صُلح نہ ہوں اور تم سے لڑنے سے ہاتھ نہ روکیں تو ایسے لوگ جہاں ملیں اُن کو پکڑو اور مار کر پھینک دو اور ہم نے اِن لوگوں پر تمہارے لئے اپنی حجت قائم کردی ہے ۔ (اب ان کے پاس کوئی عذر و حیلہ باقی نہیں) ۔

صاحبو ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کفار اور بے ایمانوں سے دوستی نہ کرو ۔ ان کی میٹھی میٹھی باتوں میں نہ آؤ ۔ یہ بڑے بدعہد ہیں ، بے ایمان ہیں ، ان کو جہاں موقع ملے گا فتنہ و فساد میں کود پڑیں گے ۔ ہاں جن سے معاہدہ ہے یا جو تم سے نہیں لڑتے اور لڑنے سے عاجز و دل تنگ ہیں اُن سے نہ لڑو ۔ اُن سے ملنے جلنے میں بھی کچھ مضائقہ نہیں ، مگر ان فتنہ انگیزوں کو جہاں پاؤ مار کر پھینک دو ۔ تمہاری حجت ان پر قائم ہے ، اور اُن کے لئے کوئی عذر و حیلہ باقی نہیں ہے ۔

فتنہ و فساد کا روکنا ، لڑنے والوں سے لڑنا ہر مردِ عاقل کا فرض ہے ۔ مسلم ہرگز ذلیل و خوار ہونے کے لئے تیار نہیں اور لڑنے سے ہچکچاتا نہیں ۔ دین اور عزت ہمیشہ اس کے پیشِ نظر رہتے ہیں ، اس کو خدا اور رسول کے سوا کسی کی پرواہ نہیں ۔

اس سے پہلے بیان کیا گیا ہے کہ لوگ جو حلیف ہیں یا اُن سے معاہدہ کیا گیا ہے ، یا وہ لڑنے سے عاجز ہیں تو اُن سے مل جل سکتے ہیں ، ان کے پاس آنے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ۔ لڑائی کی صورت میں ان آنے جانے والوں پر بھی کوئی اثر پڑے ۔ اور ان میں سے کوئی سچا مسلمان بھی مارا جائے یا کسی مسلم کو مارنے کا قصد نہیں کیا تھا مگر نشانہ نے خطا کی اور اس کو لگ گیا تو ایسے قتل کے احکام کیا ہیں ؟ فرماتا ہے :-

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۚ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۹۲

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ ؛ اور کسی ایماندار کا کام نہیں ، کسی مسلمان کو حق نہیں ، نہیں ہے کسی مؤمن کے لئے ، کسی مؤمن کے شایانِ شان نہیں ۔ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا ؛ کہ کسی مسلمان کو مار ڈالے ۔ کسی ایماندار کو قتل کرے ۔ اِلَّا خَطَـًٔا ؛ مگر خطا سے ، غلطی سے ، چوک سے ۔ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ؛ اور جو کوئی کسی مؤمن کو قتل کرے ۔ خَطَـًٔا ؛ خطأً ہی سہی ۔ فَتَحْرِيْرُ ؛ پھر حُر بنا دینا ہے ، آزاد کر دینا ہے ۔ رَقَبَةٍ ؛ گردن ۔ مراد غلام ۔ جزء کہہ کر کل مُراد لیا گیا ہے ۔ مُؤْمِنَةٍ ؛ مسلمان ، ایماندار ۔ اگر کسی مسلمان کو مار ڈالے تو ایک غلام آزاد کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ آزاد کرنا ایک شخص کو جِلانے کے حکم میں ہے ۔ دیکھو اسلام کس طرح سے عملی طور سے غلامی کو اُٹھا رہا ہے ، مٹا رہا ہے ۔ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ ؛ اور دیت پہنچائی ہوئی ، سپرد کی ہوئی ، حوالہ کی ہوئی ۔ سَلَّمَ ؛ سلام کیا ، قبول کیا ، پہنچا دیا اور حوالے کیا کے معانی میں بھی آتا ہے ۔ اِلٰٓى اَهْلِهٖ ؛ مقتول کے وارثوں کے پاس اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؛

مگر یہ کہ وہ معاف کردیں، ثواب سمجھ کر، نہ لیں۔ صَدَقَةٌ ؛ ہر ثواب کے کام کو کہتے ہیں۔ يَصَّدَّقُوْا اصل میں يَتَصَدَّقُوْا تھا۔ تا صاد سے بدل کر ادغام ہوا۔ استثنائے منقطع ہے یعنی دِیَت وخوں بہا کا پہنچانا اور معاف کرنا دونوں ایک جنس کے نہیں ہیں۔ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ ؛ پس اگر ہو وہ مقتول ایک ایسی قوم سے۔ عَدُوٍّ لَّكُمْ ؛ جو تمہاری دشمن ہے۔ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ اور وہ مقتول مسلمان بھی ہو۔ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؛ تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا۔ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ ؛ اور اگر وہ مقتول ایسی قوم سے ہو۔ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؛ کہ ان میں اور تم میں معاہدہ ہو۔ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ ؛ تو اس مقتول کے وارثوں کو دِیَت پہنچا دینی چاہیئے۔ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؛ اور ایک مسلمان غلام کو بھی آزاد کرنا چاہیئے۔ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ ؛ اور جو نہ پائے غلام کو کہ آزاد کرے۔ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؛ تو پے در پے دو مہینے روزے رکھے۔ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؛ خدا سے معافی چاہنے کے لئے، توبہ کرنے کے لئے۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ۔ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؛ علم والا، حکمت والا۔ تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے، تمہاری کمزوریوں سے واقف ہے۔ اور تمہاری ان بے احتیاطیوں کی جو سزا دی جارہی ہے وہ مبنی برحکمت ہے، حق ہے، بالکل صواب اور دُرست ہے۔

ترجمہ:- اور مسلمان کا کام نہیں کہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر خطاء سے۔ اور جو کسی مسلمان کو خطا سے ہی مار ڈالے تو اس پر دِیت واجب الادا ہے۔ مسلمان غلام کا آزاد کرنا اور مقتول کے وارثوں کو دِیَت اور خوں بہا پہنچا دینا، مگر اگر وہ خود معاف کریں تو خیر۔ پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہو اور وہ مقتول مسلمان ہو تو ایک مسلمان غلام آزاد کردے اور اگر وہ اس قوم سے ہو کہ اُس میں اور تم میں معاہدہ و میثاق تھا تو اُس کے وارثوں کو دِیَت ادا کردینا چاہیئے۔ اور مسلمان غلام بھی آزاد کرنا چاہیئے۔ اگر غلام (نہ پاؤ) تم کو میسر نہ ہو تو پے درپے دو مہینے تک روزے رکھو، اللہ سے معافی چاہنے کے لئے (توبہ کرنے کے لئے) اور اللہ علم والا ہے حکمت والا ہے۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا ؛ اور جو کسی مسلمان کو مار ڈالے۔ مُّتَعَمِّدًا ؛ جان بوجھ کر، عمداً، بالارادہ۔ فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ ؛ تو اُس کی سزا جہنم ہے۔ خٰلِدًا فِيْهَا ؛ اس میں ہمیشہ رہے گا، بڑے زمانے تک رہے گا۔ (آخر عرصہ دراز بعد ایمان کام آئے گا)۔ اگر مسلمان کو مسلمان سمجھ کر مارے گا تو وہ ہمیشہ عذاب میں رہے گا۔ اور آپسی نزاع کی وجہ سے مار ڈالا جائے تو اس کو صرف قتل نفس کی سزا ملے گی۔ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ؛ اور خدا اس سے ناخوش ہوگا، اُس پر خدا کا غضب نازل ہوگا۔ وَلَعَنَهٗ ؛ اور اس کو لعنت کرے گا۔ اپنے قریب سے دور کرے گا، اس پر خدا کی پھٹکار پڑے گی۔ وَاَعَدَّ لَهٗ ؛ اور اس کے لئے تیار رکھا ہے۔ عَذَابًا عَظِيْمًا ؛ بڑا عذاب۔

ترجمہ :- اور جو کوئی کسی مسلمان کو عمداً قتل کردے تو اس کی سزا دوزخ ہے ۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا ۔ اس پر خدا کا غضب ہوگا ، اس کی لعنت ہوگی ۔ اور اس کے لئے خدا نے بڑا عذاب تیار رکھا ہے ۔

قتل کے کئی اقسام ہیں : (۱) **قتل بالعمد** : یہ گناہِ کبیرہ ہے اس کی سزا قِصاص ہے ۔ اگر اولیائے مقتول میں سے کوئی ایک معاف کردے تو دوسروں کو دِیَت دینی پڑے گی ۔

(۲) **قتل شبہ عمد** : کسی نے ایسی چیز سے مارا جو عموماً قتل کے لئے موضوع نہیں ۔ مثلاً کسی نے لٹھ سے مار دیا ۔ ایک دفعہ مولوی لطف اللہ صاحب اور مولوی افضل حسین صاحب میں بندوق سے مارنے کے متعلق بحث تھی ۔ مولوی لطف اللہ صاحب اس کو شبہ عمد سمجھتے تھے ۔ کیونکہ گولی آلۂ جارحہ نہیں ہے ۔ کاٹنے والی چیز نہیں ہے ۔ بلکہ صدمہ سے پھاڑتی اور مارتی ہے ۔ مولوی افضل حسین صاحب کہتے تھے کہ گولی سے زیادہ کوئی چیز بالارادہ قتل پر دلالت نہیں کرتی ۔ تلوار سے بچنا ممکن ہے مگر بندوق سے بچنا مشکل ہے ۔ میرا بھی یہی خیال ہے ، عمد اور شبہ عمد کا دار و مدار اِرادے پر ہے ۔ گولی سے زیادہ کوئی دوسری چیز پختہ اِرادہ قتل پر دلالت نہیں کرتی ۔ اس کی سزا وارِثوں کو (۱) دیت دینا ، غلام کا آزاد کرنا ہے نہ ہوسکے تو (۲) پے درپے دو مہینے تک روزے رکھنا اور (۳) قاتل کا مقتول کے ورثہ سے محروم رہنا ۔

(۳) **قتل خطاء** : غلطی اور چوک سے کسی کا مارا جانا ۔ مثلاً شکار سمجھ کر دور سے کسی آدمی پر گولی چلائی اور وہ مرگیا یا جنگ میں کسی کو کافر سمجھ کر گولی ماری اور وہ مسلمان نکلا یا نشانہ صاف کررہا تھا گولی کسی آدمی کو لگ گئی ۔ اس کی بھی سزاء ، ترکہ سے محرومی ، دَیَت ، غلام کا آزاد کرنا ، نہ ہو تو دو مہینے تک پے درپے روزے رکھنا ۔

(۴) **شبہہ خطاء** : خطاء کے قائم مقام :- مثلاً ایک آدمی سوتا ہوا دوسرے آدمی پر گرا اور وہ مرگیا ۔ اس کا حکم بھی قتل خطا کا ہے ۔

(۵) **قتل بالسبب** : راستہ میں کنواں کھودا اُس میں ایک آدمی گر کر مرگیا ۔ احناف کے پاس نہ اس میں دِیَت ہے ۔ نہ کفّارہ ، نہ میراث سے حرمان ۔ اور شوافع کے پاس کفّارہ اور میراث سے حرمان ہے ۔

دِیَت کیا ہے؟ سو اُونٹ یا ہزار دینار یا دس ہزار درہم ۔ امام شافعی کے پاس بارہ ہزار درہم ہیں ۔ دِیَت تین سال میں بتدریج قاتل کے کنبہ اور قوم سے وصول کی جاتی ہے ۔ قاتل کے کنبہ اور قوم کو عاقلہ کہتے ہیں ۔ عاقلہ کی تعریف یہ ہے جو لوگ نفع ونقصان میں شریک ہوتے ہیں وہ اس کے عاقلہ ہوتے ہیں ۔ خاندان کا ایک ہونا کوئی شرط نہیں ۔ ایک مدرسہ کے طالبِ علم ، ایک دفتر کے کارکن ، ایک پیشے والے حکم میں عاقلہ کے ہیں ۔ مگر یہ سب وہاں ہوتا ہے ، جن میں کچھ اتحاد ہے ۔ عصبیت ہے ، جہاں کوئی کسی کا نہیں ، کسی کو کسی سے ہمدردی نہیں ، وہ کیا عاقلہ بن سکتے ہیں ؟ ایسی صورت میں ابوبکر عصم کے پاس دِیَت کی ذمہ داری قاتل کی ذات پر ہے ۔

دِیَت کی لفظی تحقیق کیا ہے؟ اس کی اصل کیا تھی ؟ وِدْیٌ (بالکسر) جیسے زِینَۃٌ کی اصل وِزْنٌ بالکسر ہے ۔ یہ اس کا امر دِے ہے

قتل کی قسمیں اور اس کے احکام

اس سے پیشتر قتلِ عمد اور قتلِ خطاء کے متعلق گفتگو کی گئی تھی ، اُن کی سزائیں بتائی گئی تھیں ۔ اب فرماتا ہے کہ کوئی اپنے کو مسلمان کہے اور اپنا اسلام ظاہر کرے تو تم کو حق نہیں کہ تم اس کے اسلام سے انکار کرو ۔ فرماتا ہے :

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًاۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا٘ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِیْرَةٌؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَتَبَیَّنُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۹۴﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ۔ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ جب تم راہِ خدا میں نکلو ، سفر کرو ، جہاد کرنے چلو ۔ فَتَبَیَّنُوْا ؛ تو تحقیق کرلیا کرو ۔ بَیِّنْ اور ظاہر حالات سے واقف ہو ۔ وَلَا تَقُوْلُوْا ؛ اور نہ کہو ۔ لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ ؛ اس شخص کو جو تمہاری طرف اسلام کو ڈالے اور پیش کرے ۔ سَلْمٌ اور سِلْمٌ کے معنی دُعائے سلامتی ، اسلام کے معنی فرماں برداری اور انقیاد کے بھی آتے ہیں ۔ لَسْتَ مُؤْمِنًا ؛ تو مسلمان نہیں ہے ، تو ایمان دار نہیں ، تو گو بظاہر کلمہ پڑھتا ہے مگر تیرے دل میں ایمان نہیں ۔ تَبْتَغُوْنَ ؛ تم چاہتے ہو ۔ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؛ زندگیٔ دُنیا کا سامان ۔ مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لئے ۔ فَعِنْدَ اللّٰهِ ؛ پس خدا کے پاس ۔ مَغَانِمُ كَثِیْرَةٌ ؛ بہت سی غنیمتیں ، دنیا کا سامان نہ ملا تو آخرت ملے گی مَغَانِمُ جمع مَغْنَمٌ غنیمت ، اس لفظ سے واحد نہیں آیا ۔ اس کے مادّے میں کثرت کے معنٰی ہیں ۔ غَنَمٌ ؛ بکری کو کہتے ہیں کیونکہ اس کی نسل خوب بڑھتی ہے ۔ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ ؛ تم بھی ایسے ہی تھے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے تم بھی تو مسلمان کب تھے ۔ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ ؛ پس اللہ نے تم کو ایمان دیا ۔ یہ اس کا بڑا احسان اور منت ہے ۔ فَتَبَیَّنُوْا ؛ کام کرو تو سوچ سمجھ کر کرو اس کی تحقیقات کرلو ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اس چیز سے کہ تم کرتے ہو ۔ تمہارے اعمال سے ۔ خَبِیْرًا ؛ باخبر ، واقف ، عالم ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! جب تم راہِ خدا میں جہاد کرنے نکلو تو تم تحقیقات کرلو ۔ جو شخص تمہارے سامنے اپنا اسلام پیش کرے اُس کو ہرگز نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے کیا تم دُنیا کا ساز و سامان چاہتے ہو ؟ (اور غنیمت سمیٹنا چاہتے ہو !) خدا کے پاس بہت کچھ غنیمتیں ہیں (دنیا میں بھی ملیں گی آخرت میں بھی) تم بھی تو پہلے کب مسلمان تھے پھر (اللہ نے تم کو مسلمان کیا) اللہ کا تم پر بڑا احسان ہے (بڑی منت ہے جہاں اپنے ایمان کی قدر کرتے ہو دوسروں کے ایمان کی بھی قدر کرو) جو کام کرو تحقیق سے کرو ۔ بے شک اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے ۔

مسلمان کو مسلمان جانو

لڑائی میں قتلِ خطا بھی واقع ہوجاتا ہے ۔بعض لوگ بظاہر مسلمان ہوتے ہیں اور ان کے دل میں کفر رہتا ہے ۔ اور بعض لوگ واقعی مسلمان ہوجاتے ہیں ۔ اب ان سب میں تمیز کرنا مشکل کام ہے ، لہٰذا بعض مسلمان جنگ میں حاضر نہ ہوکر خانہ نشین ہوگئے ۔ فرماتا ہے :-

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٩٥﴾

لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ ؛ مساوی نہیں ہوتے خانہ نشین لوگ ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ مسلمانوں میں سے ، ایمان داروں میں سے ۔ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ ؛ جن کو کسی قسم کا ضرر نہیں ، جنہیں کوئی عذر نہیں ۔ غَیْرُ ـــ قَاعِدُوْنَ کی صفت ہے ۔ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ اور وہ لوگ جو راہِ خدا میں کوشش کرتے ہیں ، فی سبیل اللہ جہاد کرتے ہیں ۔ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے ۔ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ ؛ اللہ نے مجاہدوں کو فضیلت دی ہے ۔ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کو صَرف کرنے کی وجہ سے ۔ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً ؛ خانہ نشینوں پر درجہ ، جو لوگ گھر میں بیٹھے رہتے ہیں اُن پر جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو خدا نے فضیلت دی ہے ۔ اگر دَرَجَةً ؛ بمعنی فضیلت ہے تو مفعولِ مطلق ہے فَضَّلَ کا ۔ یا فَضَّلَ کی تمیز ہے ، یا ظرف ہے مفعول فیہ ہے ۔ (بمعنی فِیْ دَرَجَةٍ وَ مَنْزِلَةٍ ؛) وَكُلًّا ؛ اور ہر ایک سے ۔ وَعَدَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے وعدہ کیا ہے ۔ اَلْحُسْنٰى ؛ اچھی جزاء کا ، اچھا وعدہ ۔ یعنی تاہم اللہ نے سب سے اچھا ہی وعدہ کیا ہے ۔ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ ؛ اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو فضیلت دی ہے ۔ ان کو افضل کردیا ہے ، ان کا مرتبہ بڑھا دیا ہے ۔ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ ؛ گھر میں بیٹھے رہنے والوں پر ، خانہ نشینوں پر ، جنگ پر نہ جانے والوں پر ۔ اَجْرًا عَظِیْمًا بڑا بدلہ ، بڑا ثواب ، اجرِ عظیم ۔

ترجمہ :- جن مسلمانوں کو کوئی ضرر نہیں (کوئی عذر نہیں) اور پھر بھی گھر میں بیٹھ رہتے ہیں ۔ ایسے لوگ ان لوگوں کے مساوی نہیں ہوسکتے جو فی سبیل اللہ اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرتے ہیں ۔ اللہ نے ان لوگوں کو جو اپنے جان و مال سے جہاد کرتے ہیں ، خانہ نشینوں اور گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر بڑی فضیلت دی ، بڑا درجہ دیا ہے ۔ یوں تو اللہ نے سب سے اچھا وعدہ کیا ہے ۔ تاہم مجاہدوں کو خانہ نشینوں پر اجرِ عظیم حاصل کرنے کی وجہ سے فضیلت دی ہے ۔

۱۳ ع ۵ ۱۰

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۟

وہ اجرِ عظیم کیا ہے؟ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ ؛ وہ اللہ کے پاس درجے ہیں ۔ مرتبے ہیں ، اعزازات ہیں ۔ وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؛ اور مغفرت اور رحمت ہے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ ہے ۔ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ گناہ بخشنے والا ۔ مغفرت کرنے والا ۔ اپنی بخشش میں چھپا دینے والا ۔ رحم کرنے والا ۔ مہربان ۔

ترجمہ :- (وہ اجرِ عظیم کیا ہے؟) اللہ کے پاس کے بڑے درجے ہیں ، مغفرت اور رحمت ہے اور اللہ تو غفور رحیم ہے ۔

صاحبو ! بعض نادان رسولِ خدا ﷺ کو قاعدین میں اور حضرت علیؓ کو مجاہدین میں سمجھتے ہیں ۔ اور حضرت علیؓ کو رسولِ خدا ﷺ سے افضل جانتے ہیں ۔ ان لوگوں کو شیعۂ غالی کہتے ہیں ۔ جو شیعہ اپنے کو غالی نہیں سمجھتے ۔ غالی شیعوں کو کافر سمجھتے ہیں ، ان کو سُنّیوں سے بھی بدتر جانتے ہیں ۔ ان کے پاس سُنّی دنیا کے امور میں مسلمان سمجھے جاتے ہیں ۔ ان کا ذبیحہ جائز ہے ، ان کی چھوٹی ہوئی چیز روا ہے ، ان سے شادی بیاہ جائز ہے ۔ مگر اُن غُلاۃ کے ساتھ ، غالی شیعوں کے ساتھ کسی قسم کا لین دین جائز نہیں ۔ حیدرآباد میں غالی شیعوں کا بہت زور ہے ۔ غیر غالی شیعوں سے غالی شیعوں کی تعداد زیادہ ہو رہی ہے ۔ یہ بدنصیب ، واقعات سے بالکل نابلد ہیں ۔ کیا جہاد صرف تلوار لے کر میدان میں گھسنے ہی کا نام ہے؟ یا قائدِ لشکر کا انتظام کرنا بھی جہاد میں شریک ہے؟ سپاہی کا ہاتھ لڑتا ہے اور کمانڈر کا دماغ ۔ ہمارے پاس خود حضرت علیؓ کی روایت ہے ۔ وَكُنَّا نَلْتَجِئُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ حِيْنَ يَسْتَحِرُّ الْحَرْبُ ؛ یعنی جب گھمسان کی لڑائی ہوتی اور آتشِ جنگ مشتعل ہو جاتی تو ہم رسول اللہ ﷺ کی پناہ لیتے ۔ میدانِ جنگ میں ایک دفعہ جان نثارانِ نبوت دُور ہو گئے تھے مگر آپ پروا نہ کانِ شمع نبوت کے ساتھ گھوڑے پر بیٹھے آگے ہی بڑھے چلے جا رہے تھے ، اور فرما رہے تھے '' اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ '' ان غلاۃ کے پاس یہ بھی ہے کہ جب معراج میں رسولِ خدا ﷺ عرشِ اعظم پر پہونچے اور بیچ میں سے پردہ اُٹھایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے کیا دیکھا؟ حضرت علیؓ کو دیکھا ۔ جب چالیس سال کے ہوئے تو آپ پر قرآنِ شریف اُترنا شروع ہوا ، مگر اُس سے تیرہ برس پہلے حضرت علیؓ پیدا ہوتے ہی قرآن شریف پڑھنے لگے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جبرئیلؑ نے غلطی کی اور حضرت علی کو وحی پہنچانے کے عوض آنحضرت کو پہنچادی ۔ نہ خدا کے پاس کوئی انتظام ہے نہ جبرئیلؑ معصوم ہیں؟ جبرئیل کی وحی اور قرآن کا کیا اعتبار؟ بعض لوگ تو حضرت علی کو خدا سمجھتے ہیں اور اُن کو نُصَیری کہتے ہیں ۔ مرزا غالبؔ لکھتے ہیں کہ ؎

منصور فرقہ علی اللہ ہیاں منم آوازۂ انا اسد اللہ برافگنم

صحابہؓ کو برا کہنا تو ایک طرف یہ تو خود حبیبِ خدا ﷺ پر فضیلت ہو رہی ہے ۔ حضرت علیؓ تو فرماتے ہیں ۔ '' وَيْحَكَ اَنَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِ مُحَمَّدٍ '' ارے تجھ پر افسوس ہے ! میں تو محمدؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں ۔ ایک صاحب وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۔ (الحج ۔ آیت ۴۵) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت علی بیر معطل ہیں یعنی باؤلی تو ہے مگر پانی نہیں اور مہدی قصر مشید ہیں ۔ کیونکہ امام مہدی قربِ قیامت میں اصحابِ رسول اللہ ﷺ کو زندہ کریں گے ۔ اور

اُن کو سزا دیں گے ۔ حالانکہ حضرت علیؓ نے بڑے بڑے مظالم اُٹھائے مگر کچھ نہیں کیا ، اِن گستاخیوں کی سزا آج نہ ہوئی تو کل ضرور ہوگی ۔ دراصل معلوم نہیں کہ ان لوگوں کو دین اسلام سے کتنا ربط ہے ؟ وہ جو چاہیں گے کہیں گے ۔ سُنّیوں کا ڈر ہے ۔ تقیہ کرتے ہیں ۔ اگر یہ نہیں ہوتا تو ان کے اصلی خیالات سے واقفیت ہوسکتی اور ان کے مذہب کا علم ہوتا کہ وہ ہے کیا ؟ اور ابھی کون کون سی باتیں اظہار طلب ہیں ۔

سچ پوچھو تو یہ کوئی مذہب نہیں ہے بلکہ دشمنان اسلام انارکسٹوں کا ایک فرقہ ہے ۔ روز ایک نئی بات نکالتا ہے اور اسلام کو تباہ کرنے کی سوچتا ہے ۔ اس میں یہودی ، مجوسی ، بُت پرست ، دہری سب ہمنوا ہوگئے ہیں ۔ اُن کا متفق علیہ مسئلہ جس پر اُن کا دین و ایمان ہے عداوتِ اسلام ہے ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ﴿۹۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ؛ فرشتے اُن کو وفات دیتے ہیں ، اُن کے دن پورے کردیتے ہیں ، اُن کی روح قبض کرتے ہیں ۔ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ بحالیکہ وہ اپنے آپ پر ظلم وستم کرتے رہے ہیں ۔ اپنا خرابہ آپ کرتے رہے ہیں ۔ آپ اپنا بگاڑ رہے ہیں ۔ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؛ فرشتے پوچھتے ہیں تم تھے کس حال میں ؟ تم رہتے کہاں تھے ؟ کرتے کیا تھے ؟ قَالُوْا كُنَّا ؛ کہیں گے ہم تھے ۔ مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں بے بس ، مجبور اور ہم اس جگہ بے کس اور بے قوت تھے ۔ قَالُوْٓا (فرشتے) کہیں گے ۔ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً ؛ کیا خدا کی زمین کشادہ نہ تھی ، وسیع نہ تھی ؟ ''مُلکِ خدا تنگ نیست ، پائے مَرا لنگ نیست'' فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؛ پھر تم وہاں ہجرت کرو ، ایسے وطن کو چھوڑو ، جہاں احکامِ اِلٰہی کو آزادی سے بجا نہیں لاسکتے ۔ سارے جھوٹے حیلے تھے ، آرام طلبی اور سُستی تھی ، کام چور تھے ، ہر شخص کے ساتھ ، ہر فعل کے ساتھ اُس کے لوازم لگے رہتے ہیں ۔ فَاُولٰٓىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؛ پھر تو اِن کا ٹھکانا جہنّم ہے ، ان کا مستقر دوزخ ہے ، ہجرت نہیں کی تھی تو دوزخ کی طرف ہجرت کرو ۔ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ؛ اور کیا برا انجام ہے ۔ انجام کے لحاظ سے دوزخ کیا بری جگہ ہے ؟ مَصِيْرًا تمیز ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں کی روح فرشتے نکالتے ہیں (اُن کی روح قبض کرتے ہیں ، کس حال میں ؟ اس حال میں کہ ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑتے) اپنے آپ پر ظلم کرتے رہتے ہیں ۔ فرشتے تو پوچھیں گے تم تھے کس حال میں ؟ کہیں گے ہم سرزمین میں ضعیف و ناتواں تھے ۔ پوچھیں گے کیا خدا کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم وہاں جاتے (تم نے دارالکفر نہیں چھوڑا تو دارالبوار کو جاؤ) اب ان کا ٹھکانہ جہنّم ہے اور وہ کیا برا مقام ہے

(کیا برا انجام ہے)۔

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۹۸﴾

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ ؛ مگر وہ لوگ جو واقعی ضعیف و ناتواں ہیں، مجبور ہیں، بے یار و مددگار ہیں۔ وہ کون ہیں؟ مِنَ الرِّجَالِ وسالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ ؛ بعض مرد ہیں، بعض عورتیں ہیں اور بعض بچے ہیں۔ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً ؛ وہ کوئی تدبیر نہیں کرسکتے، اُنھیں کچھ کرنے کی استطاعت نہیں۔ وَلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ؛ اور ان کو کوئی راستہ نہیں ملتا، کوئی طریقہ سُجھائی نہیں دیتا

ترجمہ:- (ترکِ وطن سے کوئی مستثنیٰ نہیں ہوسکتا۔) مگر جو ضعیف ہیں (مجبور ہیں، وہ کون ہیں؟) کچھ مرد ہیں، کچھ عورتیں ہیں اور کچھ بچّے ہیں۔ نہ ان کو دشمنوں سے بچنے کی استطاعت ہے نہ دشمنوں پر غالب ہونے کا کوئی راستہ اُنھیں ملتا ہے۔

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾

فَاُولٰٓئِكَ ؛ پھر یہ لوگ۔ عَسَى اللّٰهُ ؛ شاید اللہ، ممکن ہے کہ اللہ، کیا تعجب ہے کہ اللہ، ہوسکتا ہے کہ اللہ۔ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؛ کہ ان کی کمزوریوں کو معاف کردے، عفو کردے، مٹا دے، کالعدم کردے۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ؛ اور اللہ تو عفو کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہی ہے۔ وہ تو عفوٌ غفور ہے۔

ترجمہ:- پھر یہ (عذرِ صحیح رکھنے والے) کیا تعجب ہے کہ اللہ ان کو معاف کردے (ان سے درگزر کردے) اور اللہ تو عفو و مغفرت کرنے والا ہے ہی۔

وَمَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۰۰﴾ ع ۱۴

وَمَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ اور جو راہِ خدا میں ہجرت کرتا ہے، ترکِ وطن کرتا ہے۔ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ ؛ تو اس سرزمین میں پائے گا، اُس کو مل جائے گی۔ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا ؛ بہت آسائش و آرام کی جگہ، بھاگنے کی جگہ۔ مُرٰغَمٌ، رَغْمٌ سے

مشتق ہے، جس کے معنی ہیں، زمین، مٹی، خاک۔ کبھی رَغم سے ذِلّت وخواری اور خاکِ مذلّت مُراد ہوتی ہے۔ عَلٰی رَغْمِ اَنفِک؛ تیری ناک گھِسنی پر۔ تیری ناک کو مٹی میں دبا کر۔ وَسَعَةً؛ اور فراخ دستی وکشائش ملے گی۔ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِهٖ؛ اور جو اپنے گھر سے نکلے۔ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ؛ اللہ اور اُس کے رسول کی طرف ہجرت کرتا۔ ترکِ وطن کرتا۔ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ؛ پھر اُس کو موت آئے، اور وہ دارالامن کو نہ پہنچے۔ نکلا تو تھا ہجرت کے لئے مگر راستہ میں مرگیا۔ فَقَدْ وَقَعَ؛ تو ہوگیا، ثابت ہوگیا، واقع ہوگیا۔ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ؛ اُس کا اجر اللہ پر، اللہ پر اُس کا بدلہ دینا لازم ہوگیا۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا؛ اور اللہ تو غفور ورحیم ہے ہی، وہ تو مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ہی۔

ترجمہ:- اور جو فی سبیل اللہ ہجرت کرے اُس کو بہت آسائش اور کشایش مل جائے گی۔ اور جو اپنے گھر سے اللہ ورسول کی طرف ہجرت کے خیال سے نکلے اور راستہ میں مرجائے تو اُس کا اجر تو اللہ کے پاس ثابت ہوچکا ہے اور اللہ تو غفور ورحیم ہے ہی۔

جنگ کے وقت اور سفر کے زمانے میں نماز کا پڑھنا مشکل ہوجاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے قصرِ صَلوٰۃ اور صلوٰۃ الخوف کی اجازت دی۔ قصر صَلوٰۃ کے معنی ہیں مسافر کا بجائے چار رکعتوں کے دو رکعت پڑھنا۔ اَمن ہوجانے کے بعد بھی مسافر کو قصر صلوٰۃ کی اجازت باقی ہے۔ قصر کی مدّت پندرہ دن تک رہنے کا اِرادہ کرنا ہے۔ بعض ائمہ کے پاس کچھ زیادہ ہے اور بعض کے پاس کچھ کم۔ اگر کوئی مسافر چار رکعتیں پڑھنا چاہے تو جائز ہے۔ مگر قصر یعنی دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔ سفر کا معیار اوسط رفتار سے چلنے والے کا تین دن کا فاصلہ ہے۔ قصر کی ابتداء کب ہوگی؟ جب وطن کے مکانوں سے دُور ہوجائے۔ اگر کوئی شخص سفر کرے اور کسی مقام پر پندرہ روز سے زیادہ مدّت تک ٹھیرنے کا اِرادہ نہ کرے اور واقعات کچھ ایسے پیش آئے کہ آج نکلیں گے اور کل نکلیں گے، اس میں پندرہ روز سے زیادہ رہنا پڑگیا تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ ایسا شخص برابر قصر کرے گا، چاہے زمانہ کتنا ہی گزرے۔ وطن میں صلوٰۃ قصر کی قضا کامل کرنی چاہیئے اور سفر میں صلوٰۃِ قصر کی قضا قصر ہی رہے گی، وطن کی قضا مکمل ہوگی۔ صلوٰۃ قصر

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖۗ
اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝۱۰۱

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ؛ اور جب تم سفر میں رہو۔ ضَرَبَ؛ کے معنٰی سفر کرنے کے ہیں۔ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ؛ تو نہیں ہے تم پر گناہ۔ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ کہ نماز سے چند رکعتیں کم کرلو۔ یعنی چار رکعتوں کے عوض دو پڑھو۔ نماز کو قصر کرو۔ یعنی مسافر قصرِ صلوٰۃ کرسکتا ہے؟ اس میں کچھ برائی نہیں۔ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ابتداءً دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں، پھر چار رکعتیں کردی گئیں۔ سفر کے زمانے میں دو رکعتوں پر جو اس کی اصلی حالت تھی رجوع کیا گیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ سے مُراد نماز پڑھنے سے رُک جانا ہے۔ یعنی جب

گھسان کی لڑائی ہو اور نماز پڑھنا بالکل ممکن نہ ہو تو اطمینان کے زمانے میں پڑھ سکتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جنگ کے وقت کی چھوٹی ہوئی چار نمازوں کی قضا کی۔

اِنْ خِفْتُمْ ؛ اگر تم کو خوف ہو۔ اَنْ یَّفْتِنَکُمْ ؛ کہ تم کو ستائیں، فتنہ میں مبتلا کریں۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا ؛ جو کفر کرتے ہیں، یعنی کافروں کے ایذا دینے کا خوف ہو اور تم سفر میں ہو تو قصر کر سکتے ہو۔ مگر یہ خدائے تعالیٰ کی رعایت ہے، اُس کی عنایت ہے کہ امن کے زمانے میں بھی مسافر کو قصر کی اجازت باقی ہے۔ اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ ؛ بے شک کفّار۔ کَانُوْا لَکُمْ ؛ ہیں تمہارے لئے۔ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ؛ کھلم کھلا دشمن۔ عَدُوٌّ فَعُوْلٌ کے وزن پر ہے۔ واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہو سکتا ہے؟ اَعْدَاء کا جمع ہونا تو ظاہر ہے۔

ترجمہ:- جب تم سفر کر رہے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز کی قصر کرو۔ اگر تم کو کافروں کی فتنہ انگیزی کا خوف ہو۔ بے شک کفار تمہارے کھلم کھلا دشمن ہیں۔

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۚ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ ؛ اے رسول! اور جب تم مسلمانوں میں ہو۔ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ ؛ پھر تم نے ان کے لئے نمازِ جماعت قائم کی یعنی جب مسلمان جمع ہو جائیں اور امامت کرنے کا موقع ہو تو مسلمانوں کا کوئی حصہ بغیر باجماعت نماز کے نہ رہے۔ اس حالت میں صلوٰۃ الخوف اس طرح ادا کرنی چاہیے۔ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ ؛ کہ ایک جماعت قائم رہے۔ مِنْهُمْ مَّعَكَ ان میں سے تمہارے ساتھ۔ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ؛ ان کو اپنے ہتھیار کے ساتھ رہنا چاہیے، وہ اپنے اسلحہ لئے رہیں۔ فَاِذَا سَجَدُوْا ؛ پھر جب وہ سجدہ کریں یعنی ایک رکعت پڑھ لیں۔ فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ؛ پھر وہ لوگ تمہارے پیچھے ہو جائیں۔ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى ؛ پھر ایک دوسری جماعت آجائے۔ لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ ؛ جو جماعت نماز نہیں پڑھی ہے، جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ہیں، وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھ لیں۔ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ ؛ اور اپنا بچاؤ کر لیں۔ وَاَسْلِحَتَهُمْ ؛ اور اپنے ساتھ اپنے ہتھیار رکھ لیں۔ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ یہ کافر چاہتے ہیں، موقع ڈھونڈتے ہیں، آرزو

کرتے ہیں ۔ لَوْتَغْفُلُوْنَ ؛ اگر تم غافل ہو جاؤ ، اگر خیال نہ رکھو ، اگر تم سے چوک ہو جائے ۔ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ ؛ اپنے ہتھیار اور سامان سے ۔ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ ؛ پھر وہ تم پر آ پڑیں ، حملہ کر بیٹھیں ، ٹوٹ پڑیں ، جھک پڑیں ۔ مَیْلَةً وَّاحِدَةً یکدم سے ، دفعتہً ، ایک دفعہ ہی ۔ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ ؛ اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے ۔ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى ؛ اگر تمہیں کسی قسم کی تکلیف ہو ، اذیّت ہو ۔ مِنْ مَّطَرٍ ؛ بارش کی قسم سے ، مینہ برس رہا ہو ۔ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰی ؛ یا تم مریض ہو ، بیمار ہو ۔ اَنْ تَضَعُوْا اَسْلِحَتَكُمْ ؛ کہ رکھ دو اپنے ہتھیار ، اپنے اسلحہ اُتار رکھو ۔ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؛ اور اپنا بچاؤ کر لو ۔ محفوظ مقام میں ہو جاؤ ۔ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ ؛ بے شک اللہ نے تیار رکھا ہے ۔ لِلْكٰفِرِیْنَ ؛ کافروں کے لئے ۔ عَذَابًا مُّهِیْنًا ؛ ذِلّت دہ عذاب ، رسوا کُن سزا ۔

ترجمہ :- اور جب تم ان میں رہو اور امام بن کر نماز قائم کرو ۔ تو چاہیئے کہ ایک جماعت تمہارے ساتھ کھڑی ہو اور وہ اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھے ۔ پھر جب پہلی جماعت کے لوگ سجدہ کر لیں (اور رکعت سے فارغ ہو جائیں) تو وہ تمہارے پیچھے ہو جائیں اور ایک دوسری جماعت آ کر تمہارے ساتھ شریک ہو ، جو پہلی جماعت میں شریک نہ تھی اور اپنا بچاؤ کریں (محفوظ جگہ ہو جائیں) اور اسلحہ لئے رہیں ، یہ کافر چاہتے ہیں کہ تم اپنے اسلحہ اور سامان سے غافل ہوں اور وہ دفعتہً تم پر ٹوٹ پڑیں ، اور تم پر کوئی گناہ نہیں (اگر تم صلوٰۃ الخوف نہ پڑھ سکو) اگر تم کو تکلیف ہو ، بارش کی وجہ سے یا تم بیمار ہو ۔ اس بات میں کہ تم اپنے ہتھیار اُتار رکھو اور اپنی حفاظت کرو (اور چوکس رہو ، ہوشیار رہو) بے شک اللہ نے کافروں کے لئے ذِلّت والا عذاب تیار رکھا ہے ۔

دیکھو ! نمازِ با جماعت کے لئے کس قدر تاکید ہے ؟ دشمن کا آمنا سامنا ہے ، پہرے بدلیں اور جماعت سے نماز ادا کریں اور کوئی حصہ نمازِ با جماعت سے خالی نہ رہے ۔

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ
فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝١٠٣

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ ؛ پھر جب تم نے نماز پڑھ لی ، نماز پوری کر لی ، اُس سے فارغ ہو چکے ۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ؛ تو اللہ کا ذکر کرو ، اُس کی یاد میں رہو ۔ قِیٰمًا ؛ کھڑے ۔ وَّقُعُوْدًا ؛ اور بیٹھے ۔ وَّعَلٰی جُنُوْبِكُمْ ؛ اور لیٹے اپنے پہلوں پر ۔ کروٹ ۔ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ ؛ جب تمہیں اطمینان ہو جائے ۔ جب تم امن چین میں ہو جاؤ ۔ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ؛ تو نماز قائم کرو نماز پڑھنے کھڑے ہو جاؤ ۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ ؛ بے شک نماز ۔ كَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ ہے مسلمانوں پر ۔ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ؛ وقت پر فرض ، معیّن اوقات پر نوشتہ خاوندی ۔

جنگ کے وقت بھی باجماعت نماز پڑھنا چاہیئے

ترجمہ :- پھر جب تم نماز پوری کر چکو تو یادِ خدا کرو ۔ کھڑے ، بیٹھے لیٹے ۔ پھر جب تم کو اطمینان ہو جائے تو نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ ۔ بے شک نماز ایمان داروں پر معیّن اوقات میں فرض ہے ۔

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّھُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ
وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِــيْمًا حَكِــيْمًا ۝۱۰۴ ع ۱۵ ۱۲

وَلَا تَهِنُوْا ؛ اور سُستی نہ کرو ، ہمت نہ ہارو ، کمزور نہ بنو ۔ فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؛ قوم سے لڑنے میں ، ان کی کھوج میں ، ان کی تلاش میں ، ان کے تعاقب میں ۔ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ ؛ اگر تم کو تکلیف ہے ، رنج و الم ہے ۔ فَاِنَّھُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ؛ تو ان کو بھی تکلیف ہے جیسے تم کو تکلیف ہے ۔ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ ؛ اور تم کو خدا سے اُمید ہے ۔ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؛ جو اُمید اُنھیں نہیں ، تم کو بڑے ثواب کی اُمید ہے اور اُنھیں نہیں ۔ اور جو تم کو اُمید و رجا ہے اُنھیں کہاں ؟ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؛ اور اللہ بڑا علم و حکمت والا ہے ۔ بڑا علیم ہے بڑا حکیم ہے ۔

ترجمہ :- اور (دشمن) قوم کی تلاش میں (اُن کے تعاقب میں) سُستی نہ کرو ۔ اگر تم کو تکلیف ہوتی ہے تو اُنھیں بھی ویسی ہی تکلیف ہوتی ہے ، جیسی تم کو ہوتی ہے ۔ اور تمہیں تو اللہ سے بڑی بڑی اُمیدیں وابستہ ہیں ۔ جو اُنھیں نہیں اور اللہ علیم ہے حکیم ہے ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ
وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۝۱۰۵ۙ

اِنَّآ اَنْزَلْنَا ؛ بے شک ہم نے اُتارا ۔ اِلَیْکَ ؛ تمہاری طرف ، تم پر ۔ اَلْکِتٰبَ ؛ قرآن کو ۔ بِالْحَقِّ ؛ برحق ۔ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ ؛ تا کہ لوگوں میں حکم کرو ، ان کے فیصلے کیا کرو ۔ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؛ جیسا کہ اللہ نے تم کو دکھا دیا ، تم کو معلوم کرا دیا تم کو مناسب معلوم ہوا ، تمہاری رائے میں آیا ۔ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ؛ اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے لڑنے والا نہ بنو ۔ دغا بازوں کے طرف دار نہ بنو ، ان خیانت کاروں کی طرف سے مخاصمت نہ کرو ۔ ان کی تائید نہ کرو ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے تم پر برحق کتاب نازل کی ہے تا کہ خدا نے تم کو جیسا بتلایا ہے اس کے موافق فیصلے کیا کرو اور ان خیانت کرنے والوں کی طرف داری نہ کرو (ان کی طرف سے مخاصمت نہ کرو ۔)

صاحبو ! اس آیت میں خلافِ احکامِ الٰہی حکم کرنے والے حاکم اور جھوٹے مقدمہ میں وکیل بننے کی ممانعت کی گئی ہے

صاحبو! اِس زمانے میں ''مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور'' ہے۔ حاکم سے اور وکیل دونوں سے حلف لیا جاتا ہے مگر سب رسماً، یہ قاعدہ ہے، اس کے مطابق حلف دیا جارہا ہے، نہ حاکم احکامِ خدا اور رسول کے مطابق فیصلہ کرنے کو تیار ہے نہ وکیل کو جھوٹا مقدمہ چلانے سے انکار ہے۔ ایک مثل مشہور ہے'' رشوت خوار حاکم، زِنا کار عورت اور وکیل کا مذہب روپیہ ہے''۔ اللہ توفیق کو سب کا رفیقِ طریق کرے۔ آمین۔

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۰۶

وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے معافی مانگو، مغفرت طلب کرو۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ بے شک اللہ غفور و رحیم ہے

ترجمہ:- اور اللہ سے مغفرت طلب کرو، بے شک اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝۱۰۷

وَلَا تُـجَادِلْ ؛ اور تم نہ جھگڑو، تم جھگڑا نہ کرو، تائید میں بحث مت کرو۔ عَـنِ الَّـذِيْنَ ؛ ان لوگوں کی طرف سے۔ يَـخْتَـانُـوْنَ اَنْـفُسَهُمْ ؛ جو اپنی ذاتوں سے خیانت کرتے ہیں، اپنے نفس کو آپ دھوکہ دیتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰـهَ لَا يُحِبُّ ؛ بے شک اللہ محبوب نہیں رکھتا۔ پسند نہیں کرتا۔ مَنْ كَانَ ؛ جو ہے۔ خَوَّانًا اَثِيْمًا ؛ خیانت کار، گنہگار۔

ترجمہ:- اور تم ان لوگوں کی طرف سے نہ لڑو، جو اپنی ذات سے آپ خیانت کر رہے ہیں (جو اپنا آپ بگاڑ رہے ہیں) بے شک اللہ خیانت کار گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝۱۰۸

يَسْتَـخْـفُوْنَ مِنَ النَّاسِ ؛ لوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں، مخفی رکھ سکتے ہیں۔ وَلَا يَسْتَـخْـفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ ؛ مگر خدا سے تو نہیں چھپا سکتے، مخفی نہیں رکھ سکتے۔ وَهُوَ مَعَهُمْ ؛ اور خدا تو اُن کے ساتھ ہے، اُن کے پاس ہے۔ اِذْ يُبَـيِّـتُوْنَ ؛ جب کہ وہ راتوں کو باتیں کرتے ہیں، کیسی باتیں؟ مَـا لَا يَـرْضٰـى مِنَ الْقَوْلِ ؛ ایسی باتیں جن سے خدا راضی نہیں۔ جب وہ بے ہودہ باتیں کرتے ہیں۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ ہے۔ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ؛ اُن کے کاموں کو۔ اُن کے اعمال کو۔ مُحِيْطًا ؛ احاطہ کئے ہوئے

ترجمہ:- یہ لوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں، مگر اللہ سے تو چھپا نہیں سکتے۔ وہ تو اُن کے ساتھ ہے، جب راتوں کو ایسی بے ہودہ باتیں کرتے ہیں جو خدا کو پسند نہیں اور اللہ ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾

هَـآ نْـتُمْ هٰٓؤُ لَآءِ ؛ تم لوگ تو وہ ہو ۔ جَـادَلْتُمْ عَنْهُمْ ؛ اُن کی طرف سے لڑتے ہو ۔ جھگڑتے ہو ۔ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ جب تک اس دنیا میں زندہ رہو ۔ فَـمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ ؛ پھر کون خدا سے لڑے گا ؟ عَنْهُمْ ؛ اُن کی طرف سے ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ ؛ یا ان کا کون ہوگا ؟ وَكِيْلًا ؛ وکیل ۔ کارساز ۔

ترجمہ :- دیکھو ! تم لوگ تو وہ ہو جو زندگی میں اُن کی طرف سے لڑتے ہو ۔ مگر کل قیامت کے دن اُن کی طرف سے ، اللہ سے کون لڑے گا ؟ یا اُن کا کون وکیل بنے گا ؟ ۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا ؛ اور جو برا کام کرے ۔ اَوْيَـظْلِمْ نَفْسَهٗ ؛ یا اپنا خرابہ آپ کرے ، اپنے نفس پر ظلم کرے ۔ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؛ پھر توبہ کرے ، اللہ سے مغفرت مانگے ۔ يَجِدِ اللّٰهَ ؛ تو اللہ کو پائے گا ۔ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ غفور و رحیم ۔

ترجمہ :- اور جس نے برا کام کیا یا اپنے نفس پر ظلم کیا پھر اللہ سے مغفرت طلب کی تو وہ اللہ کو غفور و رحیم پائے گا ۔

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾

وَمَـنْ يَّـكْسِبْ اِثْمًا ؛ اور جو گناہ کرے ، جس کی کمائی خطا کاری ہو ۔ فَـاِنَّمَا يَـكْسِبُهٗ ؛ تو وہ اُسے کماتا ہے ۔ عَلٰى نَفْسِهٖ ؛ اپنی تباہی کے لئے ۔ کوئی خلافِ حکمِ خدا کرتا ہے تو ہمارا کیا بگاڑتا ہے ؟ وہ اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے ، برباد کرتا ہے ۔ اس نافرمانی کا اثر خود اس پر پڑے گا ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ ۔ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؛ علم والا حکمت والا ۔

ترجمہ :- اور جو شخص گناہ کرتا ہے وہ اپنی خرابی آپ کرتا ہے اور اللہ تو علیم و حکیم ہے ۔ (سب کچھ جانتا ہے اور مناسب حکم دیتا ہے ۔)

ع ١٦ ٨ ١٣

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗـــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗـــــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾

وَمَنْ يَّكْسِبْ ؛ اور جو کمائے ، کرے ۔ خَـطِـيْٓـئَـةً اَوْ اِثْمًا ؛ خطا یا گناہ ۔ ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ ؛ پھر ڈالے اس کو ، لگائے اس کو ۔ بَرِيْٓـئًا ؛ بے گناہ پر ۔ فَقَدِا حْتَمَلَ ؛ تو اُس نے اُٹھایا ۔ بُهْتَانًا ؛ بہتان ، تہمت ، جھوٹا الزام ۔ وَاِثْمًا مُّبِيْنًا ؛ اور کھلا گناہ

ترجمہ :- اور جو (نادانستہ یا دانستہ) غلطی کرے، گناہ کرے پھر کسی بے گناہ پر ڈال دے تو اس نے بہت بڑا بہتان باندھا اور کھلا گناہ کیا۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْکَ ؛ اور اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا۔ وَرَحْمَتُهٗ ؛ اور اس کی رحمت۔ لَهَمَّتْ طَآئِفَةٌ ؛ تو ایک جماعت ارادہ کرتی۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے۔ اَنْ يُّضِلُّوْکَ ؛ کہ تم کو گمراہ کرے۔ تم کو ضلالت میں ڈالے۔ وَمَا يُضِلُّوْنَ ؛ اور گمراہ نہیں کرتے۔ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ ؛ مگر اپنے آپ کو، وہ تو خود کو گمراہ کر رہے ہیں، ضلالت میں ڈال رہے ہیں۔ وَمَا يَضُرُّوْنَکَ ؛ اور تم کو ضرر نہیں دے سکتے، نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ بھی، ایک چیز کا بھی۔ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ نے اُتارا۔ عَلَيْکَ ؛ تم پر۔ اَلْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ ؛ کتاب وحکمت کو۔ وَعَلَّمَکَ ؛ اور تم کو تعلیم دی، سکھایا۔ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ؛ جس کا تم کو علم نہ تھا۔ جن کو تم جانتے نہ تھے۔ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ ؛ اور اللہ کا فضل ہے۔ عَلَيْکَ ؛ تم پر۔ عَظِيْمًا ؛ بڑا۔

ترجمہ :- (اے نبی!) اگر تم پر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک جماعت نے اِرادہ کرلیا تھا کہ تم کو گمراہ کردے (ضلالت میں ڈالے) وہ تم کو کیا گمراہ کرتے، مگر اپنے آپ کو۔ وہ تم کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ نے تم پر کتاب وحکمت نازل کی۔ اور تم کو ایسی چیزوں کی تعلیم دی جن کا تم کو علم نہ تھا۔ اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

لَا خَيْرَ ؛ کچھ بھلائی نہیں۔ فِیْ کَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ ؛ ان کی بہت سی سرگوشیوں میں۔ خفیہ مشوروں میں، اُن کی یہ ساری سرگوشیاں بے کار ہیں، مشورے بے فائدہ ہیں۔ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ ؛ مگر جس نے خیر خیرات کا حکم دیا ہو۔ اگر نَجْوٰی مصدر کہہ کر فاعل مُراد لیا جائے تو اس وقت استثنائے متصل نہ ہوگا یا استثنائے منقطع ہے۔ یعنی نَجْوٰی اور مَنْ اَمَرَ

دونوں ایک جنس سے نہیں ہیں اور یہ بلیغوں کے کلام میں بہت ہے ۔ اَوْمَعْرُوْفٍ ؛ یا نیک بات کا ، دستور کے موافق بات کا ، نیک کام کا ۔ اَوْ اِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ ؛ اور لوگوں میں اصلاح کا ، میل ملاپ کرانے کا ۔ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ ؛ اور جو ایسا کرے ۔ اِبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؛ خدا کی رضا جوئی کے لئے ، خدا کی مرضی حاصل کرنے کے لئے ، اس کی خوشنودی کے لئے ۔ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ ؛ تو عنقریب ہم اس کو دیں گے ۔ اَجْرًا عَظِیْمًا ؛ اجرِ عظیم ۔ بڑا ثواب ۔

ترجمہ :- (تمہارے خلاف) ان کی یہ ساری سرگوشیاں بے فائدہ ہیں ۔ ہاں ، مگر جس نے حکم کیا ہو خیر خیرات کا نیک کام کا اور لوگوں میں اصلاح کرانے کا اور جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے یہ کام کرے ، ہم عنقریب اُس کو اجرِ عظیم دیں گے ۔

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۱۱۵﴾ ع ۱۷

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ ؛ اور جو پیغمبر کی نافرمانی کرے ۔ شِقَاقٌ ؛ پھوٹ ۔ اختلاف ۔ شَقٌّ کے معنی چیرنے کے ہیں ۔ پھاڑنے کے ہیں ۔ شَقِیْقَةٌ ؛ آدھے سر کا درد ۔ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ ؛ بعد اس کے کہ معلوم ہوگیا ، واضح ہوگئی ۔ لَهُ ؛ اس کو ۔ اَلْهُدٰى ؛ ہدایت ، یعنی حق ظاہر ہونے کے بعد بھی پیغمبر سے خلاف کیا ، اُن سے پھٹا رہا ۔ وَیَتَّبِعْ ؛ اور اتباع کی ، پیروی کی غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ مسلمانوں کے طریقے کے خلاف ۔ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى ؛ ہم اس کو اسی طرف لگا دیں گے جس طرف وہ لگنا چاہتا ہے ہم بھی اس کو اس راستے پر چلائیں گے جس راستہ پر وہ چلنا چاہتا ہے ۔ وہ جس چیز کے پیچھے پڑ گیا ہے ، جس کام کو وہ کرنا چاہتا ہے ہم اُس کو اُسی پر لگا دیں گے ۔ وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؛ اور ہم اس کو جہنّم میں ڈال دیں گے ۔ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ؛ اور یہ کیا برا انجام ہے؟ اور بری ہے یہ جہنّم باعتبار انجام کے ۔

ترجمہ :- اور حق ظاہر ہونے کے بعد بھی جو پیغمبر کے خلاف کرے اور مسلمانوں کے طریقے کے سوائے دوسرے طریقے پر رہے اس کو جس راستہ پر لگتا دیکھیں گے ، لگا دیں گے اور اس کو جہنّم میں ڈال دیں گے ، یہ جہنّم کیا برا مقام ہے ۔

اجماع کی ضرورت

صاحبو ! اس آیت سے اِجماعِ اُمّت کا واجب العمل ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ اگر تمام مسلمان کسی حکمِ شرعی پر اتفاق کرلیں تو اس کو اِجماع کہتے ہیں ۔ اِجماع ہوجانے کے بعد دوسرے مسلمانوں کو اُس سے اختلاف نہ کرنا چاہیئے ۔ حدیث میں آیا ہے : لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ ؛ میری اُمّت گمراہی پر کبھی اتفاق نہ کرے گی ۔ مگر ہر اِجماع کا ایک ماخذ ہونا چاہیئے یعنی وہ مسئلہ قرآن یا حدیث یا قیاس سے ثابت ہو ۔ اجماع کا فائدہ یہ ہے کہ وہ حکمِ تاکیدی اور یقینی ہوجاتا ہے ، اس پر عمل کرنا ضروری ہوجاتا ہے ۔

بعض ائمہ کا خیال ہے کہ اِجماع کا ثابت کرنا بہت مشکل کام ہے ۔ بعض لوگ مجتہدین کی کسی مسئلہ میں دو رائیں دیکھتے ہیں تو تیسرے قول کے نہ ہونے پر اجماع سمجھتے ہیں ۔

اس سے پہلے بیان کیا گیا تھا کہ گناہ گار اگر استغفار کرے تو اللہ اُس کا گناہ معاف فرماتا ہے ۔ آئندہ آیت میں فرماتا ہے کہ شرک ناقابلِ معافی ہے ۔ ہاں دوسرے گناہ معاف ہوسکتے ہیں ۔ اصل یہ ہے کہ شرک ، بغاوت ہے اور دوسرے گناہ جرائم ہیں ۔ بغاوت ناقابلِ معافی ہے ۔ اِسی طرح شرک بھی ناقابلِ معافی ہے ۔ بغاوت کی سزا قتل ہے ۔ شرک کی سزا دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہے ۔ فرماتا ہے :

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ۝۱۱۶

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ ؛ بے شک اللہ مغفرت نہیں کرتا ۔ نہیں بخشتا ۔ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ ؛ کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے ۔ کسی کو اس کے برابر سمجھیں ۔ کسی کو اس کے اوصاف والا مانیں ۔ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ ؛ اور اس کے سوائے جو کچھ ہے بخش دے گا ۔ لِمَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہے یعنی شرک کے سوائے تمام گناہ قابلِ معافی ہیں ۔ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ ؛ اور جس نے خدا سے شرک کیا ، کسی کو خدا کا شریک بنایا ۔ فَقَدْ ضَلَّ ؛ تو وہ گمراہ ہوگیا ۔ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ؛ بڑی لمبی دُور کی گمراہی ، بے انتہا ضلالت ۔

شرک ناقابلِ معافی ہے

ترجمہ :- بے شک اللہ شرک کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جتنے گناہ ہیں ، جس کو چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ سے شرک کرتا ہے وہ تو بے انتہا گم راہ ہے ۔

صاحبو ! ہم نے تفسیرِ سورۂ فاتحہ میں شرک کے متعلق کافی بحث کی ہے ۔ تاہم یہ آیت تو اس کا مقام ہے اور یہ مسئلہ بہت اہم ہے ، اس کو مختلف طور سے دُہرانا چاہیئے ۔

ابھی ہم نے بیان کیا کہ شرک بغاوت ہے ، دوسرے گناہ جرائم ہیں ۔ ظاہر ہے کہ سرکار بغاوت کو معاف نہیں کرتی ، باغی کو پھانسی دے کر اس کا کام تمام کیا جاتا ہے ۔ اِسی طرح شرک ناقابلِ معافی اور اس کی سزا خلود فی النار یعنی ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے ۔

یہ شرک کیا ہے ؟ خدا کے صِفات بندے میں بالذّات ثابت کرنا ۔ خدائے تعالیٰ کی صفتِ خاصہ ، قیومیّت ہے ۔ یعنی سب کا قیام اس پر ہے ، اُس کا وجود بالذّات ہے ۔ ماسوا اللہ کا وجود بالعرض ۔ سب اس کے محتاج اور وہ غنی مطلق ہے ۔ احتیاج اور فقرِ ذاتی بندے کی صفت خاصہ ہے ۔

اے ذاتِ تو مجمع الکمالات میں بھی ہوں کمالِ بے کمالی (حسرت صدیقی)

(۱) حیات (۲) علم (۳) سماعت (۴) بصارت (۵) قدرت (۶) اِرادہ (۷) کلام ، دراصل یہ سب خدا کی صفتیں ہیں ،

صِفاتِ الٰہیہ کے پر تو جب ہم سب کے حقائق پر پڑتے ہیں تو ان سے موصوف سمجھے جاتے ہیں ، ورنہ کوئی مخلوق ، کوئی ممکن ، کسی وجودی صفت سے موصوف نہیں ہوسکتا ۔ اگر یہ مسئلہ صحیح طور سے سمجھ میں آجائے اور علمِ یقین ہوجائے تو فنائے افعال وصفات میسّر ہوتی ہے ۔

نسبت دوقسم کی ہوتی ہے :-

(۱) نسبتِ حقیقی (۲) نسبتِ مجازی :-

(۱) اصلی موصوف کی طرف ، کسی صفت کو نسبت دینا اسنادِ حقیقی ہے ۔ جیسے خدا نے ہم کو پیدا کیا ۔ خدا دیکھتا ہے ، قدرت والا ہے ، حیّ وقیّوم ہے ۔ یہ تمام صفتیں اسناد ونسبتِ حقیقی ہیں ۔

(۲) کسی صفت کو متعلقِ موصوف کی طرف نسبت کرنا ، نسبت و اسنادِ مجازی ہے ۔ موسمِ بہار نے پھول پتے پیدا کئے ۔ ہم زندہ ہیں ، جانتے ہیں ، سنتے ہیں ، دیکھتے ہیں ۔ ہم میں قدرت ہے ، ارادہ وکلام ہے ۔ یہ سب اسناد ونسبت مجازی ہیں ۔ نسبتِ مجازی سے شرک وکفر نہیں ہوتا ۔ عیسٰی علیہ السلام نے کیچڑ سے پرندے پیدا کئے ۔ قرآن شریف میں اس مقام پر تَخلُقُ کا لفظ آیا ہے ۔ پس عیسٰی علیہ السلام ایک طرح سے خالق ہوئے ۔ عیسٰی علیہ السلام مُردوں کو زندہ کرتے تھے ۔ اس موقع پر تُحْيِ الْمَوْتٰی ہے ۔ لہٰذا زندہ کرنا ، اِحیائے موتٰی جناب عیسٰی السلام کی صفت ہوئی ۔ جبرئیل علیہ السلام نے بی بی مریم کو بیٹا دیا ۔ یہاں لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ؏ آیا ہے ، یعنی میں تمہیں اچھا بیٹا دینے کے لئے آیا ہوں ۔

دیکھو ! یہ تمام صفتیں بہ لحاظ نسبتِ مجازی کے ہیں جن سے شرک وکفر لازم نہیں آتا ۔ بات بات پر مسلمانوں کو بے سمجھے بوجھے مشرک اور کافر کہنا خود کو نشانہ شرک وکفر بنانا ہے ۔ یعنی عمل کے ساتھ ردِعمل ہے ۔ خود دوسروں کو نہ کافر بولو نہ کافر بنو نہ مشرک سمجھو نہ خود اس کے مستحق ہوجاؤ ۔ ہم تو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پر ایمان رکھتے ہیں ۔ نہ ہم میں گناہ سے بچنے کی طاقت ، نہ گناہ کرنے کی قوت ۔ اتنا سمجھنے کے بعد شرک اور کفر کوسوں دُور ، اس کا یقین کرنا ایمان ہے ، اس کا احساس کرنا عرفان ہے ، فنائے صفات ہے ، فنائے ذات ہے ، توحید صفاتی اور ذاتی ہے ۔

تم سا نہیں دنیا میں جو کچھ ہو سو تمہیں ہو ÷ ہم تم سے کسی بات میں دعویٰ نہیں کرتے (حسرت صدیقی)

یہ سمجھنا کہ ہم بالذات کوئی فعل نہیں کر سکتے ۔ فنائے افعال ہے اور اس کا پانا توحیدِ افعالی ہے ۔ اس کا سمجھنا کہ کوئی صفت ہمارے میں ذاتی و اصلی نہیں فنائے صفات ہے اور اس کا محسوس کرنا توحیدِ صفاتی ہے ۔ اپنی عدمیتِ اصلی کو سمجھنا فنائے ذات ہے اور اپنی ذات کو گُم کردینا ۔ نیستی کا اپنے مرکزِ اصلی پر آجانا ، وجود بالعرض کو دریائے ذاتی میں بہا دینا ، فنائے ذاتی ہے ، توحیدِ ذاتی ہے ۔

اللہ ہم کو شرک سے بچائے ، نیستی کو ہستی نہ بتائے ، باطل میں حق نہ چھپ جائے ۔ جو ہے وہ رہے ، جو نہیں ہے وہ نیست ہوجائے ، برباد ہوجائے ، نابود ہوجائے ۔

صاحبو ! ذرا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؏ پر غور کرو ۔ تمام تعریفیں خدا کی ہیں تو بندے کے ہاتھ میں کیا دھرا رہا ؟ جس کی تعریف کرو حقیقتہً وہ خدا ہی کی تعریف ہے ۔

برگِ درختانِ سبز درنظرِ ہوشیار ہر ورقے دفترے زمعرفتِ کردگار

بندۂ ناچیز کوئی آواز نہیں

اپنی عدمِ ذاتی پر غور کروگے اور جس جس طرح غور کروگے اور جتنا غور کروگے خدائے تعالیٰ کی تعریف میں اتنا ہی راستہ کھلے گا، اتنا ہی خدا کی طرف چلوگے، بڑھوگے، یہ ہے راز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا کا۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝١١٧

اِنْ يَّدْعُوْنَ ؛ وہ مشرکین نہیں پکارتے ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اس کے سوا ۔ اِلَّا اِنٰثًا ؛ مگر عورتوں کو اِناث جمع اُنثٰی یعنی وہ دیبی پرست ہیں ۔ لات و منات کو پکارتے ہیں ۔ دیبیوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھتے ہیں ۔ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ ؛ اور وہ نہیں پکارتے ۔ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ؛ مگر سرکش شیطان کو، اور مَردود دیبیوں کو ۔ دیویوں کو ۔

ترجمہ :- وہ (مشرکین) خدا کے سوا دیویوں ہی کو پکارتے ہیں اور شیطان مَردود ہی کو پکارتے ہیں ۔

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝١١٨ وقف لازم

لَعَنَهُ اللّٰهُ ؛ خدا نے شیطان پر لعنت کردی ہے، اس کو مَردود بنا دیا ہے ۔ اس پر پھٹکار برسادی ہے، اس کو اپنی رحمت سے دور کردیا ہے ۔ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ ؛ پس شیطان نے کہا میں تو ضرور لے لوں گا ۔ مِنْ عِبَادِكَ ؛ تیرے بندوں میں سے ۔ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ؛ ایک متعین حصّہ کو، ان لوگوں کو جو شرک و کفر کرتے ہیں ۔ ایک دوسری جگہ ہے : اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؛ میرے خاص بندوں پر تیرا کوئی غلبہ نہیں ۔

ترجمہ :- خدا نے شیطان پر لعنت کردی ہے اور شیطان نے کہا میں تو ضرور تیرے بندوں میں سے ایک معیّن حصّہ لے لوں گا ۔

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝١١٩

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ ؛ شیطان کہتا ہے، اور میں اُن کو ضرور گمراہ کروں گا ۔ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ ؛ میں اُن کو ضرور اُمیدیں دلاؤں گا جھوٹی آرزوؤں میں لگاؤں گا، خوب سبز باغ دکھاؤں گا ۔ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ ؛ اور ضرور ان کو حکم دوں گا ۔ فَلَيُبَتِّكُنَّ ؛ پھر وہ چیریں گے ۔ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ ؛ جانوروں کے کان، دیبی، دیوتاؤں کے نام چھوڑے جانے والے جانوروں کے کان نشانی کے طور پر چیرتے تھے ۔ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ ؛ اور میں اُنھیں حکم دوں گا ۔ فَلَيُغَيِّرُنَّ ؛ پھر وہ میرے کہے پر متغیر کریں گے ۔ بدل دیں گے ۔ خَلْقَ اللّٰهِ ؛ خدا کی بنائی ہوئی صورت کو، میں اُن کی فطرت بدل دوں گا، وہ نہ ایمان رکھیں گے نہ اعمالِ صالحہ کریں گے ۔ خدا کی اطاعت و محبت جو انسان کی فطرت اور جبلّت میں تھی بدل جائے گی ۔ اور وہ ہر قسم کی تباہ کاریوں میں مشغول ہوجائیں گے ۔ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا ؛ اور جو شخص شیطان کو دوست بنالے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر،

خدا کے سوا ۔ فَقَدْ خَسِرَ ؛ تو وہ تو خسارے میں پڑ گیا ۔ نقصان اُٹھایا ۔ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ؛ ظاہر خسارہ ۔ بَیِّن نقصان ۔ کھلا نقصان گھاٹا ہی گھاٹا ۔

ترجمہ :- اور میں ان کو گمراہ کروں گا اور اُنھیں جھوٹی آرزوؤں میں لگا دوں گا ۔ اور ان کو (من مانے) حکم دوں گا ۔ پھر وہ جانوروں کے کان چیریں گے ۔ (جیسا کہ عربوں کا دستور تھا) اور اُن کو حکم دوں گا (سکھاؤں گا) ۔ پھر وہ ، خدا نے جس کام کے لئے پیدا کیا ہے ، اس کا خلاف کریں گے ۔ اور جو خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا والی وارث (اپنا یار و مددگار) بنالے وہ تو کھلے خسارہ میں رہا ۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾

يَعِدُهُمْ ؛ شیطان اُن سے وعدے کرتا ہے ، آرزوئیں دلاتا ہے ۔ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ ؛ اور شیطان ان سے وعدہ نہیں کرتا ۔ اِلَّا غُرُوْرًا ؛ مگر دھوکا ہی دھوکا ۔

ترجمہ :- شیطان ان سے وعدے کرتا ہے اور ان کو آرزوئیں دلاتا ہے ، اور شیطان وعدے نہیں کرتا مگر دھوکہ (شیطان کے سارے وعدے فریب ہیں ، غرور ہے ، دھوکے ہیں) ۔

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؛ اُن کا ٹھکانا ، اُن کا مقام جہنّم ہے ۔ وَلَا يَجِدُوْنَ ؛ اور وہ نہ پائیں گے ۔ عَنْهَا ؛ اس جہنّم سے ۔ مَحِيْصًا ؛ بھاگنے کی جگہ ۔

ترجمہ :- اُن کا ٹھانا تو جہنّم ہے اور وہ اس سے نکل بھاگنے کے لئے راستہ نہ پائیں گے ۔ (اُنھیں کوئی جگہ نہ ملے گی)

صاحبو ! خدائے تعالیٰ کی عادت ہے کہ بروں کے ذکر کے بعد اچھوں کا ذکر کرتا ہے ۔ اور خوف کے ساتھ رجا کو بھی لگا دیتا ہے ۔ فرماتا ہے :

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو لوگ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کئے ۔ اعمالِ صالحہ کئے ۔ سَنُدْخِلُهُمْ

تو ہم ان کو عنقریب داخل کردیں گے۔ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ایسی جنتوں میں جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں، ندیاں جاری رہتی ہیں۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؛ یہ نیکوکار لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؛ اور یہ اللہ کا حق اور سچا وعدہ ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ ؛ اور کون زیادہ سچا ہے۔ اور کون زیادہ حق گو ہے؟ صادق القول ہے۔؟ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ سے۔ قِيْلًا کہنے میں اَصْدَقُ کی تمیز ہے۔

ترجمہ:- اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اعمالِ صالحہ کئے تو ان کو ہم عنقریب ایسی جنتوں میں داخل کردیں گے۔ جن کے نیچے نیچے نہریں جاری ہیں، اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔ اور فرمانے میں اللہ سے زیادہ کون سچا ہے (راست گو ہے، کون اللہ سے زیادہ صادق القول ہے)۔

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ ؛ تمہاری آرزوؤں پر موقوف نہیں۔ اَمَانِيّ جمع اُمْنِيَّةٌ ؛ آرزو، وہ خیالات، جو انسان پکاتا رہتا ہے مَنِیَ کے معنٰی خیال کرنے کے ہیں۔ مَنِيَّةٌ موتِ مقدر۔ وَلَا اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتَابِ ؛ نہ اہلِ کتاب کی آرزوؤں پر وہ موقوف ہے۔ یعنی جزا و سزا کا ہونا نہ تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے، نہ اہلِ کتاب کی۔ نہ تمہارے خیالات سے، نہ اہلِ کتاب کے خیالات سے یہ جزا و سزا رُک سکتی ہے۔ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءً ؛ جو برائی کرے گا، جو عملِ بد کرے گا۔ يُجْزَبِهٖ ؛ اُس کو اُس کی جزا دی جائے گی۔ اُس کو اُس کی سزا ملے گی۔ عربی میں نیک و بد دونوں کے بدلے کے لئے جزا کا لفظ بولا جاتا ہے مگر اُردو میں جزا خیر میں اور سزا شر میں مستعمل ہوتی ہے۔ وَلَا يَجِدْلَهٗ ؛ اور وہ اپنے لئے نہ پائے گا۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوا۔ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ؛ یار نہ مددگار۔

ترجمہ:- تمہاری آرزوؤں اور اہلِ کتاب کی خواہشوں سے ہوتا کیا ہے؟ جو برا کرے گا اُس کی سزا پائے گا اور خدا کے سوا وہ اپنے لئے نہ یار پائے گا نہ مددگار (نہ اُس کا کوئی حمایت کرنے والا ہوگا نہ نصرت دینے والا)

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ ؛ اور جو عملِ صالح کرے گا۔ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ؛ خواہ مرد ہو یا عورت۔ مِنْ، مَنْ کا بیان ہے۔

عمل صالح کے ساتھ ایمان ضروری ہے

وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ اور وہ ایمان دار بھی ہو ۔ یعنی ایمان کے ساتھ عملِ صالح کام آسکتا ہے ۔ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ؛ تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے ۔ وَلَا يُظْلَمُوْنَ ؛ اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ۔ نَقِيْرًا ؛ کھجور کی گٹھلی میں کے گڑھے کے برابر بھی ۔ تل برابر ، ذرّہ برابر ۔ نہایت کمی بتانے کے لئے یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- اور جو کوئی عملِ صالح کرے خواہ مرد ہو یا عورت اور ایمان بھی رکھتا ہو ۔ تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا ۔

صاحبو ! آج کل ایک ہوا بہہ رہی ہے کہ ہندو ہو یا مسلمان ، یہودی ہو یا نصرانی ، نیک کام کرے ، مسلمان ہونے سے کیا ہوتا ہے ؟ اُن کے پاس ایمان جو بہترین عملِ قلبی ہے کچھ وقعت نہیں رکھتا ۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ایمان نہ رکھنا بغاوت ہے ۔ باغی لاکھ بظاہر نیک کام کرے جرم بغاوت سب پر غالب آجائے گا ۔ اور اس کو سخت ترین سزا دی جائے گی ۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝۱۲۵

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا ؛ اور اس سے بہتر کس کا دین ہوگا ؟ دین کے لحاظ سے اس سے اچھا کون ہوگا ؟ مِمَّنْ اَسْلَمَ ؛ اس شخص سے جس نے حوالے کردیا ہو ، سپرد کردیا ہو ۔ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ ؛ اپنے چہرے کو اللہ کے لئے ، جس نے اللہ کے سامنے گردنِ تسلیم جھکادی ہو ۔ بعض دفعہ جزء کہہ کر کل اور وجہ کہہ کر ذات مُراد لی جاتی ہے ، کیونکہ وہ اشرف اعضاء ہے وَهُوَ مُحْسِنٌ ؛ اور وہ نیکوکار بھی ہے ، عملِ صالح کئے جاتا ہے ۔ وہ بڑا ہی نیک ہے ۔ احسان کرتا رہتا ہے ۔ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ ؛ اور ملّتِ ابراہیم کی اِتباع کرتا ہے ۔ اُن کا پیرو ہے ۔ اُن کی چال پر چلتا ہے ۔ حَنِيْفًا ؛ یک طرفہ ہوکر ، یک رو ہوکر ، وہ مذبذب اور ڈل مل نہیں ہے ۔ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ ؛ تم کو معلوم ہے کہ اللہ نے ابراہیم کو بنالیا ہے ۔ خَلِيْلًا ؛ پکا دوست ، گہرا دوست ۔ وہ دوست جس کی محبت دل میں گھس گئی ہو ۔ خَلَلٌ ؛ بیچ میں رخنہ پڑنا ۔ خِلَالٌ ؛ وہ کاڑی جو دانتوں میں کی جاتی ہے ۔

ترجمہ :- بھلا دین کے لحاظ سے ، اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جس نے خود کو خدا کے حوالے کردیا اور وہ سراپا نیکوکار ہے وہ یک طرفہ ہوکر (بلا شک وشبہ) ملّتِ ابراہیمی کی اِتباع کرتا ہے اور اللہ نے تو ابراہیم کو اپنا دوست بنالیا ہے ۔

۱۸ ع ۱۱ ۱۵ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝۱۲۶

وَلِلّٰهِ ؛ اور اللہ کے لئے ہے ، اللہ ہی کا ہے ۔ مَا فِي السَّمٰوٰتِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے ۔ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ اور

جو کچھ زمین میں ہے ۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ ۔ بِكُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے کو مُحِيطًا ؛ احاطہ کئے ہوئے ، سب اس کے دستِ قدرت میں ہے ۔ سب اس کے قابو میں ہے ۔ اس سے باہر کوئی چیز نہیں ۔ اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ، اور اللہ تو ہر شئے کو احاطہ کئے ہوئے ہے (سب کچھ اس کے دستِ قدرت میں ہے) ۔

اس سے پہلے بیان کیا گیا تھا کہ عورت ہو یا مرد جو اچھے کام کرے گا وہ داخلِ جنت ہوگا ، کسی کی خصوصیت نہیں اور اس سے پہلے یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ یتیموں اور عورتوں کے ساتھ ، جو ضعیف و ناتواں ہوتے ہیں ، مرد اور طاقتور ان پر ظلم کرتے تھے ، ان کے حقوق ضائع کرتے تھے ۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن کا اصلِ مقصود ترغیب و ترہیب اور انصاف کرنے کا حکم دینا ہے اِس لئے فرماتا ہے :-

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ ۖ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِي يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُومُوا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيمًا ﴿۱۲۷﴾

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ ؛ اے نبی کریم ! عورتوں کے متعلق لوگ تم سے فتوے پوچھتے ہیں ، احکام دریافت کرتے ہیں ۔ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ؛ تم ان سے کہہ دو ۔ اللہ ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے ، احکام بیان کرتا ہے ۔ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ ؛ اور وہ احکام بھی بیان کرتا ہے جو تم کو سنائے جاتے ہیں ۔ فِي الْكِتٰبِ ؛ کتاب اللہ میں ۔ فِي يَتٰمَى النِّسَآءِ ؛ یتیم عورتوں کے متعلق ۔ الّٰتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ ؛ جن کو تم نہیں دیتے ۔ مَا كُتِبَ لَهُنَّ ؛ وہ حقوق جن کے دینے کا حکم دیا گیا ہے ۔ جو نوشتۂ خداوندی ہیں ۔ وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ ؛ اور پھر ان سے نکاح بھی کرنا چاہتے ہیں ۔ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ ؛ اور ضعیف و ناتوان بچوں کے متعلق بھی حکم دیا جاتا ہے ۔ وہ حکم یہ ہے ، وَاَنْ تَقُومُوا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؛ کہ یتیموں کو انصاف سے اُن کا حق دینے کے لئے کھڑے ہوجاؤ ۔ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ ؛ اور جو تم خیر کا کام کرو ، نیکی کرو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيمًا ؛ پس بے شک اللہ اس کا خوب علم رکھتا ہے ۔ تمہارے نیک کاموں سے وہ واقف ہے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) لوگ تم سے عورتوں کے متعلق فتویٰ پوچھتے ہیں (احکام دریافت کرتے ہیں) تم کہہ دو اللہ ان کے متعلق تمہیں حکم دیتا ہے اور وہ احکام بھی سناتا ہے جو کتاب اللہ میں بیان کئے گئے ہیں

ان یتیم عورتوں کے متعلق جن کے مفروضہ حقوق تم نہیں دیتے ۔ اور پھر یہ بھی چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کرو ۔ اللہ ضعیف بچوں کے متعلق بھی تم کو حکم دیتا ہے (وہ حکم یہ ہے) کہ تم یتیموں کو انصاف کے مطابق حقوق دینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ (تیار ہو جاؤ) اور تم جو کچھ نیکی کرتے ہو اللہ اس کا علم رکھتا ہے (اس سے خوب واقف ہے) ۔

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾

وَاِنِ امْرَاَةٌ ؛ اور اگر کوئی عورت ۔ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا ؛ ڈرے اپنے خاوند سے ۔ اُس کو اپنے شوہر سے خوف ہو ۔ بَعْلٌ خاوند ۔ نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا ؛ بدمزاجی یا روگردانی کا اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے تنگ مزاجی اور بے پروائی کا خوف ہو ۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؛ تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ۔ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؛ کہ وہ دونوں آپس میں صُلح کر لیں اور پختہ صُلح کر لیں ۔ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؛ اور صُلح تو بہر حال بہتر چیز ہے ۔ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؛ اور لوگوں کے دلوں میں تو لالچ بھرا ہے ۔ لوگوں کے دلوں میں بخل اور خودغرضی موجود ہے ۔ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا ؛ اگر تم احسان کرو ، نیکوکاری ، تقویٰ اختیار کرو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ تو بے شک اللہ ہے ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ؛ تم جو کچھ کرتے ہو اس سے باخبر ۔ اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی بدمزاجی اور بے پروائی کا خوف ہو تو ان پر کوئی گناہ نہیں اگر آپس میں صُلح و آشتی سے کام لیں ، اور صُلح تو اچھی ہی چیز ہے ۔ مگر لوگوں کے دلوں میں بخل اور خودغرضی جائے گزیں ہے ۔ اور اگر تم احسان کرو ، تقویٰ اختیار کرو تو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے ۔

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾

بیویوں کے ساتھ یکساں سلوک کرو

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا ؛ اور تم ہرگز نہ کرسکو گے ، تمہاری استطاعت میں نہیں ہے ۔ اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ ؛ کہ عورتوں میں عدل و انصاف کرو ۔ کئی بیویاں رکھنے کا شوق تو ہے ۔ مگر ان میں انصاف کرنا مشکل ہے ۔ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ؛ چاہے تم کتنی ہی حرص کرو ، کتنا ہی چاہو ، شوق رکھو ۔ کم سے کم اتنا تو کرو ۔ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ ؛ کہ بالکل ایک طرف جُھک نہ جاؤ ۔ مائل نہ ہوجاؤ ۔ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؛ کہ اس کو چھوڑ دو ، اُدھر لٹکتی ، نہ اس کو رکھتے ہو ، نہ چھوڑتے ہو ۔ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا ؛ اور اگر تم اصلاح اور تقویٰ اختیار کرو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ پس بے شک اللہ غفور و رحیم بھی ہے ۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے درگزر بھی فرماتا ہے ۔

ترجمہ :- اور تم لاکھ حرص کرو عورتوں میں عدل و انصاف نہ کرسکو گے ۔ اتنا تو نہ کرو کہ ایک طرف بالکل جُھک جاؤ اور اس (غریب عورت) کو بیچ میں اُدھر لٹکتی چھوڑ دو اگر تم اصلاح اور تقویٰ اختیار کرو تو بے شک اللہ غفور و رحیم ہے ۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا ؛ اور اگر ان میں فراق آ ہی جائے ، اور ایک دوسرے سے جُدا ہی ہوجائیں تو اللہ رزاق ہے ۔ يُغْنِ اللّٰهُ اللہ غنی کردے گا ، اللہ محتاج نہ رکھے گا ۔ كُلًّا ؛ ہر ایک کو ، جورو ہو یا خاوند ۔ مِنْ سَعَتِهٖ ؛ اپنی کشادگی سے ، اپنی فراخ دستی سے اپنی وسیع رحمت سے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ؛ اور ہے اللہ وسعت اور حکمت والا ، اللہ کی رحمت وسیع ہے ، اس کے کام حکیمانہ ہیں ، وہ کوئی نہ کوئی اچھی صورت نکال ہی لے گا ۔

ترجمہ :- اور اگر دونوں (میاں بیوی) میں فراق ہوجائے تو اللہ ہر ایک کو اپنی وسیع رحمت سے غنی کردے گا ۔ اور اللہ تو وسیع رحمت و حکمت والا ہے ہی ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾

وَلِلّٰهِ ؛ اور اللہ کے لئے ہے ، اللہ کا ہے ۔ مَا فِى السَّمٰوٰتِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے ۔ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؛ اور جو کچھ زمین میں ہے جب سب خدا کا ہے تو وہ سب کو کھلا سکتا ہے ، پلا سکتا ہے ، پرورش کرسکتا ہے ، غنی کرسکتا ہے ۔ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا ؛ اور بے شک ہم نے وصیت کی ہے ۔ تاکیدی حکم دیا ہے ۔ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ ان لوگوں کو ، جنھیں

کتاب دی گئی ہے تم سے پہلے ، ہم نے تو اہلِ کتاب کو حکم دیا ہے ۔ وَاِیَّاکُمْ ؛ اور تم کو بھی ۔ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؛ کہ اللہ سے ڈرو ، تقویٰ اختیار کرو ، اس کے غضب سے بچو ۔ وَاِنْ تَکْفُرُوْا ؛ اور اگر تم کفر کرو ۔ ہمارے احکام کی ناقدری کرو ، ان سے انکار کرو فَاِنَّ لِلّٰهِ ؛ تو بے شک اللہ ہی کا ہے ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وَکَانَ اللّٰهُ غَنِیًّا حَمِیْدًا ؛ اور اللہ غنی ہے ، مستغنی ہے ، اس کو کسی کی حاجت نہیں ۔ اس کے تمام کام لائق تعریف ہیں ، محمود ہیں ۔ وہ لائق حمد وستایش ہے ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے ۔ اور ہم نے اہلِ کتاب اور تم کو بھی تاکیدی حکم دیا ہے کہ اللہ سے ڈرو (تقویٰ اختیار کرو) ۔ اور اگر تم کفر کرو اور انکار کرو تو آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے (تمہارے انکار کرنے سے ہوتا کیا ہے) اللہ تو غنی ہے ، قابلِ حمد وستایش ہے ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا ۝۱۳۲

وَلِلّٰهِ ؛ اور اللہ کے لئے ہے ، اور اللہ کا ہے ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے ۔ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا ؛ اور اللہ کا وکیل اور کارساز ہونا کافی وافی ہے ۔

ترجمہ :- اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ کا وکیل وکارساز ہونا کافی ہے ۔ (بس ہے)

لوگو! تم کتنے ؟ تمہاری کیا بساط ؟ تمہاری کیا حقیقت ؟

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ۭ وَکَانَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیْرًا ۝۱۳۳

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْکُمْ ؛ اگر خدا چاہے تو تم کو یہاں سے دُور کردے ، تم کو لے جائے ، تم کو نیست و نابود کردے ۔ اَیُّهَا النَّاسُ ؛ اے لوگو! وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ؛ اور دوسروں کو لائے ، دوسروں کو پیدا کرے ۔ وَکَانَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیْرًا ؛ اور اللہ اس بات پر قادر ہے ، اور وہ یہ سب کرسکتا ہے ، اُس کی قدرت سے کیا نہیں ہوسکتا ۔

ترجمہ :- اگر خدا چاہے تو تم کو اے لوگو ! فنا کردے اور تمہارے عوض دوسروں کو پیدا کردے اور اللہ تو اس پر قادر ہے ۔

ع ۱۹/۸/۱۶ مَنْ کَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَکَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝۱۳۴

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ ؛ جو چاہتا ہے ، ارادہ کرتا ہے ۔ ثَوَابَ الدُّنْیَا ؛ دنیا کا بدلہ ، دنیا کا ثواب ، تو یہ اُس کی پست ہمتی ہے

یہ اُس کی فرمائیگی ہے۔ فَعِنْدَ اللّٰہِ ؛ پس اللہ کے پاس۔ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ؛ دنیا و آخرت دونوں کے بدلے اور ثواب ہیں۔ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ؛ اور اللہ سب کی دُعائیں سنتا ہے، سب کے کاموں کو دیکھتا ہے۔

ترجمہ:- جو دنیا کے بدلہ کا طالب ہو (ہوا کرے) اللہ کے پاس تو دنیا و آخرت سب کا بدلہ اور ثواب ہے۔
اور اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝۱۳۵

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ ؛ ہو جاؤ قائم کرنے والے انصاف کے۔ مسلمانو! تم انصاف پرست بنو۔ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ ؛ للہ گواہی دینے والے۔ خدا لگتی بات کہنے والے۔ خدا کی طرف کے گواہ۔ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ؛ اگرچہ کہ شہادت خود تمہارے خلاف کیوں نہ ہو۔ تمہارے ضرر پر کیوں نہ ہو۔ اَوِ الْوَالِدَیْنِ ؛ یا ماں باپ کے خلاف کیوں نہ ہو۔ وَالْاَقْرَبِیْنَ ؛ اور قرابت داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اِنْ یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا ؛ اگر کوئی غنی ہو یا فقیر، مالدار ہو یا محتاج۔ فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ؛ پس اللہ ان سے زیادہ اہم ہے۔ اَوْلٰى بِهِمَا کے مختلف معانی بیان کیے گئے ہیں۔ خدا ان کا کارساز ہے، اللہ کا ان پر زیادہ حق ہے، ان کو بگاڑنے اور سدھارنے کا تم سے زیادہ وہ مستحق ہے۔ تم نہ غنی کی تونگری سے ڈرو اور نہ ان کی رعایت کرو، نہ فقیر کی بدحالی پر رحم کھا کر رعایت کرو، نہ اس کے متعلق سچ کہنے سے کوتاہی کرو، نہ اس کے معاملہ میں بے پروائی برتو۔ سچ بولو، خدا کا خیال کرنا اُن کی رعایت کرنے سے بہتر ہے۔ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ؛ تو تم اپنی خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو انصاف کرنے میں۔ ایسا نہ ہو کہ تم نفس کی اِتباع کرو۔ اور عدل و انصاف نہ کرسکو۔ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا ؛ اور اگر تم پیچ دار بات کرو یا گواہی سے اعراض اور انکار کرو۔ اگر تم دبی زبان سے گواہی دو گے اور اس طرح بولو گے کہ مطلب صاف نہ نکلے گا، اور ہر ایک سمجھے گا یہ گواہی ہمارے موافق ہے، یا اعراض کرو، روگرداں ہو جاؤ، گواہی ہی نہ دو۔ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ تو بے شک اللہ ہے۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ؛ تمہارے اعمال اور کاموں سے باخبر، تم جو کرو اس سے خوب واقف ہے۔

ترجمہ:- مسلمانو! عدل و انصاف قائم کرنے میں خدا لگتی بات کرو۔ خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر بولو۔ اگرچہ
یہ شہادت تمہارے، تمہارے ماں باپ اور تمہارے قرابت داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔
اگر کوئی غنی ہے یا فقیر (تو تم کو کیا؟) اللہ کا لحاظ رکھنا، ان کے لحاظ رکھنے سے مقدم ہے اولیٰ ہے۔

عدل و انصاف کرنے میں اتباع نفس و ہوا نہ کرو ۔ اگر تم چبا چبا کر بولو گے ، گواہی دو گے یا سرے سے اعراض کرو گے (یا انکار کرو گے) تو اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے ۔

صاحبو ! ذرا اس آیت پر غور کرو کہ خدائے تعالےٰ کس طرح حق گوئی کی تاکید کر رہا ہے ۔ اس حق گوئی میں چاہے خود کا نقصان ہو ، ہوا کرے ۔ تم کو نہ غنی کی دولت سے غرض نہ فقیر کی غربت کا خیال کرنا چاہیئے ۔ بعض ایسے بھی نادان ہیں کہ مال کے لئے ، چند پیسوں کے لئے خلاف واقعہ صریح جھوٹ کہنا جائز سمجھتے ہیں بلکہ اس کو عین تقویٰ سمجھتے ہیں ، پھر وہ بھی کون ؟ پیشوایانِ ملت ، اکابرانِ مذہب ، کیا وہ لوگ بھی جھوٹ کہتے تھے ؟ جن کی شان تھی ۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛ جن کو نہ جان کا خوف تھا نہ مال کی پروا ۔ ایسا کرنا مذہب پر عمل کرنے سے اور اس کو ماننے سے کوسوں دور ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا ؛ اے بظاہر ایمان لانے والو ۔ یعنی منافقو ! سچا ایمان لاؤ ۔ اے اجمالی طور سے یقین رکھنے والو ! تفصیلی طور سے بھی یقین حاصل کرو ۔ اے یقین رکھنے والو ! اس کو عین الیقین اور حق الیقین بنالو ۔ اے ایمان والو ! ایمان پر ثابت قدم رہو ۔ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ ۔ وَالْكِتٰبِ ؛ اور اس کتاب پر بھی ایمان لاؤ ۔ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ ؛ کہ جس کو اپنے رسول پر اُتارا ۔ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؛ اور اس کتاب پر بھی جس کو اس سے پہلے اُتارا ۔ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ ؛ اور جو نہ مانے اور کفر کرے اللہ سے ۔ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ ؛ اور اس کے فرشتوں سے وَكُتُبِهٖ ؛ اور اُس کی کتابوں سے ۔ وَرُسُلِهٖ ؛ اور اس کے رسولوں سے ۔ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور آخری دن یعنی قیامت سے ۔ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ؛ پھر وہ سخت گمراہ ہوگیا وہ بہت ہی دُور بھٹک گیا ۔

ترجمہ :- ایمان دارو ! ایمان رکھو اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس کتاب پر جس کو اللہ نے اس کے رسول پر اُتارا اور اس کتاب پر بھی جس کو خدا نے اس سے پہلے اُتارا ۔ اور جو نہ مانے اور کفر کرے اللہ سے ، اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اُس کے رسولوں سے ، اور روزِ قیامت سے ، تو وہ بڑا سخت گمراہ ہوگیا ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا

لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو لوگ ایمان لائے ۔ ثُمَّ كَفَرُوْا ؛ پھر کفر کیا، کافر ہو گئے ۔ مرتد ہو گئے ۔ ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ؛ پھر ایمان لائے ، پھر کفر کیا ۔ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا ؛ پھر توبہ کے عوض کفر میں اور بڑھتے چلے ۔ لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ ؛ خدا ایسا نہیں کہ ان کی مغفرت کر دے ، ان کو معاف کر دے ۔ ان کو بخش دے ، کیونکہ اُنھوں نے توبہ کی ہی نہیں ۔ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ؛ اور ان کی فطرت نا قابلِ قبولِ ایمان تھی لہذا خدا ایسا نہیں ہے کہ ایسے بدنصیبوں کو راہِ راست کی ہدایت کرے ، ان کو صحیح طریقہ دکھا دے ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے ۔ پھر کفر میں ہی بڑھتے چلے گئے ۔ خدا ان کو بخشنے والا نہیں ہے اور نہ اُن کو صحیح راستہ دکھانے والا ہے ۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳۸﴾

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ ؛ منافقوں کو بشارت دو ، خوش خبری دو ، مژدہ سنا دو ۔ یہاں استعارۂ تحکمیہ ہے ۔ سخت غصہ کے وقت ڈرانے کے عوض میں خوش خبری دو کہا جاتا ہے ۔ بِاَنَّ لَهُمْ ؛ کہ اُن کے لئے ہے ۔ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ عذابِ الیم ، دردناک سزا ، الم انگیز تکلیف ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) اِن منافقوں کو عذابِ الیم کا مژدہ سنا دو ۔

یہ منافق کیسے ہیں ؟ اور عذابِ الیم کے کیوں مستحق ہوئے ؟

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾

اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ ؛ جو بنا لیتے ہیں ۔ اَلْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ ؛ کافروں کو اپنا دوست ۔ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں کو چھوڑ کر ۔ مسلمانوں کے خلاف میں ۔ اَيَبْتَغُوْنَ ؛ کیا وہ چاہتے ہیں ۔ ڈھونڈتے ہیں ۔ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ ؛ اُن کے پاس عزت ۔ فَاِنَّ الْعِزَّةَ ؛ پس بے شک عزت ۔ لِلّٰهِ ؛ اللہ کی ہے ۔ اللہ کے پاس ہے ۔ جَمِيْعًا ؛ تمام ۔

ترجمہ :- (اُن لوگوں کو مژدۂ عذاب سنا دو) جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست سمجھتے ہیں ۔ کیا یہ (نادان) اِن (کافروں) کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں ؟ ساری عزت تو خدا ہی کی ہے (خدا کے پاس ہے) ۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا

فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ
اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ﴿۱۴۰﴾

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ ؛ اور حالانکہ تم پر اُتارا تھا ، یہ بات نازل کردی تھی ۔ فِی الْكِتٰبِ ؛ کتاب میں ۔ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ ؛ کہ اگر تم سنو ۔ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ آیاتِ الٰہی کو ، خدا کی نشانیوں کو ۔ يُكْفَرُ بِهَا ؛ کہ اس سے کفر کیا جاتا ہے ، انکار کیا جاتا ہے ۔ وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا ؛ اور ان سے استہزاء کیا جاتا ہے ۔ ان کا مذاق اُڑایا جاتا ہے ۔ ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے ۔ فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو ، وہاں سے اُٹھ جاؤ ۔ حَتّٰى يَخُوْضُوْا ؛ یہاں تک کہ خوض کریں ، مشغول ہوجائیں ۔ فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؛ اس کے سوائے اور بات میں ۔ اِنَّكُمْ اِذًا ؛ تب تو بے شک تم بھی ۔ مِثْلُهُمْ ؛ انہی کے جیسے ہو ، ان کے مثل ہو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ ؛ منافقوں کو جمع کرے گا ۔ وَالْكٰفِرِيْنَ ؛ اور کافروں کو ۔ فِىْ جَهَنَّمَ ؛ جہنم میں ۔ جَمِيْعًا ؛ سب کو ۔

ترجمہ :- اور حالانکہ (ہم نے) تم پر کتاب (اللہ) میں یہ بات نازل کردی ہے کہ جب آیاتِ الٰہی سے لوگوں کو کفر کرتے اور ٹھٹھا اُڑاتے سنو تو اُن کے ساتھ نہ بیٹھو ۔ جب تک (یہ مسخرہ پن چھوڑ کر) دوسری بات میں نہ لگ جائیں (اگر تم ایسا نہ کرو) تب تو ضرور تم بھی ویسے ہی ہو (انھیں کی طرح ہو) بے شک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنّم میں جمع کردے گا (اور کوئی نہ چھوٹے گا) ۔

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ
لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾ ع ۲۰/۱۷

اَلَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ؛ جو لوگ تمہارے متعلق برائی کے منتظر ہیں ، جو تمہارے بدخواہ ہیں ، جو ہمیشہ تمہاری تباہی کی دھن میں رہتے ہیں ۔ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ ؛ پھر اگر تم کو فتح ہو ۔ اگر تمہاری کامیابی کا دروازہ کھلے ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ خدا کی طرف سے ۔ قَالُوْٓا ؛ کہتے ہیں ۔ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؛ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ یہ تو فتح کے نقارچی ہیں ۔ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ؛ اور اگر کافروں کو کامیابی سے کچھ حصّہ ملے ۔ قَالُوْٓا ؛ تو کافروں سے کہتے ہیں ۔ اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ کیا ہم نے تم کو ترغیب دے کر مسلمانوں سے لڑنے پر برانگیختہ نہیں کیا تھا؟ حَوْذٌ ؛ اُونٹ کا چلّانا ۔ اِسْتَحْوَذَ ؛ مجبور کیا ،

غالب کیا ۔ وَنَمْنَعْكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ؛ اور کیا ہم نے تم کو مسلمانوں سے بچایا نہ تھا ۔ تمہاری حفاظت نہیں کی تھی ۔ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؛ پس اللہ تمہارے درمیان حکمِ قطعی اور فیصلہ کرے گا ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ ؛ اور خدا ہرگز نہ کرے گا ۔ لِلْكٰفِرِينَ ؛ کافروں کے لئے ۔ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ؛ ایمانداروں پر ۔ سَبِيْلًا ؛ راستہ ۔

ترجمہ :- جو لوگ تمہاری تباہی کے منتظر ہیں (جو تمہاری بدخواہی کرتے ہیں) پھر اگر منجانب اللہ تم کو فتح نصیب ہو تو یہ (منافق) کہتے ہیں ۔ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ؟ (یعنی وہ مسلمانوں کے بڑے دوست ہیں ، بڑے بہی خواہ ہیں) اگر کافروں کو کامیابی سے کچھ حصہ مل جائے تو ان سے کہتے ہیں کیا ہم نے تم کو مجبور کر کے مسلمانوں سے لڑنے کے لئے تیار نہیں کیا تھا ؟ اور مسلمانوں سے ہم نے کیا تم کو بچایا نہ تھا ۔ تو اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کُن حکم سنائے گا ۔ اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر غالب ہونے کا ہرگز کوئی راستہ ، کوئی سبیل نہ پیدا کرے گا ۔

مسلمانوں کو کافروں کی مجلسوں سے دور رہنا چاہیئے

صاحبو ! ذرا موجودہ زمانے کے لوگوں پر غور کرو ۔ کیا وہ کافروں کی ہاں میں ہاں نہیں ملا رہے ہیں ؟ کیا اسلام کا مذاق نہیں اُڑایا جارہا ہے ؟ اور یہ لوگ ان مجالس میں شریک نہیں ہیں ؟ تم کو چاہیئے تھا کہ ایسی بری صحبتوں سے پرہیز کرتے ، وہاں سے فوراً اُٹھ جاتے ، تم کو تو حکم تھا کہ کافروں سے دوستی نہ پیدا کریں ، ان کو اپنا نہ سمجھیں ۔ کفر و اسلام کا کیا جوڑ ؟ شاید تم چاہتے ہو کہ کافروں کی خوشامد سے تم کو کچھ عزت مل جائے گی ۔ تمہیں کچھ کامیابی ہوجائے گی ۔ لیکن یہ مُذَبْذَبِيْن کی حالت کب تک ؟ اُن سے بھی دوستی اِن سے بھی دوستی ۔ جن کو کامیابی ہوئی اُن کے نام کا نقارہ پیٹنے لگے ۔

یاد رکھو ! اگر تم سچے مسلمان ہو ۔ اگر تمہارے دل میں پکا ایمان ہے تو کافر تم پر ہرگز غالب نہیں آسکتے ۔ تمہاری تباہی تمہارے ضعفِ ایمان اور احکامِ الٰہی سے نافرمانی کی وجہ سے ہے ۔ خدا اپنے فرماں برداروں کو ہرگز نقصان نہیں پہنچاتا ۔ ایمان ہے تو امان ہے ۔ خدا کی اطاعت ہے تو تمہاری عزت ہے ۔ اِذَافَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ ؛ یہ نہیں تو وہ بھی نہیں ۔

إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَإِذَا قَامُوْٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ؛ بے شک یہ منافق جن کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ ، دنیا کا کام چلانے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں ۔ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ ؛ وہ اپنی دانست میں خدا کو دھوکا دیتے ہیں ۔ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ؛ مگر فی الحقیقت خدا نے اپنی تدبیر کو اُن سے چھپایا ہے ، وہ خود دھوکہ میں پڑے ہیں ۔ ان کی حالت کیا ہے ؟ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ ؛ اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں ۔ قَامُوْا كُسَالٰى ؛ تو بڑی سُستی سے کھڑے ہوتے ہیں ۔ کسل مندی سے ، کاہلی سے نماز ادا کرتے ہیں ۔

یُـرَآءُوْنَ النَّاسَ ؛ نماز پڑھتے بھی ہیں تو لوگوں کے دکھانے کے لئے ۔ اُن کی اکیلے کی نماز اور اِمامت کی نماز کا مقابلہ کرو تو اندازہ ہوسکتا ہے کہ اِمامت کے وقت میں نماز کی اتنی درازی کیوں ہوئی ؟ وَلَا یَـذْکُـرُوْنَ الـلّٰـهَ اِلَّا قَلِیْـلًا ؛ اور خدا کی یاد نہیں کرتے ، اس کا ذکر نہیں کرتے مگر کم ۔

ترجمہ :- بے شک یہ منافق (اپنی دانست میں) خدا کو دھوکا دے رہے ہیں حالانکہ وہ خود دھوکہ میں پڑے ہیں (ان منافقوں کی پہچان یہ ہے کہ) بڑی سُستی اور کسل مندی کے ساتھ نماز کو اُٹھتے ہیں ۔ (اور نماز پڑھتے ہیں تو) لوگوں کو دکھانے کے لئے ۔ اور یہ لوگ خدا کا ذکر اور اُس کی یاد بہت کم کرتے ہیں ۔

مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ ۚ

وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا ۝

مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ ؛ اس امر میں وہ مذبذب ہیں ، نہ ان کی گنتی مسلمانوں میں ہے نہ ان کی گنتی کافروں میں ہے ۔ لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ ؛ نہ اِدھر کے ہیں اور نہ اُدھر کے ۔ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ ؛ اور خدا جس کو راستہ نہ بتائے ، خدا جس کو گمراہی اور ضلال سے نہ نکالے ، جس کو ہدایت نہ کرے ۔ فَلَنْ تَجِدَلَهٗ سَبِیْلًا ؛ تو اس کے لئے تم کوئی راستہ نہ پاؤ گے

ترجمہ :- یہ منافق ایمان کے بارے میں مذبذب ہیں ، نہ اِدھر کے ہیں نہ اُدھر کے ۔ اور جس کو خدا راستہ نہ دکھائے اُس کے لئے راستہ ہی نہیں ۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ

اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ۝

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ۔ لَا تَتَّخِذُوْا ؛ نہ بناؤ ۔ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ ؛ کافروں کو اپنا دوست ۔ اپنا یار و مددگار ۔ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ مسلمانوں کو چھوڑ کر ۔ اَتُرِیْدُوْنَ ؛ کیا تم ارادہ کرتے ہو ، چاہتے ہو ۔ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ ؛ کہ قائم کردو تم اللہ کے لئے ۔ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر ۔ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ؛ واضح حجت اور غلبہ ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ (ان کی محبت کو اپنے دل میں جگہ نہ دو) کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر خدا کی شرعی حجت قائم ہوجائے (اور تمہاری معافی کی صورت باقی نہ رہے) ۔

صاحبو ! اس آیت کو دیکھو اور اپنے حال پر غور کرو ۔ کیا تم کو کافروں سے محبت اور مسلمانوں سے نفرت نہیں ہے ؟ کیا تم مسلمانوں کو ذلیل اور کافروں کو عزت مند نہیں سمجھتے ؟ کیا تم کافروں کے فیشن کے رات دن پابند نہیں ؟ تمہاری صورت ،

تمہاری شکل، تمہارے لباس سے کون سمجھ سکتا ہے کہ تم مسلمان ہو۔ نام بھی تو اب اے۔ بی۔ سی۔ ڈی کے رکھنے لگ گئے ہیں اب کس طرح تم کو پہچانیں کہ تم مسلمان ہو۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ؛ بے شک منافق لوگ۔ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ ؛ سب سے نیچے کے طبقہ میں رہیں گے۔ مِنَ النَّارِ ؛ دوزخ کے۔ وَلَنْ تَجِدَ ؛ اور تم نہ پاؤ گے۔ لَهُمْ ؛ ان کا۔ نَصِيْرًا ؛ کوئی مددگار۔ نصرت دینے والا۔

ترجمہ:- بے شک منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں رہیں گے اور تم ان کا کوئی یار و مددگار نہ پاؤ گے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا ؛ مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی۔ وَاَصْلَحُوْا ؛ اور درست کام کئے۔ اصلاح پذیر ہوئے۔ وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ ؛ اور خدا کے دامن کو مضبوط پکڑا۔ اور اُس کی شریعت کی رسّی تھامی۔ وَاَخْلَصُوْا ؛ اور خالص کیا۔ دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ ؛ اپنے دین کو اللہ کے لئے۔ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ تو وہ لوگ ایمانداروں کے ساتھ رہیں گے۔ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ اور عنقریب اللہ دے گا، عطا کرے گا۔ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں کو، ایمانداروں کو۔ اَجْرًا عَظِيْمًا ؛ بڑا اجر، عظیم الشان ثواب۔

ترجمہ:- مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور خدا کے دامن کو مضبوط پکڑا اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کیا، تو وہ سب ایمانداروں کے ساتھ رہیں گے۔ اور عنقریب اللہ ایمان داروں کو اجرِ عظیم سے سرفراز فرمائے گا۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ ؛ خدا کیا کرے گا، خدا کو کیا پڑی ہے، کیا فائدہ ہے۔ بِعَذَابِكُمْ ؛ تم کو عذاب کر کے۔ اِنْ شَكَرْتُمْ ؛ اگر تم نے شکر کیا۔ اُس کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر کی، اور اُس کا احسان مانا۔ وَاٰمَنْتُمْ ؛ اور ایمان لائے۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ۔ شَاكِرًا عَلِيْمًا ؛ قدردان، تمہارے کاموں سے واقف اور اُس کا علم رکھنے والا۔

ترجمہ:- اللہ تم کو عذاب کر کے کیا کرے گا (اُس کو اِس سے فائدہ؟) اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ۔ اور اللہ تو بڑا قدردان اور علم والا ہے۔